عمران سیریز
سُپر مشن
ہر کلیم
اے

چند باتیں

محترم قارئین - سلام مسنون ...... نیا ناول "سپر مشن" آپ کے ہاتھوں میں ہے - یہ ناول اپنے تیز ٹیمپو - بے پناہ سسپنس اور تیز رفتار ایکشن کے ساتھ ساتھ جاندار اور خوبصورت کہانی کی وجہ سے یقیناً آپ کی توقعات پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا - مجھے یقین ہے کہ آپ اپنی آراء سے مجھے حسب سابق ضرور نوازیں گے - لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی صورت کم نہیں ہوتے -

راولپنڈی سے ظہیر احمد صاحب لکھتے ہیں - "میں آپ کا خاموش قاری ہوں لیکن ہر وقت آپ کی صحت کی سلامتی اور زور قلم کے لئے دعا گو رہتا ہوں - کیونکہ مجھے آپ کی کتب جنون کی حد تک پسند ہیں - میں نے یہ خط ایک خاص مقصد کے لئے لکھا ہے آپ نے اپنے ناول "ڈسٹرکشن پلان" میں ایک لفظ "اکلٹ سائنس" استعمال کیا ہے آپ برائے مہربانی اس کے انگریزی سپیلنگ بھی تحریر کریں اور اس کے بارے میں تفصیل بھی بتائیں -

محترم ظہیر احمد صاحب...... خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ آپ نے میری تحریر کے بارے میں جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس کے لئے آپ کا دلی طور پر مشکور ہوں - جہاں تک اکلٹ

سائنسز کا تعلق ہے تو اکلٹ (OCCULT) سائنسز ایسے علوم کو کہا جاتا ہے جو حواس خمسہ سے ماوراء ہوں ۔ جن کا عام سائنس لیبارٹریوں میں تجزیہ نہ کیا جا سکے ۔ اکلٹ سائنسز میں یوں تو بے شمار علوم آتے ہیں لیکن زیادہ معروف علم کیمیا (سونا بنانے کا علم) علم ریمیا (کالا جادو یعنی سفلی علم) علم سیمیا (نظر بندی کا علم ۔ انتقال روح کا علم) جادو ۔ سحر ۔ دست شناسی ۔ نجوم ۔ ہپناٹزم ۔ مسمریزم ۔ علم جفر ۔ علم رمل ۔ علم الاعداد ۔ علم بروج ۔ علم فلکیات وغیرہ ہیں ۔

اسلام آباد سے محمد خلیل الرحمن صاحب لکھتے ہیں ۔ وادی مشکبار پر آپ کے ناول واقعی شاہکار کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ آپ کے ناولوں نے آزادی کی خاطر جنگ لڑنے والے مجاہدین میں نئی روح پھونک دی ہے ۔ مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ بھی اس موضوع پر ناول لکھتے رہیں گے ۔ کمپیوٹرائزڈ کتابت ہمیں بے حد پسند آئی ہے ۔ لیکن اس میں غلطیوں کی تعداد پہلے سے کچھ زیادہ بڑھ گئی ہے ۔ امید ہے آپ اس سلسلے میں ضرور توجہ دیں گے میرے دوست محمد علی باجوہ اور خلیل الرحمن صاحب جو کہ قبصہ ساہو والا ڈسکہ میں رہتے ہیں کا خط آپ نے ناول "تھرڈ فورس" کے حصہ دوم میں شائع کیا ہے انہیں اس خط کے حوالے سے ایک دھمکی آمیز خط ملا ہے ۔ اس دھمکی آمیز خط کی وجہ سے وہ اور ان کے گھر والے بے حد پریشان ہیں ۔ انہوں نے آپ کو اس سلسلے میں خط لکھا تھا ۔ لیکن آپ نے شاید اسے مذاق سمجھ کر نظر انداز کر دیا ہے ۔ لیکن وہ بے حد پریشان ہیں امید ہے آپ انہیں ضرور اس سلسلے میں اطمینان بھرا جواب دیں گے ۔

محترم محمد خلیل الرحمن صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ کمپیوٹرائزڈ کتابت میں جہاں تک غلطیوں کا تعلق ہے ۔ تو اس سلسلے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ کیلی گرافک کمپیوٹر کا عمران سے نیا نیا تعارف ہوا ہے ۔ امید ہے جلد ہی وہ عمران کو اچھی طرح جاننے لگ جائے گا اور پھر شاید اسے غلطیوں کی ہمت ہی نہ پڑے ۔ جہاں تک آپ کے دوستوں کو کسی دھمکی آمیز خط ملنے کا تعلق ہے تو ظاہر ہے یہ ان کے کسی دوست کا مذاق ہی ہو سکتا ہے ۔ وہ مطمئن رہیں ۔ ویسے جس صاحب نے بھی یہ مذاق کیا ہے یا شرارت کی ہے میری ان سے بھی یہی گزارش ہے کہ ایسا مذاق یا شرارت جس سے کسی کو ذہنی یا جسمانی تکلیف پہنچے نہیں کرنا چاہئے ۔ یہ بات اعلیٰ اخلاق سے بعید ہو جاتی ہے ۔ اگر آپ کسی کو کوئی سکھ نہیں پہنچا سکتے تو کم از کم کسی کو کوئی تکلیف تو نہ پہنچائیں مجھے یقین ہے کہ قارئین میری گذارش پر ضرور عمل کریں گے ۔

شہر کا نام لکھے بغیر محترمہ صدف حمید صاحبہ لکھتی ہیں ۔ " میں طویل عرصے سے آپ کے ناول باقاعدگی سے پڑھ رہی ہوں آپ کا طرز تحریر اس قدر پر اثر اور فطری ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ناول کے تمام واقعات کی ایک فلم ہمارے سامنے چل رہی ہو ۔ البتہ ایک شکایت آپ سے ضرور ہے کہ اب آپ عمران اور سیکرٹ سروس کی بجائے دوسرے کرداروں کو زیادہ اہمیت دے رہے ہیں ۔ خاص طور پر ٹائیگر کے کردار کو تو آپ نے اس قدر اہمیت دینی شروع کر دی ہے کہ ہمیں یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں آپ عمران سیریز کی بجائے ٹائیگر

سیریز لکھنا نہ شروع کر دیں۔ امید ہے آپ ضرور اس شکایت کا ازالہ کریں گے"۔

محترمہ صدف حمید صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی اس شکایت کا تعلق ہے کہ سیکرٹ سروس سے ہٹ کر بعض کردار اہمیت حاصل کر جاتے ہیں جیسے آپ نے ٹائیگر کی مثال دی ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ عمران کا مقصد مجرموں کے خلاف لڑنا ہوتا ہے اور وہ اس لڑائی میں جہاں سے بھی مدد مل سکے ضرور حاصل کرتا ہے۔ جہاں تک ٹائیگر کے کردار کا تعلق ہے تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ ٹائیگر جس ماحول میں مستقل رہتا ہے وہاں سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر نہیں رہ سکتا اور ٹائیگر کی وجہ سے عمران کو مشن مکمل کرنے میں بعض اوقات انتہائی اہم کلیو آسانی سے مل جاتے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ مخصوص سچوئیشنز کے تابع ہوتا ہے جہاں عمران کو ٹائیگر کی مدد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہاں ٹائیگر سرے سے سامنے ہی نہیں آتا۔ امید ہے اس وضاحت سے آپ کی شکایت دور ہو گئی ہو گی۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران ڈرائینگ روم کے صوفے پر تقریباً نیم دراز حالت میں ایک رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا کہ کال بیل کی آواز سن کر بے اختیار چونک کر سیدھا ہوگیا۔

"سلیمان! —— جا کر دیکھنا۔ شاید اللہ تعالیٰ نے کسی فرشتے کو بھیج دیا ہو ہماری مفلسی دور کرنے کی غرض سے" —— عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"یہاں جن تو آسکتے ہیں —— فرشتے نہیں" —— راہداری سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔ وہ کچن سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"چلو۔ شاید الہ دین کے چراغ والا جن ہو" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سلیمان ڈرائینگ روم کے دروازے کے سامنے سے گزر کر آگے بڑھ گیا۔

"کیا یہ فلیٹ علی عمران صاحب کا ہے ۔۔۔ ؟" دروازہ کھلنے کی آواز آتے ہی ایک باوقار اور سنجیدہ سی آواز سنائی دی۔

"یہ تو انسانی آواز ہے ۔۔۔ نہ کسی جن کی اور نہ کسی فرشتے کی"۔ عمران نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے انسانی آواز سن کر اسے بے حد مایوسی ہوئی ہو۔

"جی ہاں! ۔۔۔ تشریف لائیے" ۔۔۔ سلیمان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ آنے والا یقیناً کوئی باوقار اور معزز آدمی ہے۔ اس لئے سلیمان لاشعوری طور پر مؤدب ہو گیا ہے اور پھر چند لمحوں بعد ڈرائینگ روم کے دروازے پر واقعی ایک معزز شخصیت نمودار ہوئی اور عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ آنے والا ادھیڑ عمر تھا لیکن اس کے جسم پر انتہائی قیمتی سوٹ تھا اور اس نے ہاتھ میں سونے کی مٹھ والی چھڑی پکڑی ہوئی تھی۔ چہرہ چوڑا اور باوقار تھا۔

"بغیر اطلاع آنے کی معافی چاہتا ہوں" ۔۔۔ اس معزز آدمی نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی بااخلاق لہجے میں کہا۔

"اطلاع تو آپ نے دی ہے ۔۔۔ پھر معافی کیسی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو آنے والا بے اختیار چونک پڑا۔

"میرا نام رسالت خان ہے" ۔۔۔ آنے والے نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"علی عمران" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر مصافحہ کرنے کے بعد رسالت خان کو اس نے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"تشریف رکھیئے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور رسالت خان صوفے پر

بیٹھ گیا۔

"آپ کو میری آمد کی اطلاع پہلے کیسے مل گئی ۔۔۔ مجھے اس پر بے پناہ حیرت ہو رہی ہے" ۔۔۔ رسالت خان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فلیٹ میں نصب کال بیل صرف دکھاوے کی نہیں ہے، بلکہ باقاعدہ بجتی بھی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور رسالت خان چند لمحے تو خاموش بیٹھا رہا۔ پھر بے اختیار اس کے چہرے پر مسکراہٹ تیر گئی۔

"اوہ اچھا ۔۔۔ میں سمجھ گیا ۔۔۔ آپ بے حد خوش مزاج ہیں۔ مجھے آپ سے مل کر حقیقتاً مسرت ہو رہی ہے ۔۔۔ لیکن آپ ضرور الجھ رہے ہوں گے۔ اس لئے میں اگر پہلے یہاں آنے کی تفصیل بتا دوں تو بہتر ہے" ۔۔۔ رسالت خان نے مسکراتے ہوئے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"جی فرمائیے" ۔۔۔ عمران نے اس کے وقار سے متاثر ہو کر کہا۔

"جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے۔ میرا نام رسالت خان ہے ۔۔۔ میرا تعلق ہوٹل بزنس سے ہے ۔۔۔ پاکیشیا کے ساتھ ساتھ دنیا کے تقریباً ہر بڑے ملک میں انٹرنیشنل لگژری ہوٹلز موجود ہیں اور یہ ہوٹلز جس کمپنی کی ملکیت ہیں اس کا چیئرمین میں ہوں ۔۔۔ بلکہ اگر حقیقت کا اظہار کیا جائے تو بات یہ ہے کہ کمپنی تو قانونی تقاضوں کی وجہ سے وجود میں لائی گئی ہے۔ مالک میں ہوں ۔۔۔ دو ماہ پہلے ہماری کمپنی نے فیصلہ کیا کہ پاکیشیا کے نئے صحت افزا مقام شاہ پور میں سیاحوں کی

سہولت اور بزنس کی غرض سے انٹرنیشنل لگژری ہوٹل کھولا جاتے۔
اس فیصلے کے بعد میں اپنی فیملی کے ساتھ شاہ پور خود گیا تاکہ وہاں کچھ عرصہ
رہ کر یہ چیک کر سکوں کہ یہاں ہوٹل کھولنا کاروباری طور پر درست بھی رہے
گا کہ نہیں ——— بہرحال تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ میں وہاں
ایک ماہ تک رہا ——— میری فیملی مختصر سی ہے ایک بیوی اور ایک
بیٹی ——— بیٹی نوجوان ہے اس کا نام گل رخ ہے۔ ہوٹل آرگنائزیشن
میں اس نے یورپ کی ایک یونیورسٹی سے ڈگری لی ہوئی ہے اور ایک
لحاظ سے میرا سارا کاروبار وہی سنبھالتی ہے" ——— رسالت خان
نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتے ہوئے دروازے پر نمودار ہوا۔ چائے
کے ساتھ ساتھ بسکٹ اور دوسرے سنیکس موجود تھے۔

"اوہ ——— آپ نے تکلف کیا جناب" ——— رسالت خان نے ٹرالی
کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے امید ہے کہ آپ تکلف نہ کریں گے" ——— عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا اور رسالت خان بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب ——— آپ کی حاضر جوابی واقعی قابل داد ہے" ———
رسالت خان نے ہنستے ہوئے کہا۔ ویسے اس کے چہرے سے ہی ظاہر ہو رہا
تھا کہ وہ شاید کافی طویل عرصے کے بعد اس طرح ہنسنے پر مجبور ہوا ہے۔

سلیمان نے چائے تیار کر کے ایک ایک پیالی دونوں کے سامنے رکھی
اور بسکٹ اور سنیکس میز پر رکھ کر وہ ٹرالی دھکیلتا واپس چلا گیا۔

"لیجئے" ——— عمران نے کہا اور رسالت خان نے سر ہلاتے ہوئے

چائے کی پیالی اٹھالی۔

"میں ایک ماہ وہاں رہا اور میں نے اور گل رخ دونوں نے وہاں کے
حالات دیکھ کر یہ فیصلہ کر لیا کہ یہاں ہوٹل کا خاصا سکوپ ہے اس لئے
ہم مطمئن تھے ——— اور پھر ہم نے دوسری صبح واپس جانا تھا ہم دونوں
باپ بیٹی کافی رات تک بیٹھے بزنس کے سلسلے میں باتیں کرتے رہے۔
میری وائف سرشام سو جانے کی عادی ہیں اس لئے وہ سو چکی تھیں ———
رات تقریباً گیارہ بجے ہماری باتیں ختم ہوئیں اور ہم اپنے اپنے بیڈ رومز
میں سونے کے لئے چلے گئے ——— میں بہت صبح اٹھنے کا عادی
ہوں۔ غسل کر کے نماز پڑھنے کے بعد میں نے اپنی عادت کے مطابق
قرآن مجید کی تلاوت کی اور پھر میں سیر کرنے کے لئے باہر نکل گیا۔ سیر
کرنے کے بعد میں جب واپس آیا تو میرے لئے ایک دھماکہ خیز خبر
موجود تھی ——— میری بیوی ریسٹ ہاؤس کے دروازے پر انتہائی
پریشانی کے عالم میں کھڑی میرا انتظار کر رہی تھی اور پھر جب اس نے
مجھے بتایا کہ گل رخ اپنے بیڈ روم میں موجود نہیں ہے تو پہلے تو میں
یہی سمجھا کہ وہ بھی میری طرح شاید سیر کرنے گئی ہو گی اور ابھی آجائے
گی ——— لیکن جب میری بیوی نے بتایا کہ اس کا بستر اسی حالت
میں ہے کہ جیسے وہ سرے سے بستر پر سوئی ہی نہ ہو تو میں چونک
پڑا ——— اور واقعی بستر کی حالت ویسی ہی تھی جیسی میری بیوی نے
بتائی تھی۔ کمرے کی اکلوتی کھڑکی کھلی ہوئی تھی اور ابھی میں یہ سب کچھ
دیکھ ہی رہا تھا کہ مجھے بستر کے نیچے ایک کاغذ پڑا نظر آیا ——— میں
نے وہ کاغذ اٹھایا تو اس پر لکھا ہوا تھا کہ گل رخ کو ہم لے جا رہے ہیں

اب اسے بھول جاؤ ـــــ اور اس کے نیچے صرف دو لفظ لکھے ہوئے
تھے ـــــ "بلیک تھنڈر" ـــــ رسالت خان نے کہا تو عمران جو
قدرے بیزاری کے انداز میں بیٹھا یہ ساری کہانی سن رہا تھا بلیک تھنڈر
کے الفاظ سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ـــ کیا آپ کو یاد ہے کہ یہی الفاظ تھے ـــ میرا مطلب ہے
کہ کہیں آپ سے ان الفاظ کے سپیلنگ پڑھنے میں تو غلطی نہیں ہوئی"
عمران نے کہا۔

"جی نہیں ـــ صاف اور واضح الفاظ میں بلیک تھنڈر کے الفاظ
درج تھے ـــ تحریر انگریزی میں تھی لیکن تحریر سے ظاہر ہوتا تھا کہ
لکھنے والے نے یہ سب کچھ انتہائی جلدی میں لکھا ہے ـــ میں
بھی بلیک تھنڈر کے الفاظ پڑھ کر تشویش میں مبتلا ہو گیا اور پھر انگریزی
تحریر ـــ کیونکہ یہ سارا علاقہ ابھی تک انتہائی پسماندہ ہے۔ یہاں
کے رہنے والے تو شاید انگریزی کا ایک لفظ بھی نہ جانتے ہوں ـــ
اس سے میری تشویش بے حد بڑھ گئی ـــ ویسے فوری طور پر میرے
ذہن میں یہی خیال آیا کہ شاید مجھ سے بھاری رقم حاصل کرنے کے
لئے گل رخ کو اغوا کیا گیا ہو ـــ رقم کی میرے پاس کمی نہیں ہے
اس لئے میں مطمئن ہو گیا۔ میں نے اپنی بیوی کو تسلی دی اور اسے
بتایا کہ یہ کوئی مجرموں کا گروپ ہے جو تاوان کے لئے ایسے جرم یہاں
کرتا ہے ـــ ابھی ان کی طرف سے رقم کا مطالبہ آ جائے گا اور جتنی
رقم بھی انہوں نے طلب کی، میں فوری طور پر ادا کر کے گل رخ کو واپس
حاصل کر لونگا ـــ چنانچہ میری طرح میری بیوی کی بھی کچھ ڈھارس

بندھ گئی۔ ظاہر ہے اب روانگی کا کوئی سکوپ نہ تھا اس لئے ہم نے روانگی
منسوخ کر دی اور مجرموں کی کال کا انتظار کرنے لگے۔ اس آئیڈیئے کے
تحت میں نے فوری طور پر وہاں کے حکام اور پولیس کو بھی اطلاع نہ کی۔
لیکن جب شام تک کوئی ڈیمانڈ نہ آئی تو معاملہ میری برداشت سے باہر ہو گیا
اور میں علاقے کے کمشنر سے ملا اور اس کو ساری صورت حال بتائی تو وہ
بھی بے حد پریشان ہوئے۔ انہوں نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی
اس کے ساتھ ساتھ مقامی معززین کو بھی بلا کر ان کے سامنے بھی یہ معاملہ
رکھا اور گل رخ کی تلاش کا کام وسیع پیمانے پر شروع کر دیا گیا۔ میں نے
خود بھی اس تلاش میں حصہ لیا لیکن دو روز گزر جانے کے باوجود گل رخ
کا معمولی سا کلیو بھی نہ ملا تو میں نے دارالحکومت میں اعلیٰ حکام ـــ سے
بات کی۔ چنانچہ دارالحکومت سے پولیس کی ایک خصوصی ٹیم بھیجی گئی لیکن
وہ بھی دو روز تک تلاش کے باوجود ناکام رہی ـــ سنٹرل انٹیلی جنس
کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمٰن صاحب سے بھی ہمارے خاندان کے دیرینہ
تعلقات رہے ہیں۔ گو بزنس کی وجہ سے میں طویل عرصہ سے بیرون ملک
رہا ہوں اور اب بھی سال کا زیادہ عرصہ بیرون ملک ہی گزرتا ہے۔ اس
لئے ہماری ملاقات سالوں بعد کہیں ایک آدھ بار ہو جاتی ہے۔ بہرحال
میں نے ان سے فون پر بات کی تو انہوں نے فوری طور پر اس کیس
کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اپنے محکمے کے سپرنٹنڈنٹ کی سرکردگی میں ایک
خصوصی ٹیم وہاں بھیجی اور پھر بعد میں خود بھی وہاں تشریف لے گئے لیکن
آج تک گل رخ کا پتہ نہ چل سکا ـــ اس علاقے کی ایک ایک چٹان
ایک ایک پتھر چیک کر لیا گیا ہے حتیٰ کہ میں نے اپنے وسائل سے بیرون ملک

سے بھی انتہائی تربیت یافتہ سراغ رساں بھی بلوائے۔ لیکن نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ میری بیوی اپنی بیٹی کے غم میں شدید بیمار ہو کر ہسپتال میں پڑی ہے اور میں بھی بس زندہ لاش بن کر رہ گیا ہوں" ——— رسالت خان نے جاتے جاتے پوری تفصیل بتا دی۔

"پھر آپ یہاں کیسے تشریف لائے" ——— عمران نے کہا۔

"گریٹ لینڈ میں میرے ایک ملنے والے ہیں ان کا نام لارڈ ٹموتھی ہے۔ انہیں جب اس صورت حال کا علم ہوا تو وہ مجھ سے ملنے آئے۔ میں بزنس کی مجبوری کی وجہ سے چند روز کے لئے وہاں گیا تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ پاکیشیا کے دارالحکومت میں آپ رہتے ہیں، اگر آپ میری مدد پر آمادہ ہو گئے تو گل رُخ کا سراغ لگایا جا سکتا ہے ——— انہوں نے مجھے آپ کے نام ایک خط بھی دیا ہے اور مجھے آپ کا فلیٹ نمبر بھی بتایا ہے۔ انہوں نے آپ کی اس قدر تعریف کی ہے کہ میرے مایوس دل میں ایک بار پھر امید کی کرن جاگ اٹھی۔ چنانچہ میں فوراً یہاں پہنچا اور اب آپ کے سامنے ہوں ——— آپ جس قدر رقم چاہیں مجھ سے لے لیں۔ میری بیٹی کا سراغ لگائیں۔ اگر وہ مر بھی چکی ہے تب بھی۔ کم از کم مجھے صبر تو آ جائے گا ——— لارڈ ٹموتھی نے مجھے یہ بتایا تھا کہ آپ کو رضامند کرنا میری ذمہ داری ہے کیونکہ بقول ان کے آپ کی رضامندی اصل بات ہے لیکن میں اس امید کے ساتھ آپ کے پاس آیا ہوں کہ آپ مجھے مایوس نہ کریں گے" ——— رسالت خان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھایا۔ عمران نے لفافہ لیا اور اسے کھول کر اس میں موجود کاغذ نکال کر پڑھنے لگا۔

یہ گریٹ لینڈ کے لارڈ ٹموتھی کا خط تھا۔ لارڈ ٹموتھی سے عمران کے خاصے تعلقات تھے۔ خط میں لارڈ ٹموتھی نے رسالت خان کی مدد کرنے کی سفارش کی تھی۔ عمران نے خط پڑھ کر اسے واپس لفافے میں ڈالا۔

"یہ لیجئے ——— یہ میری دستخط شدہ بلینک چیک بک ہے ——— آپ جس قدر رقم چاہیں اور جب تک چاہیں ان چیکوں کے ذریعے لے سکتے ہیں ——— آپ چاہے جتنی رقم بھی ان چیکوں پر لکھ دیں چیک بہرحال کیش ہو جائیں گے" ——— رسالت خان نے چیک بک عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

عمران نے چیک بک اس کے ہاتھ سے لے کر اسے دیکھا اور پھر میز پر رکھ دیا۔

"آپ کے پاس وہ بلینک تھنڈر والا خط ہے" ——— ؟ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں ——— وہ تو میں نے شاہ پور کے کمشنر کو دیا تھا۔ اس کے بعد ان سے واپس ہی نہیں لیا اور نہ مجھے ضرورت محسوس ہوئی" ——— رسالت خان نے جواب دیا۔

"میں ایک صورت میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں ——— اگر آپ سر رحمان سے مجھے اس طرح کا ایک بلینک چیک لے دیں اور ساتھ ہی انہیں بتا دیں کہ یہ چیک آپ نے مجھے دینا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— آپ کا خیال ہے کہ میرے چیک کیش نہیں ہوں گے اور آپ ضمانت کے طور پر سر عبدالرحمٰن کا چیک چاہتے ہیں ——— آپ

بے شک بینک فون کر کے معلوم کر لیں۔ آپ کو تسلی کرا دی جائے گی"۔
رسالت خان نے چونک کر کہا۔

"یہ بات نہیں ہے جو آپ سمجھ رہے ہیں ۔۔۔ بس یہ میری شرط ہے۔ غلط ہے یا صحیح ۔۔۔ اس کا سوال نہیں ہے۔ اگر آپ واقعی چاہتے ہیں کہ میں آپ کی مدد کروں تو آپ کو یہ شرط پوری کرنا ہو گی"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے فون سے سر عبدالرحمٰن سے بات کر لوں ۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ وہ انکار نہیں کریں گے ۔۔۔ میں یہ بلینک چیک بک انہیں دے دوں گا پھر تو انہیں ویسے بھی کوئی اعتراض نہ ہو گا" ۔۔۔ رسالت خان نے کہا۔

"لیکن آپ نے انہیں میرے متعلق پہلے نہیں بتانا ۔۔۔ صرف یہ کہیں کہ آپ نے کسی کو بلینک چیک دینا ہے اور اس کی شرط یہی ہے کہ بلینک چیک آپ کا ہو ۔۔۔ ہاں! جب وہ رضامند ہو جائیں تو پھر آپ میرا نام بتا سکتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"او۔ کے ۔۔۔ جیسے آپ کہیں ۔۔۔ لارڈ ٹموتھی نے آپ کی اس قدر تعریف کی ہے کہ میں آپ کی ہر شرط پوری کرنے کے لئے تیار ہوں"۔
رسالت خان نے کہا اور عمران نے فون اٹھا کر رسالت خان کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"اس وقت وہ دفتر میں ہوں گے اور دفتر کا نمبر میں بتا دیتا ہوں"۔
عمران نے کہا اور ساتھ ہی نمبر بتا دیا۔

"اوہ ۔۔۔ واقعی اس کا مجھے خیال نہ رہا تھا ۔۔۔ مجھے ان کے

گھر کا نمبر تو معلوم ہے۔ ظاہر ہے بھابھی سے نمبر معلوم کرنا پڑتا" ۔۔۔
رسالت خان نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

اسی لمحے سلیمان ٹرالی لے کر آیا اور برتن سمیٹنے میں مصروف ہو گیا۔ البتہ اس کی نظریں میز پر رکھی ہوئی بلینک چیک بک پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے لیکن اس نے کوئی بات نہ کی اور خاموشی سے برتن سمیٹ کر ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔

"ہیلو ۔۔۔ میں رسالت خان بول رہا ہوں ۔۔۔ سر عبدالرحمٰن سے بات کرائیں ۔۔۔ میں ان کا دوست ہوں" ۔۔۔ رسالت خان نے دوسری طرف سے کوئی آواز سنتے ہی کہا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"یس" ۔۔۔ چند لمحوں بعد سر رحمان کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عبدالرحمٰن! ۔۔۔ میں رسالت خان بول رہا ہوں۔ السلام علیکم"۔
رسالت خان نے کہا۔

"وعلیکم السلام ۔۔۔ کہاں سے فون کر رہے ہو" ۔۔۔؟ دوسری طرف سے سر رحمان کی بے تکلفانہ آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ رسالت خان نے جن تعلقات کی بات کی ہے وہ واقعی درست ہیں حالانکہ وہ انہیں اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا تھا اور دیکھنا تو ایک طرف اس نے کبھی ان کا نام تک نہ سنا تھا۔

"دارالحکومت سے ہی بول رہا ہوں عبدالرحمٰن! ۔۔۔ میرا ایک کام کر دو ۔۔۔ یہاں دارالحکومت میں ایک صاحب سے میں نے اپنی بیٹی گلرخ کی بازیابی کے لئے بات کی ہے اور میں نے انہیں اخراجات اور

فیس کے طور پر اپنی بلینک چیک بُک آفر کر دی ہے لیکن ان کا اصرار ہے کہ وہ آپ کا بلینک چیک قبول کریں گے ــــــ شاید وہ ایسا ضمانت کے طور پر چاہتے ہیں۔ کیونکہ میری ان سے پہلی ملاقات ہے میں اپنی بلینک چیک بُک تمہیں بھجوا دیتا ہوں تم اپنا ایک بلینک چیک دے دو ــــ جتنی رقم وہ صاحب تمہارے اکاؤنٹ سے نکلوائیں۔ تم اتنی رقم میرے بلینک چیک پر درج کر کے میرے اکاؤنٹ سے نکلوا لینا"۔ رسالت خان نے کہا۔

"رسالت خان! ــــ تم میری توہین کر رہے ہو ــــ تمہاری بیٹی گل رُخ میری بیٹی ثریا کی طرح ہے۔ گل رُخ کی بازیابی کے لئے میں اپنے طور پر خرچ نہیں کر سکتا جو تمہاری چیک بُک لونگا" ــــ سر رحمان کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"بے حد شکریہ عبدالرحمٰن! ــــ میں نے تو اس لئے کہا تھا کہ ــــــ" رسالت خان نے انتہائی تشکرانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس بات کو چھوڑو ــــ چیک میں بھجوا دونگا ــــ مجھے ان صاحب کا نام بتاؤ جسے تم بلینک چیک دینا چاہتے ہو" ــــ سر رحمان نے رسالت خان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"ان کا نام علی عمران ہے۔ یہاں ایک فلیٹ میں رہتے ہیں ــــ نوجوان ہیں۔ میں ان کے فلیٹ سے ہی فون کر رہا ہوں۔ گریٹ لینڈ کے لارڈ ٹموتھی نے ان کی بے حد تعریف کی ہے اور ویسے بھی وہ مجھے انتہائی ذہین نوجوان لگتے ہیں اور نجانے کیوں میرا دل بھی گواہی دے

رہا ہے کہ اگر علی عمران صاحب میری مدد کریں تو گل رُخ مل جائے گی"۔ رسالت خان نے کہا۔

"علی عمران ــــ کیا تم نے واقعی یہی نام لیا ہے" ــــ دوسری طرف سے سر رحمان کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں ــــ کیوں۔ تم انہیں جانتے ہو" ــــ ؟ رسالت خان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس نالائق ــــ احمق اور گدھے نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ وہ کس کا بیٹا ہے ــــ اور سنو! ــــ اس کے چکر میں مت آنا۔ وہ حد درجے کا نالائق اور نکھٹو ہے" ــــ سر رحمان کی انتہائی غصیلی آواز سنائی دی۔

"کیا ــــ کیا ــــ یہ تم کیا کہہ رہے ہو عبدالرحمٰن ــــ اگر تم بلینک چیک نہیں دینا چاہتے تو ویسے ہی انکار کر دو ــــ کم از کم ایسے الفاظ تو نہ کہو" ــــ رسالت خان نے بُرا مانتے ہوئے کہا۔

"تم بلینک چیک کی بات کر رہے ہو۔ میں اُسے ایک پائی دینے کے لئے تیار نہیں ہوں ــــ اور سنو ــــ وہ میرا بیٹا ہے۔ سمجھے۔ اُسے ریسیور دو" ــــ سر رحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بیٹا" ــــ رسالت خان کا چہرہ حیرت کی شدت سے دیکھنے والا ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے ریسیور لے لیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ جناب عبدالرحمٰن صاحب! ــــ آپ مجھے اپنا بیٹا کہہ رہے ہیں جب کہ میرے ڈیڈی کا نام سر رحمان ہے عبدالرحمٰن نہیں ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ــــ کیا بکواس کر رہے ہو ــــ کیا اب تم یہ بتانا چاہتے

ہو کہ تمہاری حماقت اس انتہا تک پہنچ گئی ہے کہ تم اپنے باپ کا پورا نام بھی نہیں جانتے ——— اور سنو! ——— یہ تم رسالت خان کو کیا چکر دے رہے ہو ——— کیا تم اس قدر گھٹیا ہو گئے ہو کہ اپنے باپ کے دوست سے رقم مانگ رہے ہو" ——— سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو آپ کا نام عبدالرحمٰن ہے ——— سوری ڈیڈی ——— واقعی مجھے آپ کا پورا نام یاد ہی نہ رہا تھا۔ ویسے ڈیڈی! ——— رسالت خان صاحب آپ کے کیسے دوست ہیں کہ انہیں آپ کے اکلوتے بیٹے کا بھی علم نہیں ہے ——— اور دوسری بات یہ کہ رسالت خان صاحب تو مجھے پوری بلینک چیک بک دے رہے تھے۔ اگر میں چاہتا تو پوری چیک بک رکھ لیتا۔ لیکن میں نے اس لئے آپ کے چیک پر اصرار کیا تھا کہ باپ کی رقم اگر بیٹا استعمال کرے گا تو یہ کوئی گھٹیا بات نہیں ہو گی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ رسالت خان کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اُسے اب تک یقین نہ آ رہا ہو کہ عمران واقعی سر رحمان کا بیٹا ہے۔

"بکواس کی ضرورت نہیں ہے ——— اگر تم واقعی رسالت خان کی مدد کر سکتے ہو تو پھر تمہیں بغیر کسی معاوضے کے کرنی ہے۔ سمجھے ——— ویسے مجھے یقین ہے کہ تم سوائے بکواس کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔ رسالت خان اپنا وقت ضائع کرے گا" ——— سر رحمان نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔

"کیا تم واقعی عبدالرحمٰن کے بیٹے ہو" ——— ؟ رسالت خان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آج تک تو سر رحمان کا بیٹا تھا۔ لیکن آج سے سر عبدالرحمٰن کا بیٹا ہو گیا ہوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا واقعی تمہیں اپنے والد کے پورے نام کا علم نہ تھا" ——— ؟ رسالت خان نے حیران ہو کر پوچھا۔

"علم تو تھا لیکن شروع سے ہی سب انہیں سر رحمان کہتے چلے آئے ہیں اس لئے سر عبدالرحمٰن عجیب سا لگتا ہے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"رحمٰن تو اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ وہ اس انداز میں کسی انسان کے لئے استعمال نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ایسے نام مکمل ہی استعمال کرنے چاہئیں" رسالت خان نے کہا۔

"آپ نے بالکل درست فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور ان سب کو معاف فرمائے جو اب تک سر رحمٰن کہتے رہے ہیں۔ آپکی یہاں میرے فلیٹ پر آمد میرے لئے واقعی انتہائی مبارک ثابت ہوئی ہے کہ مجھے آپ کی وجہ سے اپنی یہ بڑی غلطی درست کرنے کا موقع مل گیا ہے۔ میں اس کے لئے آپ کا دل سے مشکور ہوں" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے عمران بیٹے! ——— اصل بات غلطی کا احساس ہوتے ہی اس کا اعتراف اور اس کی فوری درستگی ہے اور تم نے جس انداز میں نہ صرف اس غلطی کا اعتراف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے

معافی مانگی ہے اس سے میرے دل میں تمہاری قدر بہت بڑھ گئی ہے ویسے مجھے یہ تو معلوم تھا کہ عبدالرحمٰن کا اکلوتا بیٹا عمران ہے لیکن جب بھی کسی ملاقات پر اس معاملے میں ذکر آیا، عبدالرحمٰن نے ہمیشہ یہی کہا کہ وہ نکما اور ناخلف ہے ـــــ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم عبدالرحمٰن کے بیٹے ہو۔ مجھے یہ معلوم کر کے دلی خوشی ہوئی ہے" ـــــ رسالت خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ" ـــــ عمران نے کہا اور میز پر رکھی ہوئی چیک بک اس نے اٹھا کر رسالت خان کی طرف بڑھا دی۔

"میرا خیال ہے کہ اب اس کی ضرورت ویسے ہی نہیں رہی۔ کیونکہ ڈیڈی کے میرے متعلق ریمارکس سننے کے بعد ظاہر ہے اب آپ دل ہی دل میں لارڈ ٹموتھی کو کوس رہے ہوں گے جنہوں نے میرا ریفرنس آپ کو دے کر آپ کا وقت ضائع کیا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں ـــ ایسی کوئی بات نہیں ہے ـــــ میں عبدالرحمٰن کی طبیعت اور مزاج سے اچھی طرح واقف ہوں۔ پہلے تو میری تم سے کبھی ملاقات نہ ہوئی تھی اس لئے مجھے سرے سے تمہارے متعلق کچھ معلوم ہی نہ تھا۔ لیکن اب جب کہ میں تم سے مل چکا ہوں مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تمہارا مزاج دراصل عبدالرحمٰن سے یکسر مختلف ہے اس لئے وہ ایسی بات کہنے پر مجبور ہیں ـــــ تم پلیز، میری مدد کرو۔ میں بڑی امیدیں لے کر تمہارے پاس آیا ہوں" ـــ رسالت خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مگر آپ نے شرط تو پوری نہیں کی ـــــ ڈیڈی نے تو آپ کے سامنے چیک دینے سے انکار کر دیا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رسالت خان بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ شدید الجھن کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ وہ شاید یہ سمجھ رہا تھا کہ عبدالرحمٰن کا بیٹا ہونے کے ناطے اب وہ شرط پر اصرار نہ کرے گا۔

"ٹھیک ہے ـــ میں بھابھی سے بات کرتا ہوں۔ وہ میرا بے حد احترام کرتی ہیں۔ میں انہیں کہتا ہوں کہ وہ میری ضمانت تمہیں دے دیں" ـــــ رسالت خان نے ریسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ـــ پلیز۔ بس یہی کام نہ کریں ـــــ میں نے شرط واپس لے لی۔ پلیز" ـــــ عمران نے رسالت خان کو فون کرنے سے روکتے ہوئے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ـــ میں سمجھا نہیں" ـــــ رسالت خان نے عمران کے اس عجیب و غریب رویئے پر انتہائی حیران اور پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی تو صرف ڈانٹنے کی حد تک ہی رہے ہیں ـــ اماں بی اپنی مخصوص دیسی جوتی اٹھائے سیدھی یہاں پہنچ جائیں گی اور ساتھ ہی شومیکر کو اس سے بھی بھاری مزید جوتیاں تیار کر کے یہاں فلیٹ پر فوری پہنچانے کا آرڈر بھی دے آئیں گی اور یہاں فلیٹ میں اماں بی کی جوتیاں اور میرے سر سے وہ آرکسٹرا بجے گا کہ جب تک سر نہ ٹوٹ جائے گا، آرکسٹرا بند ہی نہیں ہو سکتا ـــ اور میں اپنا سر سلامت رکھنا چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور رسالت

خان ایک بار پھر اونچی آواز میں ہنس پڑے۔

"بہت خوب ـــ تم واقعی انتہائی دلچسپ نوجوان ہو ـــ مجھے حقیقتاً تم سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے ـــ یقین کرو جب سے گل رُخ گم ہوئی ہے میں پہلی بار ہنس رہا ہوں۔ ورنہ ہنسنا تو ایک طرف میں مسکرانا ہی بھول گیا تھا" ـــ رسالت خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں ـــ گل رُخ کی بازیابی کے لئے مجھ سے جو بھی ممکن ہو سکا، میں کروں گا ـــ آپ مجھے اس ریسٹ ہاؤس کے بارے میں تفصیلات بتا دیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیں کہ گل رُخ کی ہوٹل بزنس کے علاوہ اور کیا مصروفیات تھیں۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا اور ملنا جلنا کن لوگوں سے تھا" ـــ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"گل رُخ انتہائی شوخ طبیعت کی لڑکی ہے ـــ تمہاری طرح ہنسنا ہنسانا، سیر و تفریح اور لوگوں سے دوستی کرنا اس کی ہابی میں شامل ہیں۔ اس لئے اس کے دوستوں کا حلقہ بے حد وسیع ہے ـــ میں اس بارے میں کوئی تفصیل نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ میں نے کبھی گل رُخ کے کردار پر شک کرنے کی گنجائش ہی نہیں سمجھی کہ میں اس کے دوستوں کے بارے میں چھان بین کرتا ـــ ویسے اس کے دوستوں میں اعلیٰ سوسائٹی کے مہذب اور باوقار لوگ شامل رہتے ہیں۔ وہ سنجیدہ، باوقار اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کو دوست بنانا پسند کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ مذہبی شعائر کی بھی بچپن سے ہی پابند رہی ہے نماز۔ قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت۔ فطری حیا و شرم ـــ یہ سب

اس کے کردار میں شامل ہیں" ـــ رسالت خان نے جواب دیا اور پھر اس نے شاہ پور میں اس ریسٹ ہاؤس کے بارے میں تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

"گل رُخ کا کوئی تازہ ترین فوٹو" ـــ عمران نے کہا۔

"ہاں! ـــ اتفاق سے شاہ پور میں ہم نے فوٹو گرافی بھی کی تھی۔ اس لئے اس کے گم ہونے سے چند روز پہلے کا فوٹو موجود ہے ـــ یہ فوٹو ہی میں نے اسے تلاش کرنے والے سب لوگوں کو دیا ہے۔ اس کی کئی کاپیاں میرے پاس موجود ہیں" ـــ رسالت خان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اس میں سے ایک پوسٹ کارڈ سائز کلرڈ فوٹو نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

عمران نے غور سے فوٹو دیکھا۔ فوٹو میں واقعی گل رُخ خوبصورت، نوجوان اور شوخ و شنگ لڑکی نظر آ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ذہانت کی چمک اور چہرے پر شرارت بھری فطری مسکراہٹ موجود تھی۔

"آپ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں" ـــ؟ عمران نے پوچھا۔

"اپنے ہوٹل میں ـــ کیوں" ـــ؟ رسالت خان نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے پوچھا ہے کہ شاید دوبارہ آپ سے رابطے کی ضرورت پڑے۔ ویسے آپ نے کہیں بھی جانا ہو تو آپ اپنا فون نمبر ضرور چھوڑ جائیں اور یہ ہدایت کر جائیں کہ یہ فون نمبر علی عمران کو بتا دیا جائے ـــ مجھے اللہ تعالیٰ سے پوری امید ہے کہ میں گل رُخ کا سراغ آپ کی توقعات

سے بھی پہلے لگا لوں گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"خدا کرے ایسا ہی ہو۔۔۔۔ اب مجھے اجازت دو۔ میں نے تمہارا بہت وقت لیا ہے"۔۔۔۔۔ رسالت خان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ۔۔۔ وقت نام کی کوئی چیز اس فلیٹ میں گھستی ہی نہیں۔ ورنہ تو میں اپنے باورچی سمیت اب تک بوڑھا ہو گیا ہوتا"۔۔ عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور رسالت خان بے اختیار ہنس پڑے پھر عمران انہیں فلیٹ کے نیچے موجود ان کی کار تک چھوڑنے آیا اور جب رسالت خان واپس چلے گئے تو عمران واپس فلیٹ میں آ گیا۔ ویسے تو شاید وہ گل رخ کی تلاش کا کام صرف رسالت خان کے ساتھ خاندانی تعلقات کی بنا پر کرتا، لیکن اس سارے قصے میں بلیک تھنڈر کے نام نے اسے اصل میں یہ کام ہاتھ میں لینے پر ابھارا تھا۔ بلیک تھنڈر کے بارے میں ظاہر ہے وہ جو کچھ جانتا تھا، نہ ہی شاہ پور کی پولیس اور اعلیٰ حکام جانتے تھے بلکہ سنٹرل انٹیلی جنس کو بھی یقیناً اس کا علم نہ تھا اور بلیک تھنڈر کی طرف سے گل رخ کا اس طرح اغوا بتا رہا تھا کہ گل رخ یقیناً ایسی کسی اہمیت کی حامل ہے کہ بلیک تھنڈر جیسی بین الاقوامی تنظیم نے اسے اس طرح نہ صرف اغوا کرایا ہے بلکہ وہاں اپنا نام بھی چھوڑ گئے ہیں. حالانکہ اگر وہ یہ رقعہ نہ چھوڑتے تو ظاہر ہے کسی کو علم ہی نہ ہو سکتا کہ گل رخ کہاں گئی ۔ عمران یہ ساری باتیں سوچتا ہوا ڈرائینگ روم میں پہنچا اور اس نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے.

"جولیا سپیکنگ"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی.

"ایکسٹو"۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

"شاہ پور کے ایک ریسٹ ہاؤس سے دو تین ماہ قبل ایک نوجوان لڑکی گل رخ اغوا ہوئی ہے۔ اغوا والی جگہ سے بین الاقوامی تنظیم بلیک تھنڈر کا رقعہ ملا ہے جس نے اس رقعہ میں گل رخ کے اغوا کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ وہاں کی پولیس، اعلیٰ حکام اور سنٹرل انٹیلی جنس کی پارٹیوں نے تفتیش کی ہے حتیٰ کہ لڑکی کے والد نے غیر ملک سے تربیت یافتہ جاسوس بلوا کر بھی انکوائری کرائی ہے لیکن اس لڑکی کا کچھ پتہ نہیں چل سکا. بلیک تھنڈر کا نام درمیان میں آنے کی وجہ سے یہ کیس ہماری سروس نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے ۔۔۔۔ عمران کو بھی تمہارے پاس بھیج رہا ہوں وہ تمہارے ساتھ جائے گا۔ تم اس کے پہنچنے تک تیاری کر لو"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا ۔ اس نے جولیا کو بطور ایکسٹو اس لئے فون کر دیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ایکسٹو کی اجازت کے بغیر جولیا کسی حالت میں بھی اس کے ساتھ دارالحکومت سے باہر جانے پر رضامند نہیں ہو گی۔ رسیور رکھ کر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ لباس تبدیل کر کے وہ پہلے دانش منزل جا کر بلیک زیرو کو بریف کرے اور پھر وہاں سے جولیا کے فلیٹ پر پہنچ جائے ۔

کمرے کا دروازہ کھلتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی نوجوان لڑکی چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگی ۔ دروازے سے ایک نوجوان جس کے جسم پر قیمتی سوٹ تھا اندر داخل ہو رہا تھا ۔

" تم نے یقیناً کوئی نہ کوئی فیصلہ کر لیا ہو گا گل رُخ " ——— نوجوان نے اپنے عقب میں دروازہ بند کر کے گل رُخ کی طرف بڑھتے ہوئے نرم لہجے میں کہا ۔

" کیا فیصلہ کروں مسٹر جیمز ——— آج اتنا عرصہ ہو گیا ہے کہ میں تمہیں مسلسل یہی بتا رہی ہوں کہ میرا پاکیشیا کی کسی سائنسی دفاعی لیبارٹری سے کوئی تعلق نہیں ہے ——— اور نہ ہی میں کسی ٹی ۔ ایکس ٹائپ آبدوز میں نصب کئے جانے والے ٹی ۔ ایکس نام کے کسی آلے سے واقف ہوں سائنس میرا سبجیکٹ ہی نہیں رہا " ——— گل رُخ نے انتہائی بیزارانہ لہجے میں کہا ۔

" حالانکہ تم پروفیسر احسن بیگ کی دوست ہو ——— میں نے تمہیں احسن بیگ کے ساتھ تمہاری تصویروں کے البم بھی دکھائے ہیں اور میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ احسن بیگ کے جس دوست کی مدد سے ہمیں اس پروجیکٹ کا علم ہوا ہے اس نے ہمیں خود بتایا تھا کہ تم احسن بیگ کے ساتھ اس پروجیکٹ پر کام کرتی رہی ہو اور تمہیں معلوم ہے کہ وہ خفیہ لیبارٹری کہاں ہے جہاں احسن بیگ چھپا ہوا ہے ——— دیکھو گل رُخ ! ——— تمہیں اغوا ہوئے تین ماہ ہو چکے ہیں ۔ اب تک ہم اس لئے خاموش رہے کہ تمہاری تلاش بڑے بھرپور انداز میں جاری تھی ۔ اس لئے تمہیں باہر لے جانا ہمارے لئے ممکن نہ تھا ——— دوسری بات یہ کہ ہم تمہیں کوئی ذہنی یا جسمانی تکلیف اس لئے نہ پہنچانا چاہتے تھے کہ ہم اس فارمولے سمیت تمہیں بھی اپنے ہیڈ کوارٹر بھجوانا چاہتے تھے تاکہ اس فارمولے پر تم سے مزید کام لیا جا سکے لیکن اب تمہاری تلاش ختم ہو چکی ہے ——— تمہارے باپ نے گریٹ لینڈ سے تربیت یافتہ جاسوس منگوا کر بھی تمہاری تلاش کرائی ہے ——— شاہ پور کے حکام اور وہاں کی پولیس سے تو ہمیں ویسے بھی کوئی خطرہ نہ تھا البتہ سنٹرل انٹیلی جنس کی خصوصی ٹیم بھی تمہیں تلاش کرتی رہی ۔ اس سے ہمیں یقیناً خطرہ تھا لیکن اب انہوں نے بھی کیس داخل دفتر کر دیا ہے ——— ادھر ہیڈ کوارٹر سے میری بات ہو گئی ہے ۔ ہیڈ کوارٹر نے اب اجازت دے دی ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو تم پر ہر قسم کا تشدد کیا جا سکتا ہے ——— ہیڈ کوارٹر کو اب تم سے زیادہ ٹی ۔ ایکس کا وہ فارمولا درکار ہے اور ہیڈ کوارٹر نے مجھے سختی سے حکم دیا ہے کہ اگر میں نے ایک ہفتے کے اندر یہ فارمولا حاصل نہ کیا تو وہ مجھے سزا بھی دے

سکتے ہیں اور تمہیں معلوم نہیں۔ لیکن میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ ہماری تنظیم
میں ہلکی سے ہلکی سزا موت ہوتی ہے۔ اس لئے آج آخری فیصلہ کر لو۔
اگر تم چاہتی ہو کہ تمہارے جسم کی ہڈیاں توڑی جائیں ـــ تمہارا یہ
خوبصورت جسم داغدار کر دیا جائے ـــ تمہاری عزت و عصمت جس کا
تم مشرقی لوگ بے حد خیال رکھتے ہو، پامال کر دی جائے ـــ تمہارے
اس خوبصورت چہرے کو اس قدر بدصورت بنا دیا جائے کہ لوگ تمہاری
شکل پر تھوکنا بھی پسند نہ کریں تو ٹھیک ہے۔ اب میں مجبوراً یہ سب
کام کر گزروں گا ـــ تمہیں ہر صورت میں اس لیبارٹری کے بارے
میں سب کچھ بتانا پڑے گا ـــ یا دوسری صورت یہ ہے کہ تم خود
ہی سب کچھ بتا دو تو میرا وعدہ کہ تمہارے جسم کو کوئی انگلی بھی نہ لگائے
گا" ـــ جیمز نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور گل رخ کا جسم
بے اختیار کپکپانے لگا۔

"اوہ ـ اوہ خدایا ـ میں کس عذاب میں پھنس گئی ہوں ـــ
یقین کرو اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں پہلے روز ہی تمہیں بتا دیتی۔ مجھے
قطعاً اس بارے میں معلوم نہیں ہے" ـــ گل رخ نے انتہائی
بے بسی کے عالم میں کہا۔

"سنو ـــ میں اگر چاہوں تو تمہیں ہیڈ کوارٹر بھجوا کر وہاں موجود
انتہائی جدید ترین مشینوں سے تمہارے ذہن میں موجود تمام معلومات
حاصل کر سکتا ہوں۔ لیکن اس سے دو نقصان ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ
تم ہمیشہ کے لئے ذہنی طور پر پاگل ہو جاؤ گی اور تمہیں گولی مارنی پڑ جائے
گی ـــ اور دوسرا نقصان یہ ہو گا کہ تم سے مزید کوئی کام نہ لیا جا سکے

گا۔ ورنہ آخری چارہ کار کے طور پر مجھے یہ سب کچھ کرنا پڑے گا۔ بہرحال
میں نے وہ فارمولا حاصل کرنا ہے اور ہر صورت میں کرنا ہے اور فوراً
کرنا ہے" ـــ جیمز کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"میں نے تمہیں بتایا ہے کہ احسن بیگ سے میری ملاقات ہوٹل
کے ایک فنکشن میں ہوئی تھی۔ وہ انتہائی گریس فل آدمی تھا اس لئے مجھے
وہ دوستی کے لئے پسند آیا اور میں نے اسے دوست بنا لیا لیکن یہ دوستی
صرف ایک ہفتہ قائم رہی ـــ احسن بیگ نے مجھے بتایا تھا کہ وہ
سائنسدان ہے اور گریٹ لینڈ میں کسی سائنس کانفرنس میں شرکت کرنے
آیا ہے اور پھر وہ واپس چلا گیا ـــ میں نے اس سے اس کا پتہ بھی
پوچھا تھا لیکن وہ ٹال گیا۔ بس اس کے بعد میں نے اسے پھر کبھی نہیں
دیکھا ـــ یہ تصویریں بھی اسی دوستی کے زمانے کی ہیں" ـــ گل رخ
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ باتیں تو تم مجھے دس ہزار بار بتا چکی ہو۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس
احسن بیگ کا ہمارے پاس تمہارے علاوہ اور کوئی کلیو نہیں ہے ـ اس
سائنس کانفرنس میں اس نے اس فارمولے کے بارے میں اشارات بتائے
تھے اور جب ہماری تنظیم کو اس بارے میں معلوم ہوا تو احسن بیگ غائب
ہو چکا تھا ـــ اس سے پہلے وہ ایک یونیورسٹی میں کبھی کبھار پڑھاتا بھی
تھا لیکن سائنس کانفرنس میں شرکت کے بعد اس نے پڑھانا ہی چھوڑ
دیا۔ اپنا آبائی مکان وہ پہلے ہی فروخت کر چکا تھا۔ اس کے ماں باپ
بھائی اور دوسرے کسی رشتہ دار کے بارے میں ہمیں کوئی معلومات نہیں
مل سکیں۔ اس لئے مجبوراً ہم نے تمہیں ٹریس کیا اور اغوا کر لائے۔ بہرحال

اگر یہ فرض بھی کرلیا جائے کہ تم نے اب تک جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے تو پھر تم اس کی تلاش میں میری مدد کرو ——— اور سنو! ——— میرا وعدہ ہے کہ اگر تمہاری مدد سے احسن بیگ کو ہم نے تلاش کرلیا تو تمہیں خاموشی سے واپس بھیج دیا جائے گا اور تم اپنے ماں باپ سے جاملو گی۔" جیمز نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"میرے ماں باپ تو شاید اب تک میرے غائب ہوجانے کے غم میں مر بھی چکے ہوں گے۔ لیکن اس کے باوجود تم بتاؤ کہ تم نے خود مجھے بتایا کہ تمہاری تنظیم بلیک تھنڈر بین الاقوامی تنظیم ہے اور انتہائی باوسائل اور مضبوط بھی ہے ——— تمہاری تنظیم اگر اُسے تلاش نہیں کرسکی تو میں کیسے تلاش کرسکتی ہوں۔ اگر اس کے باوجود تم اصرار کرو تو مجھے وہ طریقہ بتاؤ کہ جس سے میں اُسے تلاش کرسکتی ہوں تو میں اس عذاب سے نکلنے کے لئے اُسے تلاش کرنے میں تمہاری پوری طرح مدد کرنے کے لئے تیار ہوں" ——— گل رُخ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جن دنوں تمہاری اس سے دوستی رہی تھی ان دنوں کوئی خاص آدمی جو ان سے ملتا رہتا ہو" ——— جیمز نے کہا۔

"سوائے میرے بقول اس کے گریٹ لینڈ میں اس کا کوئی واقف ہی نہ تھا اور وہ سوائے رات کے جب وہ اپنے کمرے میں سونے چلا جاتا تھا مستقل میرے ساتھ رہتا تھا اور اس دوران کبھی کسی نے اس سے آشنائی کا اظہار تو ایک طرف بات تک نہ کی تھی ——— ارے ہاں! ——— ایک منٹ۔ اوہ ——— اوہ۔ مجھے یاد آرہا ہے۔ ایک بار میں اور وہ دونوں شاپنگ کرنے پرل شاپنگ مارکیٹ گئے تھے تو وہاں ایک سیلز مین اس سے خود

آکر ملا تھا اور اس سیلز مین سے مل کر احسن بیگ بھی بیحد خوش ہوا تھا اور احسن بیگ نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اس کا دور کا رشتہ دار ہے۔ اس کا نام سلیم رضا تھا اور پھر اس شاپنگ مارکیٹ کے ایک ریستوران میں وہ کافی دیر تک بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے۔ پھر ہم واپس آگئے ——— پہلے میرے ذہن میں واقعی یہ بات نہ آئی تھی۔ اب تمہارے کہنے پر اچانک یہ بات میرے ذہن میں آئی ہے" ——— گل رُخ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— تم آرام کرو۔ میں اس سلیم رضا کو چیک کرواتا ہوں"۔ جیمز نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا اور گل رُخ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یا اللہ تو رحیم و کریم ہے۔ مجھے اس عذاب سے نکالنے کی کوئی صورت پیدا کر" ——— گل رُخ نے انتہائی خشوع خضوع سے دعا مانگنی شروع کردی اور پھر وہ دیر تک دعائیں مانگتی رہی۔ آخر کار اُٹھ کر وہ ایک طرف پڑے بستر کی طرف بڑھ گئی۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ نہ صرف دروازہ باہر سے بند کردیا جاتا ہے بلکہ دروازے کے باہر دو مسلح آدمی چوبیس گھنٹے پہرہ بھی دیتے رہتے ہیں اس لئے سوائے لیٹنے اور سونے کے وہ اور کچھ بھی نہ کرسکتی تھی۔

"اس لڑکی گل رُخ کو آخر کار کیوں اغوا کیا گیا ہو گا" —— بلیک زیرو نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی بات سمجھ میں آجاتی تو بات آگے نہ بڑھ جاتی —— شاہ پور جا کر میں نے اور جولیا نے واقعی اس اغوا کے بارے میں بے پناہ محنت کی ہے لیکن کوئی معمولی سا سراغ بھی نہیں مل سکا" —— عمران نے اُلجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"بلیک تھنڈر جیسی تنظیم اُسے اغوا کرنے کے بعد وہاں شاہ پور میں تو بیٹھی نہ رہی ہو گی —— ہو سکتا ہے وہ اسے کسی غیر ملک لے گئے ہوں" بلیک زیرو نے کہا۔

"ایئرپورٹ کا پورا ریکارڈ چیک کر لیا ہے میں نے —— وہاں سے بھی کوئی کلیو نہیں ملا —— سارے ہوٹلز بھی چھان مارے ہیں —— پراپرٹی ڈیلرز کے ذریعے ایسی تمام کوٹھیوں کے بارے میں بھی معلومات حاصل

کر لی ہیں اور جہاں غیر ملکی رہتے ہیں انہیں بھی چیک کر لیا گیا ہے —— کہیں بھی گل رُخ کا پتہ نہیں چل سکا" —— عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر اب کیا پلاننگ کی ہے آپ نے" —— ؟ بلیک زیرو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اُسے تلاش تو بہر حال کرنا ہے اس لئے کہ اس میں بلیک تھنڈر تنظیم ملوث ہے —— اور بلیک تھنڈر جیسی تنظیم کسی چھوٹے موٹے کام میں ہاتھ نہیں ڈالتی —— یقیناً کوئی بڑا مشن ہو گا اور ظاہر ہے یہ مشن پاکیشیا کے خلاف ہی ہو گا" —— عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔

"ٹائیگر کی کال ہے۔ ہو سکتا ہے اس نے کوئی کلیو ڈھونڈ نکالا ہو —— وہ ان معاملات میں خاصا تیز ہے" —— عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ اپنی مخصوص فریکونسی اس نے پہلے ہی اس پر ایڈجسٹ کر رکھی تھی۔

"ہیلو ہیلو —— ٹائیگر کالنگ۔ اوور" —— بٹن آن ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور" —— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس! —— میں نے گل رُخ کا ایک مبہم سا کلیو تلاش کر لیا ہے۔ اوور" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران چونک پڑا۔

"تفصیل بتاؤ۔ تمہید مت باندھا کرو۔ اوور" —— عمران نے

کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــــ گل رخ کے حلیئے کی ایک لڑکی کو ایک کار میں بیٹھے دیکھا گیا ہے۔ اس کے ساتھ دو غیر ملکی تھے ـــــ کار یہاں کی ایک ورکشاپ میں مرمت کے لئے آئی تھی۔ ورکشاپ کے فورمین نے بتایا ہے کہ لڑکی نیم بیہوشی کے عالم میں تھی اور ان غیر ملکیوں نے اسے بتایا تھا کہ اس پر ایسے دورے پڑتے رہتے ہیں۔ وہ اسے ہسپتال لے جا رہے تھے کہ کار میں اچانک خرابی پیدا ہو گئی اور انہیں اس ورکشاپ میں آنا پڑا ـــــ بہرحال فورمین کے مطابق خرابی ٹیکنیکل سی تھی جو زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں ٹھیک ہو گئی اور وہ لوگ کار لے کر واپس چلے گئے ـــــ میں نے کار کے بارے میں اس سے تفصیلات حاصل کیں اور مزید تحقیقات کی تو پتہ چلا کہ یہ کار ایک مقامی کمپنی سے ہائر کی گئی تھی اور ضمانت کے طور پر نقد رقم دی گئی تھی۔ پھر دو روز بعد کار واپس کر دی گئی اور رقم واپس لے لی گئی ـــــ کار لینے والے کا جو پتہ درج تھا وہ فرضی ثابت ہوا ہے۔ اوور" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان غیر ملکیوں کے حلیئے معلوم کئے تم نے۔ اوور" ـــــ ؟ عمران نے پوچھا۔

"یس سر ـــــ لیکن فورمین نے اپنے پیشے کے لحاظ سے کار کا تو بھرپور انداز میں جائزہ لیا تھا لیکن ان غیر ملکیوں کے حلیئے وہ تفصیل سے نہیں بتا سکا۔ جو کچھ اس نے بتایا ہے اس کے مطابق تو ہر غیر ملکی کا حلیہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ البتہ اس نے فوٹو کو دیکھ کر پہچان لیا کہ اس نے

اس لڑکی کو کار میں دیکھا تھا۔ اوور" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس ورکشاپ کو چیک کیا ہے تم نے۔ اوور" ـــــ ؟ عمران نے پوچھا۔

"نیشنل آٹو ورکشاپ انڈس روڈ پر ہے۔ بہت بڑی آٹو ورکشاپ ہے۔ مجھے اچانک خیال آگیا تھا۔ اس لئے میں نے چیکنگ کی سوچی اور پھر پہلی ہی ورکشاپ میں اس بات کا علم ہو گیا۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور" ـــــ ؟ عمران نے پوچھا۔

"اسی ورکشاپ کے قریب ایک ریستوران کے باتھ روم سے آپ کو کال کر رہا ہوں ـــــ میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے آپ خود اس فورمین سے بات کریں تو میں یہیں رہوں۔ اوور" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں وہیں پہنچ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"گھپ اندھیرے میں روشنی کی کوئی کرن تو نمودار ہوتی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار نیشنل آٹو ورکشاپ کے بڑے سے گیٹ کے سامنے پہنچ چکی تھی۔ اس نے کار ایک طرف روکی اور پھر جیسے ہی وہ نیچے اترا، ایک طرف سے ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ آیا۔

"فورمین کی ڈیوٹی ختم ہو گئی ہے۔ وہ اپنے گھر جا چکا ہے ——— میں نے اس کے گھر کا پتہ معلوم کر لیا ہے۔ کھجور محلے میں وہ رہتا ہے۔ میں آپ کا انتظار کر رہا تھا" ——— ٹائیگر نے قریب آ کر کہا۔

"تمہارے پاس رسی ہے" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"رسی ——— نہیں ——— رسی کا کیوں پوچھ رہے ہیں آپ" ——— ؟ ٹائیگر نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر کھجور پر کیسے چڑھو گے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ کار میں بیٹھ گیا اور ٹائیگر بھی ہنستا ہوا کار کا دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور عمران نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔

"تمہاری کار کہاں ہے" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"وہ اس ریستوران کے سامنے کھڑی ہے جہاں سے میں نے آپ کو کال کی تھی۔ میں بعد میں وہاں سے لے لوں گا" ——— ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک متوسط طبقے کی پرانی آبادی میں پہنچ گئے جو کھجور محلے نام سے مشہور تھی۔

"کیا پتہ ہے اس کا" ——— ؟ عمران نے کار کو ایک کھلی جگہ کی طرف موڑتے ہوئے پوچھا۔

"سنہری مسجد ہے اس محلے میں ——— اس کے ساتھ ہی مکان ہے فورمین کا نام محمد بشیر ہے" ——— ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے کار روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ دوسری

طرف سے ٹائیگر بھی نیچے اترا تو عمران نے کار لاک کی اور پھر وہ دونوں کچھ دور موجود ایک دکان کی طرف بڑھ گئے تاکہ وہاں سے سنہری مسجد کا محل وقوع معلوم کر سکیں اور پھر تھوڑی سی تگ و دو کے بعد وہ فورمین محمد بشیر کا گھر تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ محمد بشیر گھر پر ہی مل گیا لیکن وہ ٹائیگر اور عمران کو اپنے دروازے پر کھڑے دیکھ کر اس قدر حیرت زدہ سا ہو گیا کہ جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"آپ اور یہاں ——— آپ نے میرا گھر کیسے تلاش کر لیا" ——— ؟ محمد بشیر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نیت نیک ہو تو اللہ تعالیٰ بھی مدد کرتا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بیٹھک کا دروازہ کھولتا ہوں لیکن آپ کو چند منٹ انتظار کرنا ہو گا کیونکہ ———" محمد بشیر نے قدرے ہچکچاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"اس تکلیف کی ضرورت نہیں ہے ——— ہم کسی ہوٹل میں بیٹھ سکتے ہیں۔ ہم نے تم سے صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں اور اس کا تمہیں معقول معاوضہ بھی دیا جائے گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک بڑا سا نوٹ نکالا اور خاموشی سے محمد بشیر کے ہاتھ میں دے دیا۔

"اوہ۔ نہیں جناب ——— آپ میرے گھر آئے ہیں۔ میرے مہمان ہیں۔ میں یہ رقم آپ سے نہیں لے سکتا۔ بلکہ آپ کی مہمان نوازی میرا

فرض ہے" ـــــ محمد بشیر نے جلدی سے نوٹ واپس کرتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے گھر کے اندر چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے بیٹھک کا دروازہ کھولا اور انہیں اندر آنے کے لئے کہا۔

"میری بیوی بیمار ہے اور آرام کے لئے اسی کمرے میں لیٹتی ہے اس لئے آپ کو چند منٹ انتظار کرنا پڑا۔ میں شرمندہ ہوں ـــ آپ بیٹھیں" ـــــ محمد بشیر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ بیٹھک کی حالت بتا رہی تھی کہ فورمین محمد بشیر کی آمدنی بس واجبی سی ہے لیکن بہرحال وہ ایک باضمیر اور باعزت آدمی تھا۔

"بشیر صاحب! ـــ آپ نے میرے ساتھی کو اس کار کے بارے میں تفصیلات بتائی ہیں جس میں وہ لڑکی نیم غشی کی حالت میں موجود تھی ـــــ وہ کار تو ایک کمپنی کی ملکیت تھی۔ وہاں سے تو کچھ معلوم نہیں ہو سکا ـــــ لڑکی کو باقاعدہ اغوا کیا گیا تھا اور ہم اس لڑکی کی تلاش میں ہیں۔ آپ نے ان غیر ملکی افراد کے جو حلیئے بتائے ہیں وہ بھی عام سے ہیں۔ اگر آپ ذہن پر زور دے کر کوئی ایسی بات بتا دیں جس سے ان غیر ملکیوں کو تلاش کیا جا سکے تو آپ اس لڑکی کے انتہائی دکھی والدین کی دعائیں بھی حاصل کر لیں گے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی آپ کو اس کار خیر کی جزا ملے گی" ـــــ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہی فورمین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کا تعلق پولیس سے ہے" ـــــ فورمین نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں ـــ ہم اس لڑکی کے باپ کی طرف سے اس کی تلاش کا کام

کر رہے ہیں اور اس کا ہم باقاعدہ معاوضہ لے رہے ہیں۔ اسی لئے میں نے آپ کو یہ نوٹ دیا ہے کہ آپ نے بہرحال ہمیں ایک کلیو دیا ہے۔ اس لئے آپ اس کے حقدار ہیں" ـــــ عمران نے دوبارہ جیب سے نوٹ نکالتے ہوئے کہا۔

"رہنے دیجئے جناب! ـــ میں خود جوان بیٹیوں کا باپ ہوں کسی کی جوان بیٹی اغوا ہو جائے اور میں اس کی تلاش میں مدد کے لئے رقم لوں ـــ مجھے یہ گوارا نہیں ہے" ـــــ فورمین محمد بشیر نے کہا اور عمران نے نوٹ واپس جیب میں ڈال لیا۔

اسی لمحے ایک لڑکا کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے عمران اور ٹائیگر کو سلام کر کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک ایک بوتل ان دونوں کے سامنے رکھی اور پھر تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"لیجئے" ـــ فورمین نے کہا اور عمران نے خاموشی سے بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔

"ایک بات میرے ذہن میں آ رہی ہے۔ ہو سکتا ہے اس سے آپ کو ان غیر ملکیوں کی تلاش میں کوئی مدد مل سکے۔ چونکہ میں طویل عرصے سے اس ورکشاپ میں کام کر رہا ہوں اور ویسے بھی میٹرک پاس ہوں اور اس ورکشاپ میں زیادہ تر غیر ملکی ہی کاریں مرمت کرانے آتے ہیں اس لئے میں انگریزی روانی سے بول تو نہیں سکتا لیکن سمجھ اچھی طرح لیتا ہوں۔ جب میں کار مرمت کر رہا تھا تو ان دونوں غیر ملکیوں نے آپس میں بات چیت کرتے ہوئے کہا تھا کہ اب احسن بیگ اور اس کی لیبارٹری کا جلد پتہ لگ جائے گا" ـــــ فورمین نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اور کیا باتیں ہوئی تھیں ان کے درمیان؟" ۔۔۔ عمران نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ان میں سے ایک کا نام جیمز لیا گیا تھا جب کہ دوسرے کا نام جارج تھا ۔۔۔ وہ کسی ہیڈ کوارٹر کی بات کر رہے تھے اور ہاں! انہوں نے کسی ٹی۔ ایکس فارمولے کا ذکر بھی کیا تھا۔ بہرحال یہ باتیں کار مرمت کرتے ہوئے میرے کانوں میں پڑی تھیں جو اب ذہن پر زور دینے کی وجہ سے میرے ذہن میں آئی ہیں اور وہ دونوں شاید میرے ساتھ کھڑے اس لئے اطمینان سے باتیں کر رہے تھے کہ ان کا خیال تھا کہ میں انگریزی زبان سے قطعی نابلد ہوں" ۔۔۔ فورمین محمد بشیر نے کہا۔

"اور کچھ ۔۔۔ اور کوئی بات؟" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں ۔۔۔ اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں بتا سکتا ۔۔۔ اگر مجھے ذرا بھی شک ہو جاتا کہ لڑکی بیمار نہیں ہے بلکہ اغوا شدہ ہے تو میں لازماً پولیس کو اطلاع کر دیتا۔ لیکن وہ دونوں اپنے لباس، انداز اور شکل و صورت سے معزز افراد لگ رہے تھے اس لئے مجھے ذرا سا بھی شک نہ ہو سکا" ۔۔۔ فورمین نے جواب دیا۔

"لڑکی کے جسم پر کس قسم کا لباس تھا" ۔۔۔ عمران نے پوچھا تو فورمین بے اختیار چونک پڑا۔

"اس نے پاجامہ اور قمیض پہن رکھی تھی لیکن اوپر اس نے ایک بڑا سا کوٹ پہن رکھا تھا جس پر خوبصورت پھول بنے ہوئے تھے" ۔۔۔ فورمین نے جواب دیا۔

"او۔کے ۔۔۔ آپ کا بے حد شکریہ ۔۔۔ ہماری کار یہاں سے کافی دور ہے اور ہمارے لئے اب راستہ تلاش کرنا مشکل ہے۔ اس لئے آپ اپنے صاحبزادے کو ہمارے ساتھ بھجوا دیجئے" ۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھ کر بڑے گرمجوشانہ انداز میں فورمین سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو خود چھوڑ آتا ہوں" ۔۔۔ محمد بشیر نے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ آپ اپنے صاحبزادے کو بھجوا دیں۔ پلیز" ۔۔۔ عمران نے کہا تو محمد بشیر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس کے لڑکے کے ساتھ جس نے انہیں بوتلیں لا کر دی تھیں اس کے گھر سے واپس اپنی کار کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ٹائیگر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ عمران کی یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی کہ اُسے راستہ یاد نہیں رہا۔ حالانکہ راستہ سیدھا اور صاف تھا لیکن ظاہر ہے اس لڑکے کے سامنے وہ عمران سے پوچھ نہ سکتا تھا اس لئے خاموشی سے ساتھ چلا جا رہا تھا۔

عمران نے کار میں پہنچ کر ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں رکھا ہوا ایک پیکٹ نکال کر اس نے لڑکے کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ پیکٹ اپنے والد کو دے دینا" ۔۔۔ عمران نے پیکٹ لڑکے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جی اچھا" ۔۔۔ لڑکے نے معصومیت سے کہا اور سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ عمران نے کار سٹارٹ کی اور اُسے آگے بڑھا دیا۔

"اس پیکٹ میں نوٹ تھے باس؟" ۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں! ۔۔۔ فورمین غیرت مند آدمی ہے لیکن اس کے حالات خاصے

خراب ہیں ___ پھر اس نے واقعی ہماری مدد کی ہے اس لئے یہ اس کا حق تھا ____ اب وہ چونکہ ہمیں تلاش نہ کر سکے گا اس لئے اُسے اب یہ نوٹ لینے ہی پڑیں گے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اسی لئے آپ اس کے لڑکے کو ساتھ لے آئے تھے ___ میں حیران ہو رہا تھا کہ راستہ تو صاف اور سیدھا ہے پھر آپ نے لڑکے کو ساتھ کیوں لے لیا ہے" ____ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے باس" ____ ؟ محلے کی حدود سے باہر آتے ہی ٹائیگر نے پوچھا۔

"میں تمہیں اس ریستوران میں ڈراپ کر دیتا ہوں جہاں تمہاری کار موجود ہے ____ تم ان غیر ملکیوں کی تلاش جاری رکھو ____ یہ ورکشاپ والا آئیڈیا بھی تم نے خوب سوچا تھا۔ اسی طرح شاید کوئی اور آئیڈیا تمہارے ذہن میں آجاتے" ____ عمران نے کہا۔

"اوہ ___ تو پھر آپ مجھے چوک پر ڈراپ کر دیں ___ میں ٹیکسی میں چلا جاؤں گا" ____ ٹائیگر نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے اگلے چوک پر اُسے اتار دیا اور پھر کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر دانش منزل پہنچ چکا تھا۔

"کچھ پتہ چلا عمران صاحب" ____ بلیک زیرو نے عمران کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی پوچھا۔

"ہاں! ___ بات کچھ آگے بڑھی ہے ____ کسی ٹی۔ ایکس فارمولے

اور کسی احسن بیگ اور لیبارٹری کی بات سامنے آئی ہے" ____ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹی۔ ایکس فارمولا ___ یہ کونسا فارمولا ہے" ____ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نام کے لحاظ سے تو اس کا تعلق بحریہ سے لگتا ہے" ____ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ____ دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب" ____ عمران کا لہجہ اسی طرح بے حد سنجیدہ تھا۔

"اوہ تم ___ خیریت ہے۔ بے حد سنجیدہ ہو" ____ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"ایک اہم اُلجھن درپیش ہے۔ آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ کوئی احسن بیگ نام کے سائنسدان سے بھی آپ واقف ہیں جو کسی خفیہ لیبارٹری میں کام کر رہا ہو اور کسی ٹی۔ ایکس فارمولے سے اس کا تعلق ہو" ____ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹی۔ ایکس فارمولا ___ اوہ۔ اس کے متعلق میرے ذہن میں ایک خاکہ موجود تو ہے لیکن مجھے یاد نہیں آرہا کہ کیسے میرے ذہن میں موجود ہے۔ جہاں تک احسن بیگ کا تعلق ہے یہ نام بھی میرے ذہن میں ہے۔ تم ایسا کرو کہ مجھے آدھے گھنٹے بعد فون کرنا۔ میں اس دوران معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہوں کہ یہ سب کچھ کہاں سے میرے ذہن میں آیا ہے" ____ سرداور نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

گُل رُخ کو مزید دو روز تک جیمز کی آمد کا انتظار کرنا پڑا۔ لیکن دو
روز بعد جب جیمز واپس آیا تو اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں
"ہم نے احسن بیگ کو تلاش کر لیا ہے گل رُخ ——— تمہاری اس
کے رشتہ دار کی دی ہوئی ٹپ خاصی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ احسن بیگ
نے اُسے اپنا ایک خاص فون نمبر دے آیا تھا ——— اس فون نمبر پر
احسن بیگ سے ہمارے سامنے اس آدمی سلیم رضا نے بات بھی کی تھی ا
ہمارے کہنے پر سلیم رضا نے اس سے ملنے کی بات کی اور اس کا پتہ پوچھا
تو احسن بیگ نے کہا کہ وہ انتہائی مصروف ہے اس لئے وہ کم از کم دو
تک کسی سے نہیں مل سکتا ——— اور ساتھ ہی اس نے یہ کہا تھا کہ دو
تک سلیم رضا اُسے فون بھی نہ کرے اور اس کے بعد رابطہ ختم ہو گیا —
ہم نے یہاں آکر اس فون نمبر کو چیک کرنے کی بے حد کوشش کی۔
لیکن ایکس چینج میں یہ نمبر ہی نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نمبر

مدد سے احسن بیگ کو ٹریس نہیں کیا جا سکتا ——— اب یہ تمہاری ذمہ داری
ہے کہ تم اس فون پر احسن بیگ سے بات کرو۔ تم اسے کہہ سکتی ہو کہ تم
نے یہ فون نمبر سلیم رضا سے حاصل کیا ہے اور تم اُسے ملنے پر مجبور کر دو۔
ہم تمہاری اس سے ملاقات کا بندوبست کرائیں گے اور پھر جیسے
ہی یہ ملاقات ہو گی تمہیں فوری طور پر تمہارے والدین کے پاس
بھجوا دیا جائے گا" ——— جیمز نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں اس سے بات کرنے کے لئے تیار ہوں۔
مجھے یقین ہے کہ میں اُسے ملاقات پر آمادہ کر لونگی" ——— گل رخ
نے کہا اور جیمز نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک کارڈلیس فون
نکالا اور اس پر بٹن پریس کر کے اس کے فون پیس گل رُخ کی
طرف بڑھا دیا۔
"یس" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔
"گل رُخ رسالت بول رہی ہوں" ——— گل رُخ نے کہا۔
"اوہ ——— اوہ تم گل رُخ ——— میں احسن بیگ بول رہا ہوں ۔ تم
نے میرا فون نمبر کیسے حاصل کر لیا" ——— دوسری طرف سے انتہائی
حیرت بھری آواز سنائی دی۔
"تمہارے رشتہ دار سلیم رضا سے ——— کیوں ——— میں نے کوئی غلطی
کی ہے ——— تم تو انتہائی کٹھور آدمی ثابت ہوئے ہو۔ جاتے وقت
مجھے اپنا فون نمبر بھی نہیں دے گئے ——— میں یہاں دارالحکومت
سے بات کر رہی ہوں" ——— گل رُخ نے اٹھلاتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ یہ بات نہیں گل رُخ! جو تم سوچ رہی ہو ——— میں نے

تمہیں بتایا تھا کہ میں سائنسدان ہوں اور ان دنوں میں ایک انتہائی
اہم ریسرچ میں مصروف ہوں اور مجھے اسے فائنل کرنے میں کم از کم
دو ماہ مزید لگیں گے ___ پھر میں تمہیں خود تلاش کر کے تم سے ملوں گا"
دوسری طرف سے احسن بیگ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دو ماہ بہت طویل عرصہ ہے ___ تم میں نجانے کیا کشش ہے
کہ میں تم سے ایک بار پھر ملنے کے لئے بیتاب ہو رہی ہوں ۔ کیا
تم میری خاطر آدھا گھنٹہ نہیں نکال سکتے ___ میں اس سے زیادہ
وقت نہیں لوں گی ۔ صرف ایک کپ کافی اکٹھے پیئیں گے اور وعدہ
کہ پھر دو ماہ تک میں تمہیں فون نہیں کروں گی ___ پلیز احسن" ___
گل رخ نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا ۔ ٹھیک ہے ___ تم ایسا کرو کہ شام چھ بجے ہوٹل شیرٹن
کے ریستوران میں آ جاؤ ۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گا ___ اب میں تمہاری
بات تو نہیں ٹال سکتا" ___ دوسری طرف سے احسن بیگ نے جواب دیا

"اوہ ۔ شکریہ احسن ___ میں پہنچ جاؤں گی ۔ تم فکر نہ کرو ___
خدا حافظ" ___ گل رخ نے کہا اور بٹن آف کر دیا۔

"شکریہ گل رخ ! ___ تم نے واقعی تعاون کیا ہے ___ تم فکر
نہ کرو ۔ میں تم سے کیا ہوا وعدہ ہر حالت میں پورا کروں گا" ___ جیمز
نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے فون پیس واپس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا میں تیار ہو جاؤں ہوٹل جانے کے لئے" ___ گل رخ نے
امید بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔ فی الحال تمہارا وہاں جانا مناسب نہیں ہے ___ ؟

احسن بیگ کو تمہارا نام لے کر یہاں لے آئیں گے اور پھر تم دونوں کو
یہاں سے اکٹھے ہی واپس بھجوا دیں گے ___ تم آرام کرو" ___ جیمز
نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔ گل رخ
دانت بھینچ کر خاموش ہو گئی ۔ ظاہر ہے اس کے سوا وہ اور کر بھی
کیا سکتی تھی ۔ لیکن پھر تقریباً چار روز گزر گئے لیکن نہ ہی جیمز واپس
آیا اور نہ احسن بیگ کے بارے میں کچھ علم ہو سکا ۔ کھانا لانے والا
ایک گونگا اور بہرہ آدمی تھا اس لئے گل رخ اس سے بھی کچھ نہ
پوچھ سکتی تھی لیکن چار روز بعد اچانک دروازہ کھلا تو کرسی پر بیٹھی ہوئی
گل رخ چونک پڑی ۔ ایک مقامی آدمی دروازے پر موجود تھا۔

"مس گل رخ ۔ آیئے ! ___ آپ کی رہائی کا حکم دے دیا گیا
ہے ___ آیئے ۔ میں آپ کو آپ کے گھر چھوڑ آؤں" ___ اس
آدمی نے سپاٹ لہجے میں کہا تو گل رخ اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی
اس کے چہرے پر جیسے مسرتوں کا طوفان سا امڈ آیا تھا۔

"کیا ۔ کیا واقعی ___ کیا تم سچ کہہ رہے ہو" ___ ؟ گل رخ نے
یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں ___ باس نے آپ کی رہائی کا حکم دے
دیا ہے ___ آیئے ۔ دیر نہ کیجئے" ___ اس آدمی نے کہا اور گل رخ
تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"یہ لیجئے ۔ یہ سیاہ نقاب چہرے پر چڑھا لیجئے ___ یہ باس کا
حکم ہے تاکہ آپ کسی کو ہمارے اس اڈے کے بارے میں معلومات
نہ دے سکیں" ___ اس آدمی نے کہا اور ایک نقاب جیب سے

نکال کر اس نے گل رُخ کی طرف بڑھا دیا۔ گل رُخ نے جلدی سے نقاب چہرے پر چڑھایا تو اب اس کی آنکھوں کے سامنے مکمل اندھیرا تھا۔ اس آدمی نے اس کا بازو پکڑا اور اُسے کئی راہداریوں میں گھمانے اور کئی بار سیڑھیاں چڑھانے اور اتارنے کے بعد ایک کار میں پہنچا دیا گیا اور کار روانہ ہو گئی۔ کار تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل سفر کرتی رہی اور پھر اچانک رُک گئی۔

"اب نقاب اتار دیجئے" ____ اسی آدمی کی آواز سنائی دی او گل رُخ نے جو کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی، جلدی سے نقاب اتار دیا۔

"کار سے اتر جائیے اور سنیئے ____ باس نے کہا ہے کہ آپ کی زندگی اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اگر آپ نے زبان کھولی تو آپ کی زندگی کا چراغ ایک لمحے میں بجھا دیا جائے گا ____ ہمارے آدمی ہر وقت آپ کے اردگرد سائے کی طرح رہیں گے" ____ اس آدمی نے جو کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا، انتہائی سخت لہجے میں گل رُخ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے ____ میں کسی کو کچھ نہ بتاؤں گی ____ اپنے باس میری طرف سے شکریہ ادا کر دینا" ____ گل رُخ نے جلدی سے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اُتر آئی اور کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کی عقبی سرخ بتیاں ایک موڑ کاٹ کر اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئیں۔ رات کا وقت تھا اور جہاں گل رُخ تھی وہاں ہر طرف گھپ اندھیرا تھا۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا

جیسے وہ اندھیرے کے وسیع سمندر میں اکیلی کھڑی ہو۔ کسی طرف بھی کوئی روشنی نظر نہ آ رہی تھی اور آسمان پر چونکہ گہرے بادل چھائے ہوئے تھے اس لئے چاند کی روشنی بھی موجود نہ تھی۔

اچانک نقاب اتارنے اور پھر گھپ اندھیرے کی وجہ سے پہلے تو اُسے کچھ نظر نہ آیا۔ اُسے ابھی تک یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس نے نقاب ابھی پہن رکھا ہو۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ جب اس کی آنکھیں اندھیرے سے قدرے مانوس ہو گئیں تو اُسے اردگرد کے ماحول کا احساس ہونے لگ گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک درمیانی انداز کی سڑک پر کھڑی ہے اور اس سڑک کے دونوں طرف کھیتوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا ہے لیکن ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ چونکہ کار کی عقبی روشنیاں کچھ دُور جا کر اُسے مڑتی ہوئی نظر آئی تھیں اس لئے وہ سمجھ گئی تھی کہ وہاں سڑک یقیناً مڑ جاتی ہو گی چنانچہ وہ ادھر کو چل پڑی۔ اور پھر واقعی وہاں پہنچ کر اس نے سڑک کو موڑ کاٹ کر دائیں ہاتھ کی طرف جاتے دیکھا اور وہاں سے دائیں ہاتھ پر کافی دُور اُسے ٹمٹماتی ہوئی روشنیاں بھی نظر آنے لگ گئیں تھیں ____ وہ تیزی سے ان روشنیوں کی طرف بڑھ گئی۔

جب وہ ان روشنیوں کے قریب پہنچی تو اس نے دیکھا کہ یہ سڑک وہاں بڑی سڑک سے جا کر ملتی تھی اور وہاں چند چھوٹی چھوٹی کھانے پینے کی دکانیں تھیں۔ شاید یہ بس اڈا یا کوئی بس سٹاپ تھا۔ وہ تیزی سے ایک دکان کی طرف بڑھ گئی۔ دکان پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر اُسے دیکھا اور حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا جیسے اُسے

سمجھ نہ آ رہی ہو کہ جب کوئی بس یا کار بھی نہیں آئی تو پھر اچانک اندھیرے میں سے یہ نوجوان لڑکی کہاں سے نمودار ہو گئی۔

"یہ کونسا اڈا ہے" ——؟ گل رُخ نے ہوٹل میں داخل ہوتے ہوئے اس ادھیڑ عمر آدمی سے پوچھا۔

"اعظم نگر —— لیکن آپ کہاں سے تشریف لائی ہیں —— آپ کی کار یا بس تو مجھے نظر نہیں آئی" —— ادھیڑ عمر آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری کار یہاں سے کافی دُور خراب ہو گئی ہے اور مجھے پیدل چل کر یہاں تک آنا پڑا ہے —— مجھے دارالحکومت جانا ہے۔ کیا کوئی بس یا کوئی اور سواری مل سکے گی" ——؟ گل رُخ نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک گھنٹے بعد بس آئے گی دارالحکومت جانے والی —— وہ صبح آپ کو دارالحکومت پہنچا دے گی —— عام طور پر تو اس بس میں سیٹ خالی نہیں ہوتی۔ لیکن میں ڈرائیور کو کہہ کر آپ کو مناسب سیٹ دلوا دُوں گا —— آپ تشریف رکھیں —— کھانا یا چائے اگر آپ پسند کریں تو میں آپ کو دے دوں" —— اُدھیڑ عمر نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں —— میرے پاس اتفاق سے کوئی پیسہ نہیں ہے۔ میں اپنا پرس گھر بھول آئی تھی" —— گل رُخ نے شرمندہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ —— کوئی بات نہیں محترمہ —— آپ میری مہمان ہیں۔ آپ

بے فکر ہو کر کھائیں پئیں —— میری بیٹی بھی آپ جتنی ہے۔ اس لئے آپ بھی میری بیٹی ہیں —— میں کرایہ بھی ڈرائیور کو دے دونگا۔ آپ فکر نہ کریں" —— ادھیڑ عمر نے انتہائی پُرخلوص لہجے میں جواب دیا تو گل رُخ کے چہرے پر انتہائی تشکرانہ جذبات اُبھر آئے۔ اس نے اس اُدھیڑ عمر دکاندار کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور پھر صرف چائے پینے پر ہی اصرار کیا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی کہ مشرق کے لوگ کس قدر ہمدرد، مخلص اور پاکیزہ ذہن کے ہوتے ہیں۔ اگر وہ ان حالات سے مغربی ملک میں دوچار ہوتی تو اس کے گرد سوائے بھوکے بھیڑیئے نما انسانوں کے ایک ہجوم کے اور کچھ نہ ہوتا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ناشتے کے انتظار میں اخبار
پڑھنے میں مصروف تھا۔ اب تک نہ ہی گل رُخ کا کچھ پتہ چل سکا تھا
اور نہ ہی اس احسن بیگ کے متعلق۔

سرداور نے اُسے بتایا تھا کہ ایک سائنس کانفرنس کی رپورٹ انہوا
نے پڑھی تھی جس میں ٹی۔ ایکس فارمولے اور احسن بیگ کا ذکر تھا اور
پھر عمران نے خود لیبارٹری جاکر وہ رپورٹ بھی ان سے حاصل کر لی تھی
اس رپورٹ میں احسن بیگ کی تقریر درج تھی جس میں اس نے ایٹمک
آبدوز میں ٹی۔ ایکس نامی ایک ایسے آلے کی بابت بتایا تھا جس سے یہ
آبدوز مکمل طور پر ناقابلِ تسخیر ہو سکتی تھی۔ اس پر ایٹمک فائر بھی اثر نہ
کر سکتا تھا لیکن رپورٹ میں صرف اشارات تھے۔ عمران نے اس
رپورٹ کی مدد سے گریٹ لینڈ میں ہونے والی سائنس کانفرنس کے
منتظمین سے بھی رابطہ قائم کیا لیکن احسن بیگ کے موجودہ پتہ کا علم نہ ہ

نا تھا جو پتہ منتظمین کے پاس موجود تھا وہ واقعی کسی دَور میں احسن بیگ
نامی آدمی کا تھا لیکن پھر اس نے وہ مکان فروخت کر دیا تھا اور اس
کے بعد اس کا کہیں پتہ نہ چل سکا تھا۔ گریٹ لینڈ سے اُسے یہ اطلاع
بھی مل گئی تھی کہ گل رُخ اور احسن بیگ کو وہاں کئی دنوں تک اکٹھا بھی
دیکھا گیا تھا لیکن اس سے بھی اُسے کوئی مدد نہ ملی تھی البتہ یہ بات
بہرحال واضح ہو گئی تھی کہ بلیک تھنڈر اس احسن بیگ اور اس کے
فارمولے ٹی۔ ایکس کی تلاش میں ہے اور اسی لئے اس نے گل رُخ
کو بھی اغوا کیا ہے۔

عمران نے بطور ایکسٹو سیکرٹری وزارت سائنس سے بھی بات کی
تھی لیکن وہ بھی کسی احسن بیگ اور اس کی خفیہ لیبارٹری سے واقف
نہ تھے۔ اس سے عمران اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ احسن بیگ نے یقیناً اپنا
آبائی محل نما مکان فروخت کر کے پرائیویٹ طور پر اپنی خفیہ لیبارٹری
بنائی ہوئی ہو گی اور وہ وہاں اپنے طور پر اس ٹی۔ ایکس فارمولے پر
ریسرچ میں مصروف ہو گا۔ بہرحال سیکرٹ سروس احسن بیگ اور اس
کی لیبارٹری کی تلاش میں مصروف تھی لیکن ابھی تک اس کا کچھ
پتہ نہ چل سکا تھا۔ آج عمران کا خیال تھا کہ وہ ناشتے کے بعد رسالت
خان سے ملے گا اور ان سے احسن بیگ کے بارے میں بات کرے گا
شاید وہ اس کے متعلق کچھ جانتے ہوں۔ سلیمان ناشتہ تیار کرنے میں
مصروف تھا اس لئے اس دوران اس نے اخبار پڑھنا شروع کر دیا
تھا۔ اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ارے اس قدر صبح صبح اخراجات شروع کر دیئے"۔۔۔ عمران

نے چونک کر اخبار ایک طرف رکھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

"سارے آپ کی طرح تو نہیں ہیں کہ بل کے خوف کی وجہ سے کال رسیو کرنے سے بھی ڈرتے ہیں"۔۔۔۔ دروازے سے ٹرالی دھکیل کر اندر داخل ہوتے ہوئے سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ان کے بل کی ادائیگی بادرچیوں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ سودا سلف لاتے میں دکانداروں سے جو کمیشن وصول کرتے ہیں اس میں بل بھی ادا کریں ۔۔۔۔ تمہاری طرح نہیں کہ بل میرے ذمہ ڈال رکھا ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ فون کی گھنٹی اس دوران مسلسل بج رہی تھی۔

"چلیے سودا سلف آپ لایا کیجیے۔ بل میں ادا کر دوں گا ۔۔۔۔ طے ہو گیا"۔۔۔۔ سلیمان نے ناشتے کا سامان میز پر لگاتے ہوئے کہا۔

"بالکل طے ہو گیا ۔۔۔ بس ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ سودا سلف کی رقم مجھے دے دیا کرو"۔۔۔۔ عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"رقم ۔۔ ہونہہ ۔۔ دکانداروں نے جب آپ کی شکل دیکھ لی تو پھر واپسی مشکل ہو جائے گی۔ یہ میرا ہی دم ہے کہ اتنے طویل عرصے سے ان سے ادھار سامان لے آ رہا ہوں"۔۔۔۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ارے ارے ۔۔۔ پھر یہ معاہدہ نہیں ہو سکتا ۔۔۔ اس سے تو اچھا ہے کہ بل ہی ادا کر دیا جائے۔ اتنی رقم تو بہرحال کچن کی پرانی کیتلیوں سے برآمد ہو ہی جاتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) بغیر ناشتے کے بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"رسالت خان بول رہا ہوں عمران بیٹے ۔۔۔۔ گل رخ واپس آگئی ہے ۔۔۔۔ میری طرف سے دعوت ہے ناشتہ ہمارے ساتھ کرو۔ مجھے بے حد خوشی ہو گی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے رسالت خان کی مسرت بھری آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"گل رخ واپس آگئی ہے ۔۔۔ کب اور کس حالت میں"۔۔۔۔؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی ایک گھنٹہ پہلے آئی ہے ۔۔۔ اللہ کا شکر ہے کہ صحیح سلامت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُسے ہر طرح سے محفوظ بھی رکھا ہے۔ فی الحال تو وہ سو رہی ہے لیکن اگر تم آجاؤ تو میں اسے جگا لوں گا پھر تفصیل سے باتیں ہوں گی"۔۔۔۔ رسالت خان نے کہا۔

"آپ کہاں سے فون کر رہے ہیں"۔۔۔۔؟ عمران نے پوچھا۔

"ہوٹل لگژری سے ۔۔۔ کیوں"۔۔۔۔؟ رسالت خان نے حیران ہو کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ پھر تو مجھے ناشتہ کر کے آنا پڑے گا۔ کیونکہ ظاہر ہے وہاں ناشتے میں آغا سلیمان کا بنا ہوا حریرہ بادام اور حریرہ پستہ نہ مل سکیں گے ۔۔۔ بہرحال مبارک ہو گل رخ کی بخیر و عافیت واپسی کی ۔۔۔ میں ایک گھنٹے بعد آؤں گا۔ آپ اس دوران ہوٹل کا ناشتہ کر لیں جس میں سوائے دو روکھے توس، ایک ٹکیہ مکھن کے نام پر سفید جھاگ اور رنگ برنگے جام جیلی کے ساتھ ایک کپ کڑوی چائے

ہی ملتی ہے۔ خدا حافظ" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ
اگر اس نے فوری رسیور نہ رکھا تو پھر اُسے ان حریروں کی تفصیل بتانی
پڑے گی اور اس دوران اس کا ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔

"اب آپ نے باقاعدہ حریروں کی پبلسٹی شروع کر دی ہے" ———
سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور کیا کروں ——— مجھے تو کھانے کو نہیں ملتے ——— ہو سکتا ہے کسی
اور کا فائدہ ہو جائے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ناشتہ
بنانا شروع کر دیا۔

"آپ نے جس حسرت سے بات کی ہے اس پر مجھے واقعی بے
رحم آ رہا ہے ——— اگر آپ کہیں تو میں آپ کو حریرہ کوکنار لا دوں"
سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوکنار ——— وہ کیا ہوتا ہے ——— کہیں مجھے کنارے لگانے کا ارادہ
تو نہیں ہے اور تم نے یہ عجیب سے نام کہاں سے رٹ لئے ہیں۔
کہیں کسی حکیم صاحب کے شاگرد تو نہیں ہو گئے" ——— عمران
چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے ڈگریاں تو اتنی لے رکھی ہیں لیکن علم آپ نے کوکنار
والے جتنا ہی حاصل کیا ہے ——— کوکنار خشخاش کو ہی کہتے ہیں
——— فارسی میں ——— لیکن خشخاش سے مجھے خارش یاد آ جاتی ہے
لئے میں اسے کوکنار کہنا پسند کرتا ہوں ——— بڑی موسیقی ہے اس
میں" ——— سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا تیزی

واپس مڑ گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے ناشتہ کرنا شروع کر دیا۔ وہ
یقیناً سلیمان کی اس بات کا جواب دیتا لیکن اس کے ذہن میں گل رُخ
کی صحیح سلامت واپسی کا سُن کر دھماکے ہو رہے تھے کیونکہ اگر واقعی
گل رُخ کو بلیک تھنڈر نے اغوا کیا تھا اور اس اغوا کا تعلق اس
فارمولے اور سائنسدان سے تھا تو پھر اُسے اغوا کرنے والے کسی صورت
بھی اُسے زندہ واپس نہ بھیج سکتے تھے اور گل رُخ کی صحیح سلامت واپسی
سے اب تک اس کی حاصل کردہ ساری معلومات کی نفی ہو جاتی تھی اس
لئے وہ ذہنی طور پر خاصا اُلجھ گیا تھا اور اس پوائنٹ پر اس کا ذہن
خاصی تیز رفتاری سے سوچنے میں مصروف تھا۔

ناشتہ ختم کرنے کے بعد وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ
ڈل لگثرری جانے کے لئے لباس تبدیل کر سکے۔ لباس تبدیل کر کے وہ
ڈریسنگ روم سے نکلا ہی تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج
اٹھی۔ اس نے سوچا کہ شاید رسالت خان نے دوبارہ فون کیا ہو گا چنانچہ
اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس" ——— دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز
سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ کیونکہ اتنے سویرے ٹائیگر کی طرف سے
کال آنا اس کے لئے حیران کن بات تھی۔

"یس ——— کیا بات ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"باس! ——— میں نے وہ ٹھکانہ تلاش کر لیا ہے جہاں گل رُخ کو رکھا
گیا ہے" ——— دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ۔ کیا تفصیل ہے" ۔۔۔ ؟ عمران نے کہا

"باس! ۔۔۔ دارالحکومت سے ملحقہ قصبے عالم نگر کے ایک مکان میں گل رُخ کو رکھا گیا ہے ۔۔۔ مجھے اس کی اطلاع اس طرح ملی کہ عالم نگر قصبے کی اپنی ٹیلیفون ایکس چینج نہیں ہے۔ دارالحکومت کی مین ایکس چینج میں اس کے لئے لائنیں مخصوص کر دی گئی ہیں۔ فون ایکس چینج میں میں نے چند آدمیوں کو باقاعدہ اس بات کی ہدایت کر رکھی تھی کہ کوئی ایسی کال اگر وہ اٹینڈ کریں جس میں گل رُخ کا نام آئے تو وہ اس فون کا محل وقوع چیک کریں اور پھر مجھے فوری اطلاع دیں ۔۔۔ اور باس! ابھی چند منٹ پہلے فون آپریٹر میرے ہوٹل میں آیا ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ چار پانچ روز پہلے عالم نگر سے آنے والی ایک کال بذاتِ خود گل رُخ نے کی تھی۔ لیکن اس آپریٹر کی ڈیوٹی ختم ہو رہی تھی اس لئے اس نے سوچا تھا کہ وہ براہ راست مجھے آکر بتائے گا لیکن راستے میں اس کی ویگن کا ایکسیڈنٹ ہو گیا وہ بیہوش ہو کر ہسپتال چلا گیا۔ رات وہ ہسپتال سے فارغ ہوا ہے وہ سیدھا میرے پاس پہنچا ہے۔ اس نے عالم نگر کے اس مکان کا محل وقوع بھی تلاش کر لیا تھا اور باس! ۔۔۔ جو بات چیت اس نے مجھے بتائی ہے اس کے مطابق گل رُخ نے فون کسی احسن بیگ کو کیا تھا اور اس سے ملنے کے لئے کہا تھا اور ملاقات کے لئے ہوٹل شیر کا ریستوران منتخب کیا گیا تھا" ۔۔۔ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس آپریٹر سے احسن بیگ کا نمبر اور اس کا محل وقوع معلوم کر نے" ۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا۔

"یس باس! ۔۔۔ جس فون نمبر پر احسن بیگ کو کال کیا گیا ہے وہ حکومت کی طرف سے دیئے گئے سپیشل نمبروں میں شامل ہے ۔۔۔ مطلب ہے کہ وہ نمبر نہ ہی ڈائریکٹری میں درج کیا جاتا ہے اور نہ ہی عام آپریٹر کو اس کا علم ہوتا ہے ۔۔۔ اس کی مشینری بھی علیحدہ مخصوص ہوتی ہے ۔۔۔ بہرحال میرے آدمی نے بھاری رقم کے بدلے میں اس فون کا محل وقوع معلوم کر لیا تھا۔ یہ نیول کالونی سے ملحقہ ایک پرائیویٹ کالونی اکبر ٹاؤن کی کوٹھی نمبر چھبیس میں نصب ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ تم فوری طور پر اس کوٹھی کو چیک کرو۔ میں ہوٹل واپس جا رہا ہوں۔ کیونکہ گل رُخ کے والد کا ابھی فون آیا تھا کہ گل رُخ صحیح سلامت واپس آگئی ہے ۔۔۔ اور اس کی واپسی بتا رہی ہے کہ اب عالم نگر جانا بے سود ہو گا۔ وہ لوگ گل رُخ کو رہا کرنے کے بعد یقیناً اُسے چھوڑ چکے ہوں گے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ یس سر ۔۔۔ پھر میں آپ کو کال ہوٹل لگژری کروں" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ وہاں رسالت خان جو کہ ہوٹل کا مالک ہے اس کے ذریعے مجھ سے بات ہو سکتی ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ کر سلیمان کو دروازہ بند کرنے کا کہہ کر فلیٹ سے باہر آگیا۔ نیچے گیراج سے کار نکالنے کے بعد وہ ہوٹل لگژری کی طرف بڑھ گیا۔ اگر اُسے گل رُخ کی واپسی کی اطلاع نہ مل چکی ہوتی تو پھر وہ یقیناً فوری طور پر ٹاؤن پہنچتا۔ لیکن گل رُخ کی واپسی بتا رہی تھی کہ اب عالم نگر یا

اکبر ٹاؤن سے اُسے کچھ نہیں ملنا —— ویسے بھی چار روز پہلے کال
ہوئی تھی۔ اگر اسی وقت پتہ چل جاتا تو یقیناً صورت حال آج سے
مختلف ہوتی۔

ہوٹل لگژری پہنچتے ہی اُسے فوری طور پر رسالت خان تک پہنچ
دیا گیا۔ شاید رسالت خان نے خصوصی طور پر اس بارے میں ہدایات
دے رکھی تھیں اور گل رُخ بھی رسالت خان کے پاس کمرے میں مو

"یہ ہے عبدالرحمٰن کا بیٹا علی عمران —— جس کا میں نے ابھی
سے ذکر کیا ہے —— اور عمران بیٹے! —— یہ گل رُخ ہے میر
بیٹی —— تمہاری آمد سے قبل ہم تمہارا ہی ذکر کر رہے تھے" ——
رسالت خان نے اٹھ کر عمران کا استقبال کرتے ہوئے کہا اور گل
نے بھی اٹھ کر عمران کو مشرقی انداز میں سلام کیا۔

"تو آپ ہیں گل رُخ —— آپ کا چہرہ تو گلاب کے پھول جیسا
میں خوامخواہ غلط فہمی میں مبتلا رہا اتنے روز" —— عمران نے
کا جواب دیتے ہوئے کہا تو رسالت خان اور گل رخ دونوں بے ا
چونک پڑے۔

"کیا مطلب! —— یہ تم کیا کہہ رہے ہو" —— ؟ رسالت خان
حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں گل رُخ سے سمجھا تھا کہ ان کا چہرہ گوبھی کے پھول جیسا
بالکل سفید —— پھیکا سا —— لیکن ان کے چہرے پر تو گلاب کے پھ
جیسی سُرخی ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا او
خان تو بے اختیار ہنس پڑے جب کہ گل رُخ نے شرما کر چہرہ نیچے کر

آپ کی اس خوبصورت انداز کی تعریف کا شکریہ" —— گل رُخ نے
[لمح]وں بعد مسکراتے ہوئے کہا اور رسالت خان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"عمران بے حد خوش طبع نوجوان ہے گل رُخ" —— رسالت خان
نے کہا اور گل رُخ نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"گلاب کے پھول کو دیکھ کر تو سب کی طبع خوش ہو جاتی ہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسالت خان ایک بار پھر اونچی آواز میں
قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ جب کہ گل رُخ کا چہرہ شرم سے اور زیادہ سُرخ
پڑ گیا۔ وہ بس مسکرا رہی تھی۔

"عمران بیٹے! —— گل رُخ نے مجھے جو تفصیل بتائی ہے وہ میں"۔
رسالت خان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تفصیل مجھے معلوم ہے —— مِس گل رُخ! —— آپ یہ بتائیں کہ آپ
کی ملاقات ہوٹل شیرٹن میں احسن بیگ سے ہوئی تھی یا نہیں" —— ؟
عمران نے کہا تو گل رُخ بے اختیار چونک کر حیرت بھرے انداز میں
عمران کو دیکھنے لگ گئی۔

"آپ —— آپ کو کیسے معلوم ہوا —— یہ بات تو میں نے ابو کو بھی نہیں
بتائی" —— ؟ گل رُخ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور رسالت
خان کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات اُبھر آئے۔

"آپ کے ابو نے آپ کی تلاش کا کام میرے ذمہ لگایا تھا —— اگر
میرے ایک آدمی کا ایکسیڈنٹ نہ ہو جاتا تو میں چار روز پہلے آپ کو عالم نگر
سے برآمد کر لیتا۔ جب آپ نے وہاں سے احسن بیگ کو فون کر کے اس
سے ہوٹل شیرٹن میں ملاقات کے لئے کہا تھا" —— عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"عالم نگر ـــ تو مجھے عالم نگر میں قید رکھا گیا تھا لیکن ـــ"
گل رخ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

آپ کو اغوا کرنے والے دو آدمی تھے ایک کا نام جیمز تھا اور دوسرے کا جارج ـــ ان دونوں میں سے چیف کون تھا۔ جیمز یا جارج" ؟
عمران نے پوچھا۔

"اوہ ـــ اوہ ـــ حیرت ہے۔ آپ تو ہر بات سے واقف ہیں ـــ میرے ساتھ جس نے بات چیت کی۔ اس کا نام جیمز تھا" ـــ گل رخ نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا اور رسالت خان کے چہرے پر بھی عجیب سے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ تو مجھے ایسی نظروں سے دیکھ رہے ہیں جیسے گل رخ کو اغوا ہی میں نے کرایا ہے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے رسالت خان سے کہا تو رسالت خان بے اختیار جھینپ سے گئے۔

"اوہ نہیں ـــ ایسی کوئی بات میرے ذہن میں نہیں ہے ـــ میں تو اس بات پر حیران ہو رہا ہوں کہ اتنے کم عرصے میں تم نے اس قدر معلومات حاصل کر لیں۔ جب کہ تم سے پہلے نجانے کتنی کوششیں کی گئیں لیکن معمولی سا سراغ بھی نہ لگایا جا سکا تھا ـــ میں تو تمہاری مستعدی ذہانت اور کارکردگی پر حیران ہو رہا تھا" ـــ رسالت خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا مس گل رخ" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے گل رخ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے جیمز کے کہنے پر فون کیا تھا اور پھر جیمز نے مجھے ملاقات سے روک دیا تھا اور مجھے اس وعدہ پر رہا کیا گیا ہے کہ میں اس بارے میں کسی کو کچھ نہ بتاؤں گی اور اسی لئے میں نے اس بارے میں ابو سے بھی کوئی بات نہ کی تھی۔ لیکن اب آپ کی بات سننے کے بعد تو جیمز کی یہ بات ہی احمقانہ لگتی ہے ـــ آپ کو اتنا کچھ معلوم ہے شاید مجھے بھی اتنا معلوم نہ ہو" ـــ گل رخ نے جواب دیا۔

"جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں تاکہ اس کے علاوہ جو کچھ آپ کو معلوم ہو، وہ آپ مجھے بتا دیں ـــ اس طرح آپ کا اور میرا دونوں کا وقت ضائع نہیں ہو گا ـــ گریٹ لینڈ میں ایک سائنس کانفرنس ہوئی جس میں پاکیشیا کے ایک سائنسدان احسن بیگ نے شرکت کی۔ وہ چونکہ آپ کے ہوٹل لگژری میں ٹھہرا ہوا تھا اس لئے وہاں اسے آپ کی کمپنی مل گئی اور جتنے روز احسن بیگ وہاں رہا آپ کے ساتھ اس کی بھرپور کمپنی رہی ـــ احسن بیگ نے اس کانفرنس میں ایک ایسے فارمولے کے بارے میں مقالہ پڑھا جسے اس نے ٹی۔ ایکس کا نام دیا تھا اور جس کا مقصد ایٹمی آبدوزوں کو ناقابل تسخیر بنانا تھا۔ اس کے بعد احسن بیگ واپس چلا آیا اور آپ بھی اپنے ابو کے ساتھ پاکیشیا آئیں اور آپ شاہ پور میں ہوٹل کھولنے کے منصوبے کا جائزہ لینے کے لئے شاہ پور میں مقیم ہو گئیں جہاں سے آپ کو اغوا کر لیا گیا ـــ اغوا کرنے والے دو ایکریمی تھے جن میں سے ایک کا نام جیمز اور دوسرے کا نام جارج تھا ـــ پھر آپ کو عالم نگر کے ایک مکان میں محبوس کر دیا گیا اور یقیناً آپ سے احسن بیگ کے بارے

میں معلومات حاصل کی جاتی رہی ہوں گی۔ اس کے بعد آپ نے احسن
کو فون کر کے اس سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی اور احسن بیگ نے
اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے ہوٹل شیرٹن میں آپ کو پہنچنے کا کہا۔
اس کے بعد آپ کو رہا کر دیا گیا اور آپ یہاں اپنے والد کے پاس پہنچ
گئیں" ——— عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور گل رُخ نے
اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، میز
پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"میرا فون بھی ہو سکتا ہے" ——— عمران نے کہا اور رسالت خان نے
ریسیور اٹھا لیا اور پھر دوسری طرف سے کوئی بات سن کر اس نے سر
ہلاتے ہوئے ریسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یس۔ عمران بول رہا ہوں" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس! ——— احسن بیگ کی کوٹھی کے نیچے تہہ خانوں میں ایک شا
اور انتہائی جدید لیبارٹری موجود ہے لیکن اس کی تمام مشینری کو توڑ دیا گیا
ہے ——— کوٹھی سے دو ملازموں کی لاشیں بھی ملی ہیں۔ احسن بیگ
غائب ہے لیکن ارد گرد کے رہنے والوں میں سے کسی کو بھی ان
حالات کا علم نہیں ہے ——— لاشیں جس حالت میں ہیں اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ انہیں ہلاک ہوئے چار پانچ روز گزر چکے ہیں" ———
دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی یہی توقع تھی ——— بہرحال اب تم عالم نگر جا کر وہاں کے
حالات بھی چیک کر لو" ——— عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"احسن بیگ یہاں دارالحکومت کی ایک کالونی اکبر ٹاؤن میں رہتا تھا

اس نے اپنی ذاتی لیبارٹری بنائی ہوئی تھی جس میں وہ ٹی ایکس فارمولے
پر کام کر رہا تھا ——— اسے اغوا کر لیا گیا ہے اور تمام لیبارٹری تباہ
کر دی گئی ہے اور یہ سب کچھ گل رُخ کی وجہ سے ہوا ہے۔ اب
میں مزید صورت حال کا تجزیہ کر سکتا ہوں ——— گل رُخ سے احسن بیگ
کو فون کرایا گیا لیکن ظاہر ہے گل رُخ صاحبہ کو ہوٹل شیرٹن نہ پہنچنے دیا
گیا اور جیمز کے آدمی وہاں پہنچ گئے اور پھر وہاں سے احسن بیگ
کا اغوا کیا گیا ہو گا ——— اس پر تشدد کر کے اس سے اس کی رہائش گاہ
کا پتہ چلایا گیا ہو گا اور پھر وہاں کی لیبارٹری کو تباہ کر کے اور ملازموں
کو ہلاک کر کے انہوں نے احسن بیگ کا فارمولا حاصل کیا۔ احسن بیگ
کو ساتھ لیا اور کسی بھی ذریعے سے وہ لوگ ملک چھوڑ کر چلے گئے۔
اس دوران گل رُخ کو قید رکھا گیا اور جب انہیں یقین ہو گیا کہ وہ محفوظ
جگہوں پر پہنچ چکے ہیں تو گل رُخ صاحبہ کو رہا کر دیا گیا" ——— عمران
نے کہا۔

"بالکل ایسے ہی ہوا ہو گا" ——— رسالت خان نے کہا۔

"اب آپ یہ بتائیں کہ احسن بیگ کا یہ خفیہ فون نمبر جیمز تک کیسے
پہنچا" ——— ؟ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"گریٹ لینڈ میں پرل شاپنگ مارکیٹ میں احسن بیگ اور میں
شاپنگ کے لئے گئے تو وہاں اس کا ایک رشتہ دار سلیم رضا نامی سیلز مین
تھا جس سے احسن بیگ کی ملاقات ہوئی تو وہ دونوں بے حد خوش ہوئے
اور ریستوران میں بیٹھ کر کافی دیر تک باتیں کرتے رہے ——— میں نے
یہ بات جیمز کو بتا دی۔ پھر دو روز بعد جیمز نے مجھے بتایا کہ سلیم رضا سے

میں معلومات حاصل کی جاتی رہی ہوں گی۔ اس کے بعد آپ نے احسن
کو فون کر کے اس سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی اور احسن بیگ نے
اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے ہوٹل شیرٹن میں آپ کو پہنچنے کا کہا
اس کے بعد آپ کو رہا کر دیا گیا اور آپ یہاں اپنے والد کے پاس پہنچ
گئیں" ——— عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور گل رُخ نے
اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، میز
رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔
"میرا فون بھی ہو سکتا ہے" ——— عمران نے کہا اور رسالت خان نے
رسیور اٹھا لیا اور پھر دوسری طرف سے کوئی بات سن کر اس نے
ہلاتے ہوئے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔
"یس۔ عمران بول رہا ہوں" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔
"باس! ——— احسن بیگ کی کوٹھی کے نیچے تہہ خانوں میں ایک نئ
اور انتہائی جدید لیبارٹری موجود ہے لیکن اس کی تمام مشینری کو توڑ دیا گ
ہے ——— کوٹھی سے دو ملازموں کی لاشیں بھی ملی ہیں۔ احسن بیگ
غائب ہے لیکن ارد گرد کے رہنے والوں میں سے کسی کو بھی ان
حالات کا علم نہیں ہے ——— لاشیں جس حالت میں ہیں اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ انہیں ہلاک ہوئے چار پانچ روز گزر چکے ہیں" ———
دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"مجھے بھی یہی توقع تھی ——— بہرحال اب تم عالم نگر جا کر وہاں کے
حالات بھی چیک کر لو" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"احسن بیگ یہاں دارالحکومت کی ایک کالونی اکبر ٹاؤن میں رہتا تھا

اس نے اپنی ذاتی لیبارٹری بنائی ہوئی تھی جس میں وہ ٹی ایکس فارمولے
پر کام کر رہا تھا ——— اسے اغوا کر لیا گیا ہے اور تمام لیبارٹری تباہ
کر دی گئی ہے اور یہ سب کچھ گل رُخ کی وجہ سے ہوا ہے۔ اب
میں مزید صورت حال کا تجزیہ کر سکتا ہوں ——— گل رُخ سے احسن بیگ
کو فون کرایا گیا لیکن ظاہر ہے گل رُخ صاحبہ کو ہوٹل شیرٹن نہ پہنچنے دیا
گیا اور جیمز کے آدمی وہاں پہنچ گئے اور پھر وہاں سے احسن بیگ
کو اغوا کیا گیا ہو گا ——— اس پر تشدد کر کے اس سے اس کی رہائش گاہ
کا پتہ چلایا گیا ہو گا اور پھر وہاں کی لیبارٹری کو تباہ کر کے اور ملازموں
کو ہلاک کر کے انہوں نے احسن بیگ کا فارمولا حاصل کیا۔ احسن بیگ
کو ساتھ لیا اور کسی بھی ذریعے سے وہ لوگ ملک چھوڑ کر چلے گئے۔
اس دوران گل رُخ کو قید رکھا گیا اور جب انہیں یقین ہو گیا کہ وہ محفوظ
جگہوں پر پہنچ چکے ہیں تو گل رُخ صاحبہ کو رہا کر دیا گیا" ——— عمران
نے کہا۔
"بالکل ایسے ہی ہوا ہو گا" ——— رسالت خان نے کہا۔
"اب آپ یہ بتائیں کہ احسن بیگ کا یہ خفیہ فون نمبر جیمز تک کیسے
پہنچا" ——— ؟ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔
"گریٹ لینڈ میں برل شاپنگ مارکیٹ میں احسن بیگ اور میں
شاپنگ کے لئے گئے تو وہاں اس کا ایک رشتہ دار سلیم رضا نامی سیلز مین
تھا جس سے احسن بیگ کی ملاقات ہوئی تو وہ دونوں بے حد خوش ہوئے
اور ریستوران میں بیٹھ کر کافی دیر تک باتیں کرتے رہے ——— میں نے
یہ بات جیمز کو بتا دی۔ پھر دو روز بعد جیمز نے مجھے بتایا کہ سلیم رضا سے

احسن بیگ کا فون نمبر حاصل کر لیا گیا ہے اور سلیم رضا سے اس فون نمبر
پر احسن بیگ کے ساتھ بات چیت بھی کرائی گئی۔ لیکن احسن بیگ نے
مصروفیت کا کہہ کر فون بند کر دیا اور بقول جیمز یہ فون نمبر خفیہ ہے
اس کے محل وقوع کو ٹریس نہیں کیا جا سکا ـــــ چنانچہ جیمز نے مجھے
کہا کہ اگر میں احسن بیگ کو اس بات پر آمادہ کر لوں کہ وہ مجھ سے ملاقات
کرے تو یہ لوگ مجھے زندہ سلامت اور عزت کے ساتھ رہا کر دیں گے
ورنہ دوسری صورت میں وہ میری عزت بھی پامال کر دیں گے اور مجھ
پر بھیانک تشدد بھی کریں گے ـــــ چنانچہ میں نے جیمز کے سامنے
احسن بیگ کو فون کیا اور احسن بیگ میرے اصرار پر ملاقات کے لئے
رضامند ہو گیا ـــــ اس کے بعد چار روز تک جیمز واپس نہ آیا۔
پھر ایک مقامی آدمی آیا اور میرے چہرے پر نقاب باندھ کر اس
نے مجھے کار میں بٹھایا اور گھپ اندھیرے میں رات کو ایک دیہاتی
سڑک پر چھوڑ کر چلا گیا ـــــ وہاں سے میں ایک بس اڈے پر پہنچی
اور پھر بس میں سوار ہو کر دارالحکومت آئی اور اس طرح میں ہوٹل
پہنچ گئی" ـــــ گل رُخ نے جواب دیا۔

"جیمز کے حُلیے میں کوئی خاص بات۔ جس سے اُسے پہچانا جا سکے"
عمران نے پوچھا اور گل رُخ نے حلیہ بتانا شروع کر دیا۔ لیکن یہ عام سا
حلیہ تھا۔ وہ کوئی خاص بات نہ بتا سکی۔ البتہ اس مقامی آدمی کا حُلیہ
اس نے تفصیل کے ساتھ بتانے کے علاوہ اس کی ایک خاص بات
بتائی کہ اس کی دائیں کلائی میں سونے کا ایک رنگ موجود تھا جس
میں انتہائی قیمتی ہیرے جڑے ہوئے تھے۔

"او۔ کے ـــــ ٹھیک ہے ۔ بہرحال آپ کی صحیح سلامت اور
باعزت واپسی پر مجھے مسرت ہوئی ہے ـــــ اس کا مطلب ہے
کہ جیمز چاہے مجرم ہی کیوں نہ تھا لیکن بہرحال وہ ایک شریف آدمی تھا۔
او۔ کے ـــــ اب مجھے اجازت دیجئے" ـــــ عمران نے کہا اور کرسی
سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے افسوس ہے کہ میری وجہ سے بیچارہ احسن بیگ ان کے ہاتھ
لگ گیا ـــــ حقیقتاً مجھے زندگی بھر اس کا احساس رہے گا" ـــــ
گل رُخ نے انتہائی افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"آپ کی بازیابی ضروری تھی۔ باقی رہا احسن بیگ اور اس کا فارمولا۔
تو میں یہ حقائق اعلیٰ حکام تک پہنچا دوں گا ـــــ اگر اس فارمولے کی
کوئی اہمیت سمجھی گئی تو ہو سکتا ہے حکومت حرکت میں آجائے ـــــ
بہرحال اس کا فیصلہ حکومت نے کرنا ہے ـــــ آپ بالکل مطمئن رہیں۔
خدا حافظ" ـــــ عمران نے کہا اور رسالت خان سے مصافحہ کر کے وہ
تیزی سے کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ہوٹل کے
کمپاؤنڈ سے نکل کر تیزی سے دانش منزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

خوبصورت انداز میں سجائے گئے کمرے میں دو نوجوان بیٹھے شراب پینے اور خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ ان دونوں کے چہروں پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"باس! ـــ احسن بیگ والا مشن تو مکمل ہو گیا ـــ اب آپ کا کیا پروگرام ہے" ـــ ایک نوجوان نے دوسرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے ڈونلڈ ـــ جب تک کوئی نیا مشن ہیڈ کوارٹر سے نہیں ملتا، بس عیش کریں گے اور کیا کرنا ہے" ـــ دوسرے نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے باس! ـــ یہ مشن تو انتہائی آسان ثابت ہوا ہے۔ حالانکہ ہیڈ کوارٹر سے چلنے سے پہلے ہمیں سختی سے کہا گیا تھا کہ ہم پاکیشیا میں اپنے مشن کے دوران انتہائی محتاط رہیں کیونکہ اگر ہمارے مشن کا وہاں کی سیکرٹ سروس کو علم ہو گیا تو ہماری کامیابی یقینی طور پر ناکامی میں بدل

جائے گی ـــ ویسے باس! کیا واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی اس قدر اہمیت ہے کہ بلیک تھنڈر بھی اس سے خوفزدہ رہتی ہے" ـــ ڈونلڈ نے کہا۔

"سنو ڈونلڈ! ـــ آئندہ تمہارے منہ سے تنظیم کے متعلق کوئی توہین آمیز جملہ نہیں نکلنا چاہیئے ـــ یہ تمہارے لئے آخری وارننگ ہے۔ ورنہ مجھے اپنے ہاتھوں تمہارے سینے میں گولیاں اتارنی پڑیں گی" ـــ دوسرے نوجوان نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ڈونلڈ نمایاں طور پر کانپ گیا۔

"سس ـــ سوری باس ـــ مم ـــ میرا یہ مطلب نہ تھا ـــ بہر حال میں آئندہ محتاط رہوں گا" ـــ ڈونلڈ نے انتہائی خوف زدہ سے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی سب سے خطرناک سیکرٹ سروس سمجھی جاتی ہے اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا ایک نوجوان علی عمران۔ اور تمہیں یہ سن کر یقیناً حیرت ہو گی کہ تنظیم کے مین ہیڈ کوارٹر میں اس علی عمران کے لئے انتہائی نرم گوشہ موجود ہے ـــ انہوں نے اصولی طور پر یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ اس علی عمران کو ہلاک نہیں کیا جائے گا تاکہ جب بلیک تھنڈر تنظیم دنیا پر برسر اقتدار آئے تو اس عمران کو بنام اعظم ایشیا میں وہ اپنا ایجنٹ بنانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ بلیک تھنڈر کے کئی سپر ایجنٹ اس عمران سے ٹکرا کر ناکام ہو چکے ہیں ـــ ٹرومین جیسا سپر ایجنٹ تنظیم سے باغی بھی ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ہومر، ٹامور اور کاربن جیسے سپر ایجنٹ بھی ناکامی کا مزہ چکھ چکے ہیں۔ لیکن تمہارے لئے یہ بھی

حیرت کی بات ہو گی کہ تنظیم نے اس معاملے میں اپنے اصول بھی توڑ دیے
ہیں اور ان سب سپر ایجنٹوں کو موت کی سزا نہیں دی گئی۔ ٹرومین
کو البتہ پہلے موت کی سزا سنائی گئی تھی لیکن پھر یہ فیصلہ بھی واپس لے
لیا گیا کیونکہ ٹرومین کو بھی تنظیم نے عمران کی طرح اپنے لئے مخصوص کر
لیا ہے ___ باقی ایجنٹوں کو باوجود ناکامی کے موت کی سزا اس لئے
نہیں دی گئی کہ انہوں نے عمران کے مقابل شکست کھائی ہے اور تنظیم
کی نظروں میں عمران سے شکست کھانے والا ایجنٹ قابل معافی ہے" ___
دوسرے نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈونلڈ کے چہرے پر شدید تر
حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اس لئے ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس عمران سے بچنے کا حکم
دیا گیا تھا اور ہم نے اس ہدایت پر پورا پورا عمل کیا ہے" ___ دوسرے
نوجوان نے بات کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈونلڈ کوئی
بات کرتا، کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔
دوسرا نوجوان تیزی سے اٹھا اور سائیڈ دیوار میں موجود الماری کی طرف
بڑھ گیا۔ سیٹی کی آواز اسی الماری سے ہی نکل رہی تھی۔ دوسرے
نوجوان نے الماری کھولی اور اس کے نچلے خانے میں موجود ایک جدید قسم
کے ٹرانسمیٹر کو اس نے اٹھایا اور اسے لا کر میز پر رکھا اور پھر خود کرسی
پر بیٹھ کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ___ باس کالنگ یو۔ اوور" ___ بٹن دبتے ہی ایک سخت
سی آواز سنائی دی۔

"یس باس! ___ کلٹن اٹنڈنگ یو۔ اوور" ___ دوسرے نوجوان

لے جیسے ڈونلڈ باس کہہ رہا تھا مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کوڈ دوہراؤ۔ اوور" ___ وہی آواز سنائی دی۔

"ایجنٹ الیون الیون۔ اوور" ___ کلٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مشن مکمل ہو گیا ہے لیکن تم نے اس کی مکمل تفصیل مجھے ارسال
نہیں کی۔ اوور" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"رپورٹ تو میں نے بھجوا دی تھی جناب۔ اوور" ___ کلٹن نے اسی
ان مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رپورٹ تو مل چکی ہے لیکن اس میں تم نے اس بات کی تفصیل درج
نہیں کی کہ تم نے اس لڑکی گل رخ کو زندہ کیوں چھوڑ دیا تھا۔ اوور" ___
دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے اس سے وعدہ کیا تھا جناب! ___ اور اس لڑکی نے واقعی
ہمارے ساتھ مکمل تعاون کیا اور اسی کے تعاون کی وجہ سے ہم مشن میں
کامیاب ہوئے ہیں ___ ویسے بھی وہ بے ضرر سی لڑکی تھی۔ اوور" ___
کلٹن نے جواب دیا۔

"کیا اس کے ذریعے تمہیں ٹریس نہیں کیا جا سکتا۔ اوور" ___ باس
نے پہلے سے بھی زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"نو باس! ___ میں اور ڈونلڈ مکمل طور پر میک اپ میں رہے۔
ڈونلڈ تو اس کے سامنے آیا ہی نہیں۔ اغوا کے بعد میں نے اسے مسلسل
ایک کمرے میں قید رکھا اور ایک گونگا اور بہرہ ملازم ہم نے اس کو کھانا
پہنچانے کے لئے رکھا تھا جسے مشن کی تکمیل کے بعد ختم کر دیا گیا ___
اس لڑکی کی واپسی کے لئے میں نے دارالحکومت کے ایک مقامی آدمی کی

خدمات معاوضے پر حاصل کیں اور ساتھ ہی ایک پیشہ ور قاتل کی بھی ـــــ
اس مقامی آدمی نے اس لڑکی کو اندھیرے میں ڈراپ کیا اور پھر وہ اپنی رقم
لینے جیسے ہی اس پیشہ ور قاتل کے پاس پہنچا، اس نے اسے ہلاک کر
دیا ـــ مجھے اس کی اطلاع مل چکی ہے اور وہ پیشہ ور قاتل ہمارے متعلق
کچھ نہیں جانتا۔ اس سے فون پر رابطہ ہوا اور رقم اسے سپیشل میسنجر کے
ذریعے بھجوائی گئی تھی ـــــ لڑکی کے سامنے میرا نام جیمز تھا اور ویسے بھی
جتنا عرصہ ہم وہاں رہے ڈونلڈ کا نام جارج اور میرا نام جیمز رہا ہے۔
واپس سے پہلے ہم دونوں اصل حلیے میں آ گئے تھے۔ وہ احسن بیگ
مسلسل بیہوش رہا ہے اس لئے ہمارا سراغ کسی طرح بھی نہیں لگایا
جاسکتا۔ اوور" ـــــ کلٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ہونہہ ـــ تم نے واقعی بہترین اقدامات کئے ہیں لیکن سیکشن ہیڈکوارٹر
کو جو اطلاعات پاکیشیا سے ملی ہیں ان کے مطابق عمران نے اس گل رخ
سے ملاقات کی ہے۔ اس کے علاوہ وہ احسن بیگ کی کوٹھی اور لیبارٹری
میں اعلیٰ حکام پہنچے ہیں۔ عمران بھی ان کے ساتھ تھا اور ـــــ
جس مکان میں تم رہے ہو، وہاں بھی عمران کو دیکھا گیا ہے۔ اس کا
مطلب ہے کہ عمران کے کانوں میں اس مشن کی بھنک پڑ چکی ہے اس
لئے وہ لازماً اب اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے کے لئے کوشش
کرے گا اور ظاہر ہے اس کے لئے درمیانی رابطہ تم ہو ـــ وہ انتہائی
ذہین آدمی ہے۔ ہو سکتا ہے وہ تمہارا سراغ لگالے۔ اس لئے تمہارے
اور ڈونلڈ کے متعلق فیصلہ کیا گیا ہے کہ تم دونوں فوری طور پر انڈر گراؤنڈ
ہو جاؤ اور جب تک یہ فارمولا مکمل نہ ہو جائے تب تک تم نے انڈر گراؤنڈ

تمہارا رہنا ہے۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"یس باس ! ـــ آپ کے حکم کی تعمیل ہم پر فرض ہے۔ لیکن
باس ! ـــ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ ہمیں انڈر گراؤنڈ کرنے کی
بجائے اس بات کی اجازت دے دیں کہ ہم اس عمران سے ٹکرا سکیں۔
اوور" ـــــ کلٹن نے کہا۔
"تمہارا مطلب ہے کہ وہ عمران تمہارے ذریعے مجھ تک اور پھر میرے
ذریعے سیکشن ہیڈکوارٹر تک پہنچ جائے ـــــ تمہیں معلوم ہے
کہ احسن بیگ اور اس کا فارمولا سیکشن ہیڈکوارٹر کے تحت آ چکا ہے
اور عمران اگر فارمولے کی راہ پر چل نکلا تو اس بار یقیناً اس کا نشانہ سیکشن
ہیڈکوارٹر ہی ہو گا۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"سر ـــ ہمیں بھی سیکشن ہیڈکوارٹر کا علم نہیں ہے اور نہ ہی آپ
کے متعلق ہمیں کچھ علم ہے ـــــ اس لئے اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ
عمران ہم پر قابو پا لیتا ہے تو وہ زیادہ سے زیادہ ہمیں ختم کر دے گا۔
لیکن اگر میں نے عمران پر قابو پا لیا تو اس سے کئی فائدے ہوں گے
ایک تو پاکیشیا ہمارے لئے مکمل طور پر اوپن ہو جائے گا ـــــ اور
دوسرا ہیڈکوارٹر عمران کا ذہن کنٹرول کر کے اس سے پاکیشیا میں اہم
کام لے سکے گا ـــــ اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ مجھے اس
عمران سے ٹکرانے کی اجازت دے دیں۔ اوور" ـــــ کلٹن نے کہا۔
"کیا تم اس سے ٹکرانے پاکیشیا جانا چاہتے ہو۔ اوور" ـــــ دوسری
طرف سے کہا گیا۔
"اوہ۔ نو سر ـــ اگر وہ یہاں آ پہنچا، تب کی بات کر رہا ہوں۔"

اوور" ——— کلٹن نے جواب دیا۔

"لیکن ایک شرط پر تمہیں اجازت دی جا سکتی ہے کہ ناکامی کی صو
میں تمہیں معاف نہیں کیا جائے گا۔ اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گ

"مجھے یہ شرط منظور ہے باس ——— اور مجھے یقین ہے کہ اس شرط
عمل درآمد کی نوبت ہی نہ آئے گی۔ اوور" ——— کلٹن نے کہا۔

"او۔ کے ——— ٹھیک ہے۔ میں اپنے پہلے احکامات واپس لیتا ہوں
اوور اینڈ آل" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور کلٹن کا چہرہ مسرت
سے کھل اٹھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے اٹھا کر واپس الماری
میں رکھ دیا۔

"اب لطف آئیگا۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ عمران کتنا ذہین ہے" ———
کلٹن نے واپس کرسی پر آکر بیٹھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس! ——— آپ نے واقعی کمال کر دکھایا ہے۔ باس کو اپنا فیصلہ و
لینا پڑا ہے" ——— ڈونلڈ نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"باس میری صلاحیتوں سے واقف ہے۔ بہرحال اب تم ایسا کرو کہ وا
پاکیشیا چلے جاؤ ——— اس عمران کا حلیہ اور اس کا فلیٹ نمبر میں تمہیں بتا د
ہوں۔ تم نے وہاں جا کر عمران کی نگرانی کرنی ہے۔ اگر وہ یہاں ایکریمیا آ
لگے تو تم نے مجھے فوری اطلاع دینی ہے۔ لیکن یہ خیال رکھنا کہ اسے ک
طرح بھی تم پر شک نہیں ہونا چاہیئے۔ ورنہ وہ تمہارے ذریعے مجھ تک
آسانی سے پہنچ جائے گا" ——— کلٹن نے کہا۔

"اوہ ——— آپ فکر نہ کریں جناب! ——— میں پوری طرح محتاط رہوں گا"
ڈونلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کلٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور
رسیور اٹھا لیا۔ وہ اس وقت اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔

"علی عمران ایم۔ ایس سی۔ ڈی۔ ایس سی (آکسن) بزبان خویش بول
رہا ہوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے سر سلطان کی
آواز سنائی دی۔

"سلطان بولا نہیں کرتے جناب! ——— شاہی حکم صادر فرمایا کرتے
ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر شاہی حکم سن لو کہ تم نے حسن بیگ اور ٹی۔ ایکس کا فارمولا واپس
حاصل کرنا ہے" ——— سر سلطان نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا حکم سر آنکھوں پر سلطان عالی! ——— لیکن میں انتہائی غریب
غلام اور قلاش رعایا کا ایک فرد ہوں۔ آپ کے شاہی حکم کی تعمیل پر

اخراجات اٹھیں گے اور آجکل میری یہ حالت ہے کہ چائے کی ایک حاصل کرنے کے لئے شہنشاہ عالی آغا سلیمان پاشا کے دربار میں مجھے کئی گھنٹے قصیدہ گوئی کرنا پڑتی ہے" ــــــ عمران نے بڑے منہ بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا حکم تمہاری ذات کے لئے نہیں ہے ــــ تمہارے عہدے لئے ہے سمجھے" ــــ سر سلطان واقعی موڈ میں تھے۔

"اوہ ــ اوہ ــ مگر ــ مگر سلطان عالی مقام ــــ مم ــ مم ــ تو آپ کی رعایا میں شامل ہوں۔ آپ مجھے تو حکم دے سکتے ہیں۔ مگ چیف ــــ وہ تو حکم کا لفظ دوسروں کی زبان سے سنتے ہی بدک ہے" ــــ عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پھر تم نے کیوں کہا تھا کہ میں حکم دیا کروں ــــ اب بھگتو ــ تم اور تمہارا چیف ــــ میں نے جو حکم دینا تھا دے دیا اور یہ اچھا ورنہ نجانے تمہارے چیف کو آمادہ کرنے کے لئے مجھے کتنے پاپڑ پڑتے" ــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"صرف دس بارہ ہی کافی رہتے ــــ اب آپ کو زیادہ تکلیف نہیں دی جا سکتی" ــــ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں جوا دیتے ہوئے کہا۔

"دس بارہ ــ کیا دس بارہ" ــــ سر سلطان نے حیرت بھرے ا میں پوچھا۔

"پاپڑ ــ آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ نجانے کتنے پاپڑ بیلنے پڑ اس لئے میں نے کم سے کم تعداد بتا دی ہے ــــ چائے شہنشاہ۔

مل جائے گی اور پاپڑ سلطان سے ــــ میرے منہ آجائیں گے"۔ عمران نے کہا اور دوسری طرف سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران! ــــ میں نے تمہارے کہنے پر جب ڈی ایکس فارمولے اور احسن بیگ کے متعلق معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ احسن بیگ نے یہ فارمولا بحریہ کے ڈیفنس سیکرٹری کے ساتھ ڈسکس کیا تھا اور پھر بحریہ کے اعلیٰ ترین حکام نے اس میں دلچسپی لی اور بحریہ کے اعلیٰ حکام نے ہی اپنے طور پر اس پر کام کرنے کا فیصلہ کیا تھا ــــ چنانچہ بحریہ کے بجٹ میں اس کے لئے بھاری رقومات مخصوص کی گئیں اور احسن بیگ کو پرائیویٹ لیبارٹری بنا کر دی گئی ــــ بحریہ کے اعلیٰ حکام نے اس کی منظوری براہ راست صدر سے حاصل کی تھی۔ وہ اسے وزارت سائنس کے سامنے اس وقت لانا چاہتے تھے جب یہ مکمل ہو جائے کیونکہ انہیں خطرہ تھا کہ وزارت سائنس سے اس کا علم سپر پاورز کو ہو سکتا ہے اور صدر نے اس آئیڈیئے کو منظور کر لیا تھا اس لئے وزارت سائنس کو اس بارے میں قطعی کوئی علم نہ تھا ــــ میں نے جب اتفاقاً ایک میٹنگ میں صدر صاحب سے اس سلسلے میں بات کی تو وہ چونک پڑے اور پھر انہوں نے مجھے یہ سب کچھ بتایا۔ اس پر میں نے بحریہ کے سیکرٹری ڈیفنس سے بات کی تو انہیں علم ہی نہ تھا کہ احسن بیگ اغوا ہو گیا ہے اور اس کی لیبارٹری تباہ ہو چکی ہے۔ وہ تو مطمئن بیٹھے ہوئے تھے کہ اس کا علم کسی کو نہیں اس لئے یقیناً اس پر کام ہو رہا ہو گا ــــ چنانچہ انہوں نے فوری طور پر صدر مملکت کو اس کی واپسی کا کہا اور صدر مملکت نے مجھے کہا کہ میں چیف کو اس کیس پر کام کرنے کے لئے رضامند کروں کیونکہ بقول صدر مملکت

اگر یہ فارمولا مکمل ہو جاتا تو پاکیشیا کی بحریہ یقیناً ناقابل تسخیر ہو جاتی اور
جانتے ہو کہ پاکیشیا کے دشمن ملک کافرستان کی بحریہ ہم سے کہیں زیا
طاقتور ہے اور ہمارے لئے اس سے طاقتور بحریہ تیار کرنا ناممکن ہے
اس لئے اس فارمولے کی پاکیشیا کے دفاع کے لئے انتہائی اہمیت
سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

لیکن یہ تو زیادتی ہے سر سلطان! ـــــ کہ اس قدر اہم فارمو
اور اس کے سائنسدان کی پوری طرح حفاظت ہی نہیں کی گئی اور ا
جب کہ ان کی نااہلی کی وجہ سے یہ غائب کر دیا گیا ہے تو اب سیکر
سروس پر بوجھ ڈالا جا رہا ہے" ـــــ عمران نے قدرے تلخ لہ
میں کہا۔

"بحریہ کا ڈیفنس سیکرٹری اس کا ذمہ دار تھا اور اسے اس کی نااہلی و
غفلت کی فوری سزا دے دی گئی ہے۔ اسے نہ صرف نوکری سے نکا
دیا گیا ہے بلکہ اس کا کورٹ مارشل کر کے اسے سزا بھی دے دی گئی ہے
سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسے نااہل اور غیر ذمہ دار لوگوں کے ساتھ یہی سلوک ہونا چاہیے
بہرحال اب آپ کا نادر شاہی حکم چونکہ صادر ہو چکا ہے اس لئے لا
پاپڑ کھاتے اب کام تو کرنا ہی پڑے گا۔ کیونکہ بہرحال معاملہ پاکیشیا کے
مفادات کا ہے" ـــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ک

"شکریہ ـــــ میں صدر صاحب کو رضامندی کی رپورٹ دے دوں
دوسری طرف سے سر سلطان کی مطمئن آواز سنائی دی۔

"بالکل دے دیں" ـــــ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے خدا حا

یہ الفاظ سنتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اگر پہلے ہی اس کی مناسب حفاظت کی جاتی تو یہ مسئلہ ہی کھڑا نہ ہوتا۔
لیکن بہرحال اب اس کے لئے کچھ کرنا پڑے گا" ـــــ عمران نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی
سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"ایک حلیہ نوٹ کرو" ـــــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے احسن بیگ کا حلیہ بھی بتا دیا اور اس کے قد و قامت کی تفصیل بھی بتا دی۔

"اس آدمی کا احسن بیگ ہے۔ یہ سائنسدان ہے۔ اسے اغوا کر لیا
گیا ہے اور اغوا کرنے والی تنظیم بلیک تھنڈر ہے ـــــ اسے اغوا
کر کے کسی بھی انداز میں ملک سے باہر لے جایا گیا ہے۔ سیکرٹ سروس کی
ڈیوٹی لگا دو کہ وہ ایئر پورٹ، چارٹرڈ طیاروں کی کمپنیوں، ٹرین اور بحری
جہازوں اور ایسے تمام ذرائع جن سے کسی آدمی کو ملک سے باہر کسی بھی
صورت میں نکالا جا سکتا ہو، کو چیک کریں اور اس بات کا سراغ لگائیں
کہ احسن بیگ کو کس ذریعے سے ملک سے باہر لے جایا گیا ہے۔ یہ
کام انتہائی ہنگامی بنیادوں پر ہونا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیا اور عمران نے
ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے دانش منزل کے نمبر ڈائل

کرنے شروع کر دیئے۔ جب رابطہ قائم ہوا تو اس نے بلیک زیرو کو جوا
کے دیئے ہوئے حکم سے بریف کیا تاکہ اگر جولیا یا سیکرٹ سروس کا کوئی رکا
اُسے کال کرے تو وہ معاملے کو ہینڈل کر سکے اور پھر رسیور رکھ
وہ اٹھا اور دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس
الماری میں سے ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اُسے لاکر میز
رکھا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"ہیلو ہیلو —— عمران کالنگ۔ اوور" —— فریکوئنسی ایڈجسٹ
کرنے کے بعد اس نے کال دینی شروع کر دی۔

"یس سر —— ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور" —— چند منٹ بعد ٹرانس
سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر —— سائنسدان احسن بیگ کو بلیک تھنڈر کے وہ ایجنٹ
جیمز اور جارج یقیناً اب تک ملک سے باہر لے جا چکے ہوں گے لیکن
ہے وہ عام انداز میں اُسے نہ لے گئے ہوں گے —— ہو سکتا ہے
اس کے لئے انہوں نے کسی ایسے گروپ کی خدمات حاصل کی ہوں
لانچوں کے ذریعے سمگلنگ کا دھندہ کرتے ہیں —— تم اس آئیڈیے
پر فوری کام شروع کر دو۔ اوور" —— عمران نے انتہائی سنجیدہ
میں کہا۔

"یس باس۔ اوور" —— دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران
نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر ٹرانسمیٹر کو الماری میں
کر وہ فلیٹ سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دا
منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی تاکہ اگر سیکرٹ سروس کی طرف

کوئی کال آتے تو وہ فوری طور پر کوئی لائحہ عمل طے کر سکے۔ لیکن
اچانک ایک موڑ مڑتے ہی وہ بری طرح چونک پڑا اور بے اختیار اس
کے ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ اس نے موڑ مڑتے ہی اپنے پیچھے سفید
رنگ کی ایک کار کو بھی مڑتے ہوئے بیک مرر میں دیکھ لیا تھا اور اس
کے ذہن میں یہ سفید کار ابھر آئی۔ اس نے فلیٹ سے روانہ ہونے
کے بعد پہلے بھی دو بار اس سفید کار کو چیک کیا تھا لیکن چونکہ سڑک
پر بے شمار کاریں تھیں اس لئے وہ اس کی موجودگی پر چونکا نہ تھا۔
لیکن اب موڑ پر جب اس نے اس سفید کار کو اپنے پیچھے موڑ مڑتے
دیکھا تو وہ چونک پڑا تھا اور پھر اگلے چوک سے اس نے دانش منزل
کی طرف بڑھنے کی بجائے اس نے کار کو ایک اور سڑک پر موڑ دیا۔
وہ اب اس سفید کار کو اچھی طرح چیک کرنا چاہتا تھا اور پھر واقعی
دو تین موڑ مڑنے کے بعد اُسے یقین آ گیا کہ سفید کار اس کا تعاقب کر
رہی ہے۔ چنانچہ اس نے کار ایک ویران علاقے کی طرف جانے
والی سڑک پر موڑ دی۔ کافی آگے جا کر جیسے ہی ایک تنگ سا موڑ آیا
عمران نے بجلی کی سی تیزی سے کار ایک سائیڈ پر روکی اور دروازہ کھول
کر نیچے اُتر آیا اور دوڑتا ہوا ایک درخت کے موٹے تنے کی اوٹ میں
ہو گیا۔ اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ سفید کار
تیزی سے موڑ پر نمودار ہوئی اور پھر اس کے ٹائر چیخ اُٹھے۔ کار ایک
جھٹکے سے عمران کی کار کے قریب رک گئی تھی۔ فرنٹ سیٹ پر دو مقامی
آدمی موجود تھے اور وہ دونوں حیرت سے عمران کی خالی کار کو اندر اور
ادھر اُدھر دیکھ رہے تھے۔ دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھی

ہی تھی کہ عمران نے ریوالور کا رُخ اس کار کے فرنٹ ٹائر کی طرف کر
ٹریگر دبا دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے سفید کار بُری طرح لڑ
ہوتی ایک سائیڈ پر رُکی اور پھر اس میں سے دونوں آدمی نکل کر دو
طرف کو دوڑنے ہی لگے تھے کہ عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا او
یکے بعد دیگرے دو دھماکوں کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے
کر منہ کے بل زمین پر گرے۔ انہوں نے اُٹھنے کی کوشش کی لیکن
نیچے گرے اور پھر وہ گھسٹ کر آگے کی طرف بڑھنے لگے۔ گولیاں
دونوں کے کولہوں پر پڑی تھیں۔ البتہ ریوالور ابھی تک ان دونوں کے ہا
میں موجود تھے۔

"خبردار۔ اب اگر حرکت کی تو گولیاں کھوپڑیاں توڑ دیں گی ——
ریوالور پھینک دو" —— عمران نے اونچی آواز میں چیختے ہوئے
اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکے بعد دیگرے دو اور فائر کر دیئے ا
وہ دونوں گولیاں ان کے جسموں کے قریب زمین پر پڑیں اور ان دونو
بے اختیار چیختے ہوئے نہ صرف ہاتھ میں موجود ریوالور دور پھینک د
بلکہ اپنے دونوں ہاتھ بھی اپنے اپنے سروں پر رکھ لئے اور عمران دو
ہوا ان کے قریب پہنچ گیا۔ ان دونوں میں سے ایک کے ہاتھ لیے
ہو کر نیچے گر گئے اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ مر چکا تھا۔ عمر
نے دوسرے کو ہاتھ سے سیدھا کیا اور پھر اس کی گردن پر پیر رکھ کر ا
موڑ دیا اور اس آدمی کی پہلے سے خستہ حالت اور زیادہ تیزی سے بگ
چلی گئی۔

"نام بتاؤ —— جلدی کرو۔ ورنہ ——" عمران نے پیر کو ذرا سا

رتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"ڈکسن —— میرا نام ڈکسن ہے —— پلیز یہ پیر ہٹا لو —— پلیز"
اس آدمی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے پیر ہٹا لیا۔

"کس کے کہنے پر میرا تعاقب کر رہے تھے —— بولو۔ ورنہ ——"
عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا رُخ اس کے سینے کی طرف
کرتے ہوئے کہا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ دونوں عام سے غنڈے تھے
اس لئے ظاہر ہے وہ کسی کے حکم پر ہی اس کا تعاقب کر رہے ہوں گے۔

"استاد مارٹی کے کہنے پر —— ہم اس کے آدمی ہیں" —— ڈکسن
نے رُک رُک کر جواب دیا۔

"کہاں رہتا ہے مارٹی —— جلدی بتاؤ" —— عمران نے
اور زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"بب —— بب —— بندرگاہ پر ریڈ لائن —— سس۔ سی۔ کلب۔
م —— میں ——" ڈکسن نے رک رک کر جواب دیا اور اس کے ساتھ
ہی اس کی آواز بند ہو گئی۔ وہ بھی ختم ہو چکا تھا۔

عمران نے ریوالور جیب میں ڈالا اور پھر جھک کر اس نے ان دونوں
کے ہاتھ پکڑے اور انہیں گھسیٹتا ہوا سڑک پار کر کے ان کی کار کی طرف
لے آیا اور پھر کار کا دروازہ کھول کر اس نے ان دونوں کو کار کی عقبی
نشست پر ڈالا اور دروازہ بند کر کے وہ تیزی سے اپنی کار کی طرف
بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور تیزی
سے دوڑتی چلی گئی۔ اس کے ذہن میں کھلبلی سی مچی ہوئی تھی۔ نام کے
لحاظ سے تو مارٹی ایک عام سا غنڈہ لگ رہا تھا اور کسی عام سے غنڈے

سے اُسے یہ توقع نہ ہو سکتی تھی کہ اس کے آدمی اس کا باقاعدہ تعاقب
کرتے۔ یقیناً کوئی خاص ہی مسئلہ ہو گا۔ اس لئے وہ فوری طور پر ا
استاد مارٹی کو چیک کر لینا چاہتا تھا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ا
کی کار بندرگاہ کے علاقے میں داخل ہو گئی۔ عمران نے کار ایک سا
پر روکی اور پھر ڈیش بورڈ سے اس نے ماسک میک اَپ باکس نکالا
ماسک پہن کر اس نے اپنے چہرے کو بدلنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد
اس کا حلیہ مکمل طور پر بدل چکا تھا۔ اس نے کار براہ راست کلب کی طر
لے جانے کی بجائے اُسے جنرل پارکنگ میں روکا اور پھر نیچے اتر کر ا
اس طرف کو پیدل ہی چلنے لگا جدھر کلب بنے ہوئے تھے۔ یہ سا
کلب ملاحوں سے پُر تھے اور یہاں کُھلے عام شراب وغیرہ بھی فروخت
ہوتی تھی کیونکہ غیر ملکی ملاحوں کی وجہ سے حکومت نے ان سب کلبوں
باقاعدہ شراب فروخت کرنے کے لائسنس جاری کئے ہوئے تھے

ابھی عمران کلبوں کے بورڈ پڑھتا ہوا آگے بڑھ ہی رہا تھا کہ اس
ایک کلب کے سامنے ٹائیگر کی کار کھڑی دیکھی اور وہ چونک کر اس
طرف بڑھا۔ ابھی وہ کار کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اس نے کلب کے
برآمدے سے ٹائیگر کو باہر آتے ہوئے دیکھا۔

"ٹائیگر میرے ساتھ آؤ" ——— عمران نے اس کے قریب آ
ہی کہا اور ٹائیگر بُری طرح چونک پڑا۔

"اوہ آپ اور یہاں ——— میک اَپ میں" ——— ٹائیگر نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"استاد مارٹی ہے یہاں ——— اس کے دو آدمیوں نے میرا تعاقب

نے کی کوشش کی ہے ——— میں نے مارٹی کو چیک کرنا ہے"۔
ان نے خشک لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گیا۔

اوہ۔ حیرت ہے ——— مارٹی تو صرف شراب کی سمگلنگ کا دھندہ
نا ہے اور بالکل ہی عام سا غنڈہ ہے" ——— ٹائیگر نے کہا۔

میرا بھی یہی خیال تھا لیکن بہرحال اُسے چیک تو کرنا ہے" ———
ان نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

آیئے! ——— وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے اس لئے جلد ہی وہ
ان کھول دے گا" ——— ٹائیگر نے کہا اور تیز تیز قدم بڑھاتا آگے
ڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ریڈ لائن نامی سی کلب کے مین گیٹ سے ہال
ں داخل ہو رہے تھے۔ ہال میں واقعی مختلف ملکوں اور قومیتوں کے
وں بھرے ہوئے تھے۔ شراب کی بُو اور گھٹیا منشیات کے دھوئیں سے
ضا بے حد بوجھل سی ہو رہی تھی۔ ایک طرف کاؤنٹر کے پیچھے ایک
ھاری جسم کا غنڈہ کھڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ
ی طرح چونک پڑا۔

آپ ——— باس کو برا ——— آپ اور یہاں" ——— کاؤنٹر مین نے
ت نکالتے ہوئے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

مارٹی کہاں ہے ——— اس کے لئے کام لایا ہوں" ——— ٹائیگر نے
م لہجے میں کہا۔

باس دفتر میں ہے جناب! ——— میں آپ کی آمد کی اطلاع دے
ا ——— کاؤنٹر مین نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں
کہ پہلے اطلاع کے جھنجھٹ میں پڑتا رہوں" ۔۔۔ ٹائیگر نے اس
کرخت لہجے میں کہا اور ایک سائیڈ پر بنی ہوئی راہداری کی طرف قد
بڑھا دیئے ۔ عمران خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔
"اب تمہارے رعب داب کا دائرہ کار واقعی پھیلتا جا رہا ہے"۔۔۔
عمران نے راہداری میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بے اخ
ہنس پڑا۔
"آپ تو جانتے ہیں کہ اس لائف میں اگر رعب اور دبدبہ نہ رکھا
جائے تو یہ لوگ گھاس ہی نہیں ڈالتے" ۔۔۔ ٹائیگر نے مسکرات
ہوئے جواب دیا۔
"مطلب یہ کہ اب تمہیں باقاعدہ گھاس ڈالی جانے لگی ہے"۔۔۔
عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر ایک بار پھر ہنس پڑا۔ اب وہ دونوں ایک
بند دروازے کے سامنے پہنچ چکے تھے جس کے باہر دو مسلح آدمی کھڑے
تھے۔ ٹائیگر کے قریب آتے ہی ان دونوں نے بڑے مؤدبانہ انداز
ٹائیگر کو سلام کیا۔ پھر ایک نے جلدی سے مڑ کر دروازے کو دھکیل
کھول دیا اور ٹائیگر اس طرح اندر داخل ہوا جیسے کوئی بادشاہ اپنے
مفتوحہ علاقے میں داخل ہو رہا ہو۔
"تم ۔۔۔ تم ۔۔۔ کوبرے تم ۔۔۔ اس طرح اچانک" ۔۔۔ اند
صوفے پر ایک طوائف نما عورت کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک بھا
جسم کے آدمی نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے
چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات تھے۔ اس کے ہاتھ میں شراب کا جام

"تم دفع ہو جاؤ" ۔۔۔ ٹائیگر نے اس عورت سے مخاطب ہو کر
انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو وہ عورت تیزی سے اٹھی اور پھر تقریباً
دوڑتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی ۔
"تمہارے دو آدمی ایک شخص علی عمران کا تعاقب کر رہے تھے کیوں؟"
ٹائیگر نے اس عورت کے باہر جاتے ہی مارٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو
اب ذہنی طور پر خاصا سنبھلا ہوا نظر آ رہا تھا۔
"ارے ۔ کمال ہے ۔۔۔ تمہیں اس کی خبر کیسے ہو گئی ۔۔۔ وہ
دونوں تو اپنے کام میں ماہر ہیں ۔۔۔ ویسے مجھے حیرت ہے کہ میں نے
پہلی بار لمبا دھندہ ہاتھ میں لیا ہے اور تم سر پر پہنچ گئے ہو" ۔۔۔
مارٹی نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا۔
"تو تمہارا خیال تھا کہ تم کوبرے کو حصہ دیئے بغیر لمبا دھندہ کر لو گے"۔
ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔
"اوہ ۔ نہیں کوبرے ۔۔۔ بس مجھے خیال نہ رہا تھا۔ بہرحال اب
تمہیں پتہ چل گیا ہے تو میں تمہارا حصہ دینے کے لئے تیار ہوں۔ بیٹھو۔
کیا پیئو گے" ۔۔۔ مارٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کتنا لمبا دھندہ ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے اسی طرح سرد لہجے
میں پوچھا۔
"ارے ۔ اتنا لمبا دھندہ بھی نہیں ہے ۔۔۔ میرے لئے لمبا
دھندہ تھا، تمہارے لئے نہیں ۔۔۔ صرف پچاس ہزار روپے ملے
ہیں" ۔۔۔ مارٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کس پارٹی کا کام ہے" ۔۔۔ ؟ ٹائیگر نے پوچھا۔

"اس سے تمہارا کیا مطلب کو برے ۔۔۔ بس تم اپنا حصہ لو ۔ اور
اسے بھول جاؤ" ۔۔۔ مارٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن دوسرے
لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ میں جا گرا ۔ ٹائیگر کا بھرپور
تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا ۔

"الو کے پٹھے ! ۔۔۔ کو برے سے اڑنے کی کوشش کر رہے ہو ۔
حقیر کیڑے" ۔۔۔ ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس کے ہاتھ میں لمبی نال کا ایک بھاری ریوالور نظر آنے لگ گیا جبکہ
عمران اطمینان سے ایک سائیڈ پر صوفے پر اس طرح بیٹھا ہوا تھا
جیسے اسے صرف تماشا دیکھنے سے غرض ہو ۔

"بب ۔۔۔ بب ۔۔۔ بتاتا ہوں ۔۔۔ پلیز کو برے ۔۔۔ مجھے
مت مارو ۔۔۔ پلیز" ۔۔۔ مارٹی نے بجائے کوئی سخت ردعمل ظاہر
کرنے کے الٹا گھگھیاتے ہوئے کہا ۔

"بولو ۔۔۔ کس پارٹی کا کام ہے" ۔۔۔ ؟ ٹائیگر نے تیز لہجے میں
پوچھا ۔

"جیکسن کا ۔۔۔ ایک غیر ملکی ہے ۔۔۔ ہوٹل شیرٹن میں ٹھہرا ہوا
ہے" ۔۔۔ مارٹی نے جواب دیا ۔

"کہاں کا رہنے والا ہے ۔۔۔ اور تم سے اس کا رابطہ کیسے ہوا" ۔۔۔
ٹائیگر نے پہلے سے زیادہ غراہٹ بھرے لہجے میں کہا ۔

"ایکریمین ہے ۔۔۔ پہلے رالف نے اس کا کام کیا تھا ۔ ایک آدمی
کو کافرستان بھجوایا گیا تھا اور اس لانچ میں میں بھی تھا کیونکہ میرا مال
بھی جا رہا تھا ۔۔۔ راستے میں اس سے تعارف ہو گیا ۔ پھر وہ اچانک

یہاں میرے پاس پہنچا اور اس نے مجھے یہ کام دیا ۔۔۔ پہلے تو میں
نے اسے کہا کہ وہ رالف کی پارٹی ہے اس لئے اگر میں نے اس کا کام
لے لیا تو رالف ناراض ہو جائے گا ۔۔۔ لیکن اس نے کہا کہ وہ یہ
کام کسی بڑے آدمی کی بجائے مجھ سے ہی کرانا چاہتا ہے تو میں نے
حامی بھر لی ۔۔۔ کام بھی معمولی سا تھا ۔ ایک آدمی کی نگرانی کرنی تھی
اس نے کہا تھا کہ وہ آدمی جس کا نام عمران ہے انتہائی خطرناک اور
ہوشیار آدمی ہے اس لئے نگرانی انتہائی محتاط انداز میں ہونی چاہئے ۔
چنانچہ میں نے رالف کے ہی دو آدمی ڈکسن اور جیفرے کو ہائر کر لیا
وہ ایسے کام کرتے رہتے ہیں اور آدھی رقم انہیں دے دی ۔۔۔ بس
یہ بات ہے" ۔۔۔ مارٹی نے ساری تفصیل بتا دی ۔

"اب تک کیا رپورٹ ملی ہے تمہیں" ۔۔۔ ؟ ٹائیگر نے پوچھا ۔

"رپورٹ ڈکسن نے براہ راست اسے ہی دینی تھی ۔ اس نے خود
کہا تھا" ۔۔۔ مارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"او کے ۔۔۔ اسے فون کر کے یہاں بلواؤ" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا ۔

"ہو سکتا ہے وہ یہاں نہ آئے ۔ اس لئے اس بات کو رہنے دو ۔
ہمیں وہیں جانا ہو گا ۔۔۔ اسے ساتھ لے لو" ۔۔۔ عمران نے صوفے
سے اٹھتے ہوئے کہا ۔

"سنو ۔۔۔ تم نے ہمارے ساتھ اس پارٹی کے پاس چلنا ہے ۔ اور
اگر تم نے کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو جانتے ہو کہ تمہارا کیا حشر
ہو گا" ۔۔۔ ٹائیگر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا ۔

"میں جانتا ہوں ۔۔۔ میں کوئی شرارت نہ کروں گا" ۔۔۔ مارٹی نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سنو!—— اگر تم نے کوئی شرارت نہ کی تو میں حصہ بھی نہ لوں گا۔ میرا وعدہ چلو" —— ٹائیگر نے کہا اور مارٹی کا ستا ہوا چہرہ حصہ نہ لینے کی بات سنتے ہی کھل اٹھا۔ وہ واقعی ایک تھرڈ کلاس بدمعاش تھا جس کے لئے معمولی سی دولت بھی بڑی اہمیت رکھتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ مارٹی کی ہی کار میں بیٹھے شہر کی طرف اڑے چلے جارہے تھے۔ مارٹی ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جب کہ ٹائیگر سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اور عمران عقبی سیٹ پر تھا۔ کار تیزی سے دوڑتی ہوئی شہر کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔

"کیا آج تمہاری ملاقات اس جیکسن سے ہوئی ہے" —— پیچھے بیٹھے ہوئے عمران نے پوچھا۔

"ہاں!—— دو بار ہوئی ہے۔ ایک بار میں اس کے ہوٹل گیا تھا۔ دوسری بار وہ میرے پاس آیا تھا" —— مارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا

"اس کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ —— اور کمرہ نمبر بھی" —— عمران نے پوچھا اور مارٹی نے حلیہ بتانا شروع کر دیا اور ساتھ ہی کمرہ نمبر بھی بتا دیا۔

"کار ایک سائیڈ پر روک دو مارٹی —— ہم نے کچھ مشورے کرنے ہیں" —— اچانک عمران نے کہا اور مارٹی نے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر کی طرف دیکھا تو ٹائیگر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور مارٹی نے کار ایک سائیڈ پر کر کے جیسے ہی روکی، عمران کا ہاتھ گھوما اور مارٹی چیخ مار کر وہیں ڈرائیونگ سیٹ پر ہی اوندھے منہ گر گیا۔ عمران نے پوری قوت سے ریوالور کا دستہ اس کی کھوپڑی پر مار دیا تھا۔ سٹیئرنگ پر گرتے ہی

اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی فوری دوسری ضرب نے اسے حرکت کرنے کے بھی قابل نہ چھوڑا۔

"اسے اٹھا کر باہر لے جاؤ اور جھاڑیوں میں ڈال دو" —— عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر جلدی سے نیچے اترا اور گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آ گیا۔ پھر اس نے دروازہ کھول کر مارٹی کو باہر کھینچا اور اسے کاندھے پر ڈال کر سائیڈ پر موجود بڑی بڑی جھاڑیوں کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ عمران عقبی سیٹ سے اتر کر ڈرائیونگ سیٹ پر آ گیا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر واپس آیا تو عمران نے اسے سائیڈ سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر اس کے سیٹ پر بیٹھتے ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔

"اسے ہوش آ گیا تو" —— ؟ ٹائیگر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا —— اپنے کلب چلا جائے گا۔ ہمیں صرف اسے اس وقت تک جیکسن کو کسی قسم کی اطلاع دینے سے روکنا ہے جب تک ہم جیکسن تک نہیں پہنچ جاتے" —— عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار ہوٹل شیرٹن کے کمپاؤنڈ میں پہنچ کر پارکنگ کی طرف بڑھ گئی۔ پارکنگ میں کار روک کر عمران اور ٹائیگر نیچے اترے اور تیزی سے قدم بڑھاتے مین عمارت کی طرف بڑھ گئے۔

"کمرہ نمبر بارہ۔ تیسری منزل میں جیکسن صاحب موجود ہیں" —— ؟ عمران نے کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی لڑکی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جیکسن صاحب —— وہ تو ایک گھنٹہ پہلے کمرہ چھوڑ گئے ہیں" ——

لڑکی نے کہا تو عمران اور ٹائیگر دونوں چونک پڑے ۔

"چھوڑ گئے ہیں ــــ کچھ بتا کر گئے ہیں ۔ ہم نے تو ان سے انتہائی ضروری بزنس ٹاک کرنی تھی" ــــ عمران نے لہجے میں پریشانی کا تاثر پیدا کرتے ہوئے کہا ۔

"بتایا تو کچھ نہیں انہوں نے ــــ لیکن ہوٹل کی کار وہ لے گئے ہیں ۔ آپ کو کار کاؤنٹر سے معلوم ہو جائے گا" ــــ لڑکی نے ہال کے دوسرے کنارے پر بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اس کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا ۔

"مسٹر جیکسن ہوٹل کی کار لے کر گئے ہیں ــــ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ کہاں گئے ہیں" ــــ ؟ عمران نے کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"جی ہاں ! ــــ وہ ایئر پورٹ گئے ہیں ــــ یہ دیکھیے اندراج" ــــ نوجوان نے اپنے سامنے پڑے ہوئے رجسٹر کے ایک خانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔

"شکریہ" ــــ عمران نے کہا اور تیزی سے واپس ہال کے مین گیٹ کی طرف مڑ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ مارٹی کی کار میں بیٹھے ہوئے ایئر پورٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے لیکن ایئر پورٹ پہنچ کر انہوں نے پوری چیکنگ کر ڈالی مگر نہ ہی جیکسن کسی فلائٹ پر گیا تھا اور نہ ایئر پورٹ پر موجود تھا ۔ عمران ایک پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے سکے ڈال کر ہوٹل شیرٹن کے نمبر ڈائل کیے ۔

"یس ۔ ہوٹل شیرٹن" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے

ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"کار کاؤنٹر سے بات کرنی ہے" ــــ عمران نے کہا ۔

"یس سر" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"ہیلو ــــ میں کار کاؤنٹر سے بول رہا ہوں" ــــ چند لمحوں بعد اسی نوجوان کی آواز سنائی دی جس سے ابھی انہوں نے کار کاؤنٹر پر بات کی تھی ۔

"آپ نے بتایا تھا کہ مسٹر جیکسن ہوٹل کی کار لے کر ایئر پورٹ گئے ہیں ــــ کیا کار واپس آگئی ہے" ــــ ؟ عمران نے پوچھا ۔

"یس سر ــــ ابھی چند لمحے پہلے ڈرائیور آیا ہے اور ابھی کاؤنٹر پر ہی موجود ہے" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"اسے ذرا رسیور دیجیے" ــــ عمران نے کہا ۔

"ہیلو ــــ میں ڈرائیور بول رہا ہوں" ــــ چند لمحوں بعد ایک مختلف آواز سنائی دی ۔

"مسٹر جیکسن کو آپ نے کہاں ڈراپ کیا ہے" ــــ عمران نے پوچھا ۔

"شاہین ایئر پورٹ پر جناب" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"اوہ اچھا ــــ شکریہ" ــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے واپس مڑ گیا ۔

"چارٹرڈ کمپنی کے ایئر پورٹ گیا ہے ــــ آؤ ۔ شاید ابھی وہیں مل جائے" ــــ عمران نے کہا لیکن پھر دوسرے لمحے تیزی سے مڑا اور اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے ۔ انکوائری کے لیے سکے نہ ڈالنا پڑتے تھے ۔ اس لیے اس نے ویسے ہی نمبر ڈائل کر

دیئے تھے۔

"یس ــــ انکوائری پلیز" ــــــــ دوسری طرف سے انکوائری آپریٹ
کی آواز سنائی۔

"شاہین چارٹرڈ کمپنی کے ایئرپورٹ کا نمبر دے دیجئے" ــــــ عمران
نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم
کیا۔ کوٹ کی چھوٹی جیب سے سکے نکال کر ڈالے اور آپریٹر کا بتایا ہوا نم
ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس۔ شاہین ایئرپورٹ ــــــ چند لمحوں بعد ایک نسوانی آوا
سنائی دی۔

"ہمارے ایک دوست مسٹر جیکسن آپ کے ایئرپورٹ پہنچے ہیں ــــ
یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا وہ ابھی ایئرپورٹ پر ہیں یا کسی طیارے پ
جا چکے ہیں" ــــــ ؟ عمران نے پوچھا۔

"اور کوئی تفصیل" ــــــ ؟ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"وہ ہوٹل شیرٹن سے ہوٹل کی کار پر آتے ہیں" ــــــ عمران۔
جواب دیا۔

"او۔کے ــ ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں" ــــــ دوسری طر
سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو ــ کیا آپ لائن پر ہیں" ــــــ بولنے والی کا لہجہ کاروباری

"یس" ــــــ عمران نے جواب دیا۔

"مسٹر جیکسن ابھی پندرہ منٹ پہلے ایک جیٹ طیارہ ہائر کر ـ
نارک روانہ ہو گئے ہیں ــــــ انہوں نے ایکریمیا کے لئے ہی جیٹ

ہائر کرایا ہے اور اکیلے ہی اس جیٹ طیارے پر سفر کر رہے ہیں"
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔کے ــ شکریہ" ــــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ چلیں ــ پرندہ تو اُڑ گیا" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے
پیچھے کھڑے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ کون ہو سکتا ہے باس! ــــ میری سمجھ میں یہی بات نہیں
آ رہی" ــــــ ٹائیگر نے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"مل جاتا تو پوچھ لیتا ــــــ بہرحال تم مارٹی کی گاڑی لے کر واپس
ملے جاؤ ــــ میں ٹیکسی پر جا رہا ہوں" ــــــ عمران نے کہا اور پھر
ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھنے لگا۔

"آپ کی گاڑی بھی تو وہیں ہے۔ اُسے فلیٹ پہنچا دوں" ــــــ ؟
ٹائیگر نے پوچھا۔

"اس کھٹارہ کو کس نے اٹھانا ہے۔ میں منگوا لوں گا" ــــــ عمران
نے کہا اور ٹائیگر مسکراتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ٹیکسی
ہائر کی اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی وہ دانش منزل کے قریبی چوک پر
سے چھوڑ کر پیدل ہی دانش منزل کی طرف بڑھ گیا۔

"خیریت عمران صاحب! ــــــ آج پیدل مارچ ہو رہی ہے"۔
بلیک زیرو نے عمران کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی کرسی سے
اٹھتے ہوئے کہا۔

"مشاہدے میں اضافہ کر رہا ہوں" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے
اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مشاہدے میں اضافہ ـــــ کیا مطلب" ـــــ؟ بلیک زیرو
حیران ہو کر پوچھا۔

"پیدل چلو تو اردگرد کی چیزیں نزدیک اور صاف نظر آتی ہیں او
وقت مل جاتا ہے کہ راہ چلتے انسانوں کے چہروں کو پڑھا جا سکے
دکانوں پر لگے ہوئے بورڈ اور سڑکوں پر دوڑتی ہوئی گاڑیوں کے
ماڈلز ـــــ سب کچھ اطمینان سے دیکھا جا سکتا ہے ـــــ خاص
پر فٹ پاتھ پر چلتی ہوئی خواتین کے لباس دیکھ کر بدلتے ہوئے ف
کا مشاہدہ ہو جاتا ہے" ـــــ عمران نے جواب دیا اور بلیک
بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر
کرنے شروع کر دیئے۔

"لیس ـــ رابرٹ اینڈ کمپنی" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دو
طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"مسٹر رابرٹ سے بات کرائیں ـــــ آغا بول رہا ہوں پاکیشیا۔"
عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیس سر ـــ ہولڈ آن کریں" ـــــ دوسری طرف سے ک
اور چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"ہیلو ـــ رابرٹ بول رہا ہوں" ـــــ بولنے والے کا لہ
سپاٹ تھا۔

"سپیشل فون پر بات کرو" ـــــ عمران نے اس بار ایکسٹو کے
میں کہا۔

"لیس" ـــــ دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا اور عمران نے
رسیور رکھ دیا۔

چند لمحوں بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں جناب" ـــــ رابرٹ کا لہجہ اس بار بے حد
مؤدبانہ تھا۔

"ایکسٹو" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"لیس سر" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک حلیہ نوٹ کرو" ـــــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے مارٹی کا بتایا ہوا جیکسن کا حلیہ بتا دیا۔

"نام جیکسن بتایا گیا ہے۔ کچھ دیر پہلے پاکیشیا کے دارالحکومت سے
ایک سپیشل جیٹ طیارہ ہائر کر کے ناراک روانہ ہوا ہے ـــــ تم
اسے ایئرپورٹ پر چیک کرو گے اور پھر اس کی نگرانی کرو گے کہ یہ کس
سے ملتا ہے ـــ کون ہے ـــ اس نے یہاں عمران کی خفیہ نگرانی
کرانے کی کوشش کی ہے لیکن جب اس کے متعلق معلوم ہوا تو یہ ناراک
روانہ ہو چکا تھا" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جو حلیہ آپ نے بتایا ہے جناب! ـــ اس لحاظ سے تو اس کا
نام ڈونلڈ ہے ـــــ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ یہ ناراک کے
ایک گروپ ریڈ فاکس کے چیف کلٹن کا اسسٹنٹ اور دست راست
ہے اور کہا جاتا ہے کہ کلٹن کا کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم سے بھی قریبی
رابطہ ہے ـــــ ویسے اس کا گروپ ناراک میں بے حد بااثر ہے"۔
رابرٹ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ تم اس کی نگرانی کرو اور اگر یہ کلٹن کو کوئی رپورٹ دے تو وہ رپورٹ فوری طور پر مجھے ملنی چاہیے" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــ میں انتظامات کرلوں گا" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ریڈ فاکس نیا نام ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ تو چھوٹی مچھلی ہوگی ـــ اصل مسئلہ تو بلیک تھنڈر کا ہے" عمران نے کہا۔

"کیا اس جیکسن یا ڈونلڈ نے آپ کی نگرانی کرائی تھی" ـــــ بلیک زیرو نے پوچھا اور عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"پھر اس کی اچانک واپسی ـــ اور اس انداز میں واپسی کا کیا معنی ہوا" ـــــ؟ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ہوسکتا ہے اسے اوپر سے کوئی حکم ملا ہو ـــ بہرحال رابرٹ ہوشیار آدمی ہے۔ اس کی رپورٹ وضاحت کردے گی لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ اس بار مجھے بلیک تھنڈر کے کسی ہیڈکوارٹر سے ٹکرانا پڑے گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ـــ تو آپ کا مطلب ہے کہ بلیک تھنڈر کا ہیڈکوارٹر نارک میں ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو بھی سکتا ہے ـــ اور نہیں بھی ـــ اب تک تو اس کے ایجنٹ ہی یہاں آکر ٹکراتے رہے ہیں۔ لیکن اس بار مجھے ان کے پیچھے جانا ہوگا ـــ تم ایسا کرو کہ فارن ٹیم کو الرٹ کردو" ـــــ عمران

نے کہا۔

"فارن ٹیم کو ـــ کیا مطلب" ـــــ؟ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"فارن ٹیم سے مطلب، سیکرٹ سروس کی وہ ٹیم ہے جسے فارن مشنز کا خاصا تجربہ ہوچکا ہے ـــــ میرا مطلب ہے صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اب سیکرٹ سروس کو دو حصوں میں تقسیم کردیا ہے ـــ فارن ٹیم اور ان لینڈ ٹیم" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عام طور پر ہوتا تو ایسے ہی ہے ـــ مستثنیات اپنی جگہ" ـــــ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ایک لمبے تڑنگے
آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس ۔ جوپیٹر بول رہا ہوں" ——— اس لمبے تڑنگے اور بھرے
ہوئے جسم کے آدمی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
"ایس۔ ایچ سے بات کرو" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور جوپیٹر نے جلدی سے رسیور رکھا اور
اٹھ کر وہ کمرے کے کونے میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا
دوسری طرف ایک اور کمرہ تھا جسے ریسٹ روم کے انداز میں سجایا گیا
تھا۔ اس کمرے کی ایک الماری کھول کر اس نے اس کی سائیڈ پر موجود ایک
بٹن دبایا تو الماری کا اندرونی خانہ سرر کی تیز آواز کے ساتھ سائیڈ میں
غائب ہو گیا۔ اب نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں
جوپیٹر الماری میں داخل ہو کر سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے ایک اور کمرے میں

پہنچ گیا۔ جیسے ہی اس نے آخری سیڑھی پر قدم رکھا، عقب میں سرر کی
تیز آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔ جوپیٹر تیزی سے آگے بڑھا
اور اس نے ایک سائیڈ پر موجود الماری کھولی اور اس کے سب سے
نچلے خانے میں ایک خصوصی ساخت کا بڑا سا ٹرانسمیٹر نصب تھا۔ اس
نے اس ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر پر کئی بلب تیزی سے
جلنے بجھنے لگے۔
"جوپیٹر بول رہا ہوں۔ ایس۔ اے۔ تھری۔ ایس۔ اے۔ تھری"۔
جوپیٹر نے سپاٹ لہجے میں ایس۔ اے۔ تھری کے الفاظ دو بار دہراتے
ہوئے کہا اور اس نے اوور کا لفظ نہ کہا تھا۔
"نیا کوڈ دوہراؤ" ——— ٹرانسمیٹر سے ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔
"نیا کوڈ ——— لاسٹ فائٹ" ——— جوپیٹر نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔
"سپیشل کوڈ" ——— ؟ ایک بار پھر پوچھا گیا۔
"فرسٹ کلاس" ——— جوپیٹر نے جواب دیا۔
"اوکے" ——— آواز سنائی دی اور پھر ٹرانسمیٹر کے تمام بلب
بجھ گئے تو جوپیٹر نے ایک بار پھر وہی بٹن دبا دیا۔ لیکن اس بار
ٹرانسمیٹر پر صرف ایک بلب جل اٹھا اور اس میں سے ایسی آوازیں نکلنے
لگیں جیسے سمندر کی لہریں پتھریلے ساحل کے ساتھ سر پٹک رہی ہوں
کچھ دیر تک یہ تیز آوازیں سنائی دیتی رہیں اور پھر آہستہ آہستہ ہلکی
پڑتے پڑتے خاموش ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر پر جلنے
والا بلب بھی بجھ گیا۔ جوپیٹر نے تیسری بار بٹن دبایا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ ایس۔ اے۔ تھری کالنگ۔ اوور" ۔۔۔ اس
جوپیٹر نے کہا۔
"سیکشن ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور" ۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے
ایک انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔
"ایس۔ اے۔ تھری جوپیٹر حکم کا منتظر ہے۔ اوور" ۔۔۔ جوپیٹر
انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"ایس۔ ایچ کو اطلاعات ملی ہیں کہ پاکیشیا کا علی عمران، احسن بیگ
اور اس کے فارمولے کی راہ پر چل پڑا ہے۔ اس لئے درمیانی رابطے کلنٹ
اور ڈونلڈ دونوں کو فوری آف کر دو۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف
کہا گیا۔
"یس سر ۔۔۔ مگر ان اطلاعات کی تفصیل کیا ہے۔ اوور" ۔۔۔
جوپیٹر نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔
"پاکیشیا کے مقامی ایجنٹوں نے اطلاع دی ہے کہ احسن بیگ کا مشن
مکمل ہونے کے بعد ڈونلڈ دوبارہ پاکیشیا پہنچ گیا ۔۔۔ اس نے وہاں
گھٹیا درجے کے افراد کے ذریعے عمران کی نگرانی شروع کرا دی۔ یہ نگرانی
ایک عام سے بدمعاش مارٹی کی مدد لے کرائی گئی اور عمران مارٹی تک پہنچ
گیا ۔۔۔ اس پر سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی گئی تو سیکشن ہیڈ کوارٹر
نے ڈونلڈ کو فوری طور پر وہاں سے نکال کر واپس بلا لیا ہے۔ یقیناً
اب عمران اس کے پیچھے ناماک آئے گا اور سیکشن ہیڈ کوارٹر کو پہلی بار
خطرہ محسوس ہوا ہے کہ یہ عمران کہیں اس لیبارٹری تک نہ پہنچ جائے جہاں
اس سائنسدان کو رکھا گیا ہے اور جہاں اس نے فارمولا مکمل کرنا ہے چنانچہ

فوری طور پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ کلنٹ عمران سے مقابلے کے لئے کسی طور پہ
بھی فٹ نہیں ہے۔ اس لئے ان دونوں کو مکمل طور پر آف کر دیا
جائے۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوہ۔ یس سر ۔۔۔ یہ اچھا فیصلہ ہے۔ اوور" ۔۔۔ جوپیٹر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اور سنو ۔۔۔ اگر عمران کسی بھی طرح تم تک پہنچ جانے میں کامیاب
ہو جائے تو تم نے اس سے قطعی نہیں ٹکرانا، تاکہ اسے کسی طرح بھی
ایس۔ ایچ کا کوئی کلیو نہ مل سکے ۔۔۔ سمجھ گئے ہو۔ اوور" ۔۔۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔
"ٹھیک ہے سر۔ اوور" ۔۔۔ جوپیٹر نے جواب دیا۔
"اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور جوپیٹر نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا اور پھر الماری بند
کر کے وہ واپس سیڑھیوں کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک
بار پھر اپنے اسی دفتر میں موجود تھا جہاں سے اٹھ کر وہ گیا تھا۔ اس
نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع
کر دیئے۔
"یس ۔ ڈیسیل اٹنڈنگ" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
طرف سے ایک سپاٹ آواز سنائی دی۔
"جوپیٹر بول رہا ہوں ڈیسیل" ۔۔۔ جوپیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔
"اوہ۔ یس باس! ۔۔۔ حکم باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ
آواز سنائی دی۔

"ایس۔ ایچ کا حکم ہے کہ کلٹن اور ڈونلڈ دونوں کو مکمل طور پر آف
کردیا جائے" ۔۔۔۔۔ جوپیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یس سر ۔۔۔ حکم کی تعمیل ہوگی" ۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گ
اور جوپیٹر نے بغیر کچھ کہے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر تیزی سے ن
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"یس۔ کلارک بول رہا ہوں" ۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دو
طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔
"ایس۔ اے۔ تھری بول رہا ہوں کلارک ۔۔۔۔۔۔ تم پاکیش
کے علی عمران سے واقف ہو۔ وہ شاید ناراک آئے ۔۔۔۔۔ تم
اس کی انتہائی محتاط انداز میں نگرانی کرنی ہے اور ساتھ ساتھ
اطلاع بھی دیتے رہنا" ۔۔۔۔۔ جوپیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔
"یس سر" ۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور جوپیٹر نے ایک با
کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"یس۔ جولین سپیکنگ" ۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوا
آواز سنائی دی۔
"پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کی فائل میرے دفتر بھجوا دو" ۔۔۔۔ جو
نے تیز لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔
"اب اس علی عمران سے انتقام لینے کا صحیح وقت آیا ہے۔ اس
خاتمہ میرے ہی ہاتھوں ہوگا ۔۔۔۔۔ قطعی میرے ہاتھوں" ۔۔۔۔۔ جو
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند منٹوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا ا
ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔

"اوہ۔ ٹریسیا تم ۔۔۔ اور یہاں" ۔۔۔۔۔ ؟ جوپیٹر نے چونک کر
ں لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
تمہیں تو وقت کا خیال ہی نہیں رہتا جوپیٹر ۔۔۔۔ پتہ ہے شام چار
نے کا وقت ہے فنکشن کا" ۔۔۔۔۔ ٹریسیا نے منہ بناتے ہوئے کہا
ار کرسی پر بیٹھ گئی۔
اب بہت بڑا فنکشن ہوگا ۔۔۔۔ بہت ہی بڑا" ۔۔۔۔۔ جوپیٹر نے
ے کی طرف جھکتے ہوئے مسکرا کر کہا
"کیا مطلب ۔۔۔۔ کیا تمہارے ہوش و حواس تو سلامت ہیں" ۔۔۔۔ ؟
یسیا نے چونک کر کہا اور حیرت بھری نظروں سے جوپیٹر کو دیکھنے لگی۔
ں لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔
یس۔ کم ان" ۔۔۔۔۔ جوپیٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ
ھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں
لے جوپیٹر اور پھر ٹریسیا کو سلام کیا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل اس
ے بڑے مؤدبانہ انداز میں جوپیٹر کے سامنے میز پر رکھ دی۔
"ٹھیک ہے۔ جاؤ" ۔۔۔۔۔ جوپیٹر نے کہا اور نوجوان سلام کر کے
ہس چلا گیا۔
"یہ دیکھو فائل ۔۔۔۔ دیکھو یہ کس کی فائل ہے" ۔۔۔۔۔ ؟ نوجوان
ے باہر جاتے ہی جوپیٹر نے فائل ٹریسیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور
یسیا نے حیرت بھرے انداز میں فائل اٹھالی۔
"علی عمران۔ پاکیشیا" ۔۔۔۔۔ ٹریسیا فائل پر لکھے ہوئے الفاظ پڑھتے
ا بے اختیار چونک پڑی۔

"ہاں ! — یہ اسی کی فائل ہے" — جوپیٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب — میں سمجھی نہیں — آخر تم یہ کیا پہیلیاں بجھا رہے ہو۔ کھل کر بات کرو" — ٹرلیسیا نے فائل کھول کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"علی عمران پاکیشیا آرہا ہے اور میں اس بار اس کا خاتمہ کر دوں گا" جوپیٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹرلیسیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا — کیا کہہ رہے ہو — یہ کیسے ممکن ہے وہ تو سپیشل لسٹ میں ہے" — ٹرلیسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہے۔ لیکن وہ کسی ایکسیڈنٹ میں بھی تو ہلاک ہو سکتا ہے یہاں لاکھوں نہیں تو ہزاروں ایکسیڈنٹ ہوتے ہی رہتے ہیں" — جوپیٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

"ہونہہ — مطلب یہ ہوا کہ تم مجھے بیوہ بنانے پر تل گئے ہو" ٹرلیسیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جوپیٹر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"تم کیسے بیوہ ہو سکتی ہو — تم عمران کی بیوی تو نہیں ہو، جو کی ہو" — جوپیٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سنو جوپیٹر — یہ معاملہ انتہائی سیریس ہے۔ اگر تم عمران سے ٹکرائے اور ایس۔ ایچ کو اس کی اطلاع مل گئی تو یقیناً ایس۔ ایچ اسے اپنے احکامات کی صریحاً خلاف ورزی سمجھے گا اور نتیجہ یہ کہ تمہیں فوری موت کی سزا دے دیگا اور میں لامحالہ بیوہ ہو جاؤں گی اس لئے تم اپنے اس ارادے سے باز آجاؤ" — ٹرلیسیا نے

سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یعنی تمہارا مطلب ہے کہ وہ موقع جو اتنے سالوں بعد مجھے مل رہا ہے وہ میں گنوا دوں — مجھے معلوم ہے ٹرلیسیا — کہ عمران بے پناہ صلاحیتوں کا مالک ہے لیکن جوپیٹر بھی اس سے کم نہیں ہے۔ میں اسے ضرور ہلاک کرا دوں گا" — جوپیٹر نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال کر انہیں بھینچتے ہوئے کہا۔

"آخر تم اس سے کس بات کا انتقام لینے کے لئے بے چین ہو۔ حالانکہ جہاں تک مجھے معلوم ہے اس نے تمہاری جان بچائی تھی۔ اگر عمران اس وقت تم پر احسان نہ کرتا تو تمہاری ہڈیاں بھی اب تک قبر میں گل سڑ چکی ہوتیں" — ٹرلیسیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے آج تک یہ بات تمہیں نہیں بتائی۔ لیکن آج موقع ہے کہ میں تمہیں اس بارے میں بتا دوں — تمہیں آج تک میں یہی بتاتا رہا ہوں کہ ایکریمیا کی وائٹ زیرو تنظیم سے میں نے خود استعفیٰ دیا تھا کیونکہ میرا سیکرٹری جانسن سے جھگڑا ہو گیا تھا" — جوپیٹر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں — تو کیا کوئی اور بات ہے" — ؟ ٹرلیسیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں — اصل بات اور ہے۔ یہ درست ہے کہ خصوصی مشن میں شکست کے بعد جب میں دشمنوں کے ہاتھ چڑھ گیا تھا، عمران اچانک وہاں پہنچا اور اس نے میری جان بچائی۔ جیسا کہ تم نے پہلے کہا ہے — اس کے ساتھ ہی اس نے سیکرٹری جانسن کو فون کر کے میری سفارش بھی

کی کہ جوپیٹر میں بے حد صلاحیتیں ہیں اس لئے مجھے شکست خوردہ
کر ختم نہ کیا جائے ـــــ تمہیں معلوم ہے کہ وائٹ زیرو میں شک
کا مطلب یقینی موت ہوتا ہے۔ بہرحال سیکرٹری جانسن نے
کال کیا اور مجھے کہا کہ میں تنظیم کی سربراہی سے نہ صرف استعفیٰ دے
دوں بلکہ اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے ایکریمیا کی تمام خفیہ تنظیموں سے
لاتعلقی کر لوں ـــــ اس نے مجھے بتایا کہ اس نے عمران کی سف
پر تنظیم کا اصول توڑتے ہوئے مجھے موت کی سزا نہیں دی۔ اس
مجھے استعفیٰ دینا پڑا" ـــــ جوپیٹر نے کہا۔

"تو اس سے کیا ثابت ہوا ـــــ اس نے تو تم پر احسان کیا اور تم ا
کی بات کر رہے ہو" ـــــ ٹریسیا نے کہا۔

"بعد میں مجھے پتہ چلا کہ میری شکست میں عمران کا ہاتھ تھا۔
نے میرے دشمنوں کی مدد کی تھی۔ لیکن جب میں شکست کھا گیا تو
نے مجھ پر احسان کرتے ہوئے مجھے دشمنوں سے بچایا اور پھر سی
جانسن سے میری سفارش کی ـــــ یہ بات جب مجھے معلوم ہو
میرا خون کھول اٹھا۔ میں نے پاکیشیا عمران کو فون کیا تو اس نے
کر لیا کہ واقعی میری شکست میں اس کا ہاتھ تھا۔ کیونکہ بقول ا
اس میں اس کے ملک پاکیشیا کا مفاد تھا ـــــ بس اسی لمحے سے
عمران سے شدید نفرت ہو گئی ہے۔ شدید ترین نفرت ـــــ
آج تک مجھے اس سے انتقام لینے کا موقع نہیں مل سکا۔ آج
مل گیا ہے تو میں اسے کیوں ہاتھ سے گنواؤں" ـــــ جوپیٹ
کہا اور ٹریسیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ مجھے تمہاری فطرت کا اندازہ ہے۔ اب تم
اسے ختم کرنے کے لئے اپنی پوری صلاحیتیں خرچ کرو گے اور کسی
صورت بھی اس ارادے سے باز نہ آؤ گے" ـــــ ٹریسیا نے طویل
سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے" ـــــ جوپیٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا کیا پروگرام ہونا ہے۔ مجھے تمہاری زندگی بہرحال عمران سے
زیادہ عزیز ہے" ـــــ ٹریسیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوپیٹر
بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کا
آبشار سا بہنے لگا تھا۔

"مجھے پہلے ہی یہی توقع تھی ـــــ اس کا مطلب ہے کہ اب عمران
کی زندگی پر موت کی مہر لگ چکی ہے" ـــــ جوپیٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــــ لیکن مجھے بہرحال عمران کی موت پر افسوس رہے گا۔
لیکن تمہاری زندگی بچانے کے لئے اس کی موت اب ضروری ہو چکی ہے
اور اب اسے مرنا ہی پڑے گا" ـــــ ٹریسیا نے اس بار انتہائی سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہو گا۔ اب تفصیل سنو! ـــــ ایس ایچ
نے کلٹن اور ڈونلڈ کو مکمل طور پر آف کرنے حکم دے دیا ہے اور میں
نے ڈلیسل کو حکم دے دیا ہے اور اب تک اس حکم کی تعمیل کر دی گئی
ہو گی ـــــ اس کے ساتھ ہی میں کلارک کو الرٹ کر دیا ہے کہ
وہ عمران کی آمد پر اس کی نگرانی کرے اور مجھے رپورٹ دے۔
بس اس دوران تمہارے ساتھ ناراک سے باہر چلا جاؤں گا اور پھر

وہاں جیسے ہی مجھے کلارک سے عمران کی آمد کی اطلاع ملے گی میں و
بیٹھے بیٹھے اس کی ایکسیڈنٹ میں ہلاکت کی پلاننگ کروں گا اور جب
وہ ہلاک ہو جائے گا۔ تب میں اور تم واپس آجائیں گے ___ ا
طرح ایس۔ ایچ کو بھی مجھ پر شک نہ پڑے گا اور میرا انتقام بھی پورا ہو جا
گا" ___ جو پیٹر نے کہا۔

"لیکن عمران یہاں آ کس لئے رہا ہے" ___ ؟ ٹریسیا نے پوچ

"ایس۔ ایچ نے پاکیشیا سے ایک سائنسدان کے اغوا کا مشن می
ذمہ لگایا ___ میں نے یہ مشن کلٹن اور ڈونلڈ کے ذمہ لگا دیا ___ کل
اور ڈونلڈ نے مل کر پاکیشیا سے سائنسدان احسن بیگ کو مع اس
فارمولے کے اغوا کیا اور انہیں مخصوص انداز میں سیکشن ہیڈ کوارٹر بھ
دیا گیا ___ اس کے بعد اس کلٹن نے یہ حماقت کی کہ ڈونلڈ کو واپ
پاکیشیا بھجوا دیا تاکہ عمران کی نگرانی کی جاسکے ___ عمران کو ظاہر
اس کا پتہ چل گیا اور سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ایجنٹوں نے بروقت کا
کر کے ڈونلڈ کو وہاں سے نکال لیا ___ اب ہیڈ کوارٹر کو یہ خد
لاحق ہو گیا ہے کہ عمران کو چونکہ اس سائنسدان کے اغوا کی اطلا
مل چکی ہے اس لئے لازماً وہ ڈونلڈ کے پیچھے یہاں نارک آئے گا
پھر ڈونلڈ اور کلٹن کے ذریعے وہ مجھ تک پہنچ جائے گا اور ہو سکتا
کہ وہ کسی طرح بھی لیبارٹری تک پہنچ جائے جہاں اس سائنسدا
احسن بیگ کو رکھا گیا ہے۔ اس طرح اس لیبارٹری کی تباہی ممکن ہے
چنانچہ کلٹن اور ڈونلڈ دونوں آف کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور مجھے
گیا ہے کہ میں عمران سے نہ ٹکراؤں تاکہ وہ خود ہی ادھر ادھر ٹکریں

واپس چلا جائے" ___ جو پیٹر نے کہا۔

"میرا خیال ہے ایسا ممکن ہی نہیں ___ جب کوئی کلیو ہی باقی
نہیں رہے گا تو وہ کیسے لیبارٹری تک پہنچ سکے گا" ___ ٹریسیا نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بعد کی بات ہے ___ بہرحال وہ ڈونلڈ کے پیچھے نارک ضرور
آئے گا اور پھر میں اسے زندہ واپس نہ جانے دوں گا" ___ جو پیٹر
نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹریسیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اُ
"ایکسٹو" ۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا کیونکہ وہ اس
دانش منزل کے آپریشن روم میں ہی موجود تھا۔ بلیک زیرو اپنے
ضروری خریداری کی وجہ سے بازار گیا ہوا تھا اس لئے عمران آپریشن
میں اکیلا تھا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں باس!" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے
میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سب سے ہوشیار فارن ایجنٹ راب
آواز سنائی دی۔

"یس" ۔۔۔۔ عمران نے چونک کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

"باس! ۔۔۔۔ ڈونلڈ اور کلٹن دونوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے"
دوسری طرف سے رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل سے رپورٹ دو" ۔۔۔۔ عمران نے غرا

ہوئے کہا۔

"یس باس! ۔۔۔۔ میں نے ڈونلڈ کو ایئرپورٹ پر چیک کیا اور پھر
میں نے اس کے جسم سے ایف۔ آر۔ ایچ ٹاپ لانگ رینج سپیشل
ڈکٹا فون لگا دیا ۔۔۔۔ ڈونلڈ ایئرپورٹ سے نکل کر سیدھا ہوٹل روزمیری
پہنچا جہاں کلٹن کا دفتر ہے ۔۔۔۔ کلٹن سے اس کی ملاقات ہوئی۔
ڈکٹا فون کی وجہ سے میں ان کے درمیان ہونے والی تمام بات چیت
ہوٹل میں بیٹھ کر سن رہا تھا۔ کلٹن اس طرح ڈونلڈ کی واپسی پر
حیران رہ گیا تو ڈونلڈ نے اسے بتایا کہ ایس۔ ایچ نے اسے وہاں
کال کر کے فوری واپسی کا حکم دیا۔ چنانچہ اس نے ایس۔ ایچ کے حکم کی
تعمیل میں آتے ہوئے فوری طور پر ہوٹل چھوڑا اور ایک جیٹ طیارہ
چارٹرڈ کرا کر فوری طور پر یہاں پہنچ گیا ہے ۔۔۔۔ اس پر کلٹن نے ایک
بار پھر حیرت کا اظہار کیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ ان دونوں کے درمیان
مزید بات چیت ہوتی، فائرنگ اور ان دونوں کے چیخنے کی آوازیں
سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی ۔۔۔۔ میں سمجھ گیا کہ ان دونوں
کو ان کے دفتر میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں بے حد حیران ہوا۔ کیونکہ
ہوٹل روزمیری تو ان کا سب سے مضبوط گڑھ تھا ۔۔۔۔ یہ بات سوچی
بھی نہ جا سکتی تھی کہ وہاں کوئی انہیں ہلاک کر سکتا ہے ۔۔۔۔ میں
ہوٹل سے نکل کر فوری طور پر عقبی طرف پہنچا تو میں نے دو مسلح افراد کو
نکل کر ایک کار میں بیٹھتے ہوئے دیکھا اور کار تیزی سے آگے بڑھ گئی۔
میں واپس پارکنگ کی طرف آیا تاکہ اپنی کار لے کر ان کا تعاقب کر سکوں۔
کیونکہ جس سڑک پر وہ گئے تھے وہ کافی دور تک سیدھی تھی۔ اس لئے مجھے

یقین تھا کہ میں انہیں پکڑ لوں گا۔ لیکن جب میں کار لے کر ان کے پیچھے
گیا تو کچھ دُور وہ کار تباہ شدہ حالت میں موجود تھی۔ اُسے میزائل مار کر
اُڑا دیا گیا تھا اور ان دونوں کی لاشیں بھی اندر موجود تھیں ـــــ میں
نے وہاں سے معلومات حاصل کیں تو ان پر میزائل فائر کرنے والوں کے
بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ صرف اتنا پتہ چلا کہ کسی قریبی بلڈنگ سے
اچانک میزائل فائر ہوا اور ان کی کار کے پرزے اُڑ گئے۔ دو اور کاریں
بھی تباہ ہوئیں ـــ میں نے بعد میں اس تباہ ہونے والی کار کے
نمبر کے ذریعے انکوائری کی تو پتہ چلا کہ یہ کار ایک پیشہ ور معروف قاتل
ہنری کے نام رجسٹرڈ تھی اور بعد میں پولیس آفس سے اس بات کی تصدیق
بھی ہو گئی کہ کار میں مرنے والوں میں ایک ہنری بھی تھا اور دوسرا
ایک اور پیشہ ور قاتل ٹومی تھا۔ اس طرح مزید تحقیقات نہیں ہو سکیں"
رابرٹ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس بات کا پتہ چلاؤ کہ ہنری کو ان کی ڈیتھ کال کس نے دی ہے"
عمران نے کہا۔

"یس سر ـــ میں کوشش کر رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے
رابرٹ نے کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا
جال سا اُبھر آیا تھا۔ وہ کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے رسیور
اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـ روز کلب" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گرانڈ ماسٹر جیفرے سے بات کرنی ہے ـــــ میں گریٹ لینڈ

بول رہا ہوں" ـــــ عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں
بعد ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں" ـــــ بولنے والے کے لہجے میں کرختگی
درشتی کا عنصر بے حد نمایاں تھا۔

"اب اتنے بھی گرانڈ نہیں ہو کہ اس طرح غرانا شروع کر دو" ـــــ
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون ہو تم" ـــــ دوسری طرف سے پہلے سے بھی زیادہ کرخت لہجے
میں کہا گیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ یہ غراہٹ صرف رعب ڈالنے کے لئے ہے۔ ورنہ
گرانڈ ماسٹر چوہے کو دیکھتے ہی بھیگی بلی بن جاتا ہے" ـــــ عمران نے
اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ اوہ ـــ کہیں تم پرنس آف ڈھمپ تو نہیں ہو ـــ ایسی
باتیں تو وہی کرتا ہے" ـــــ اس بار دوسری طرف سے حیرت بھرے
لہجے میں کہا گیا۔

"چلو شکر ہے کہ تم نے اتنے طویل عرصے بعد پہچان تو لیا" ـــــ
عمران نے کہا۔

"اوہ ـــ اوہ تم ـــ تم نے کیسے کال کر لیا ـــ تم تو مجھے یکسر بھول
چکے تھے" ـــــ دوسری طرف سے انتہائی بے تکلفانہ لہجے
میں کہا گیا۔

"مجھے دراصل تمہاری غراہٹ سے ڈر لگتا ہے۔ میں اعصابی طور پر

کمزور واقع ہوا ہوں۔ اس لئے انتظار کرتا رہا کہ تم بوڑھے ہو جاؤ۔
تب کال کروں گا ـــــ لیکن اب بھی تمہاری غراہٹ نہ صرف قائم
ہے بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے ـــــ بڑی مشکل سے
بیہوش ہونے سے بچا ہوں" ـــــ عمران نے جواب دیا اور دوسری
طرف سے بے اختیار زوردار قہقہہ سنائی دیا۔

"کیا کروں۔ اب اس لہجے میں بولنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ بہرحال
بتاؤ کہ کس لئے فون کیا ہے ـــــ ؟ مجھے معلوم ہے کہ تم سخت مطلبی
اور خود غرض آدمی ہو ـــــ بغیر کسی کام کے تو تم انگلی بھی نہیں ہلاتے"
گرانڈ ماسٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پچاس بار انگلی ہلانی پڑی ہے ـــــ تب جا کر تم سے بات ہو سکی
ہے ـــــ بہرحال ایک چھوٹا سا کام ہے۔ ریڈ فاکس نامی گروپ
کے لیڈر کلٹن کو اس کے اسسٹنٹ ڈونلڈ سمیت روز میری ہوٹل
میں اس کے دفتر میں گولی مار دی گئی ہے اور گولی مارنے والے دو
پیشہ ور قاتل تھے۔ ایک کا نام ہنری اور دوسرے کا نام ٹوھتی تھا اور
ان کی کار بھی سڑک پر میزائل مار کر تباہ کر دی گئی ہے اور وہ دونوں
بھی اس کار کے ساتھ ہی ختم ہو چکے ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"مجھے تمہاری یہ باتیں سن کر کوئی حیرت نہیں ہوئی۔ کیونکہ مجھے معلوم
ہے کہ اگر براعظم افریقہ کی کسی گہری دلدل کی تہہ میں کوئی کیڑا بھی حرکت
کرتا ہے تو تمہیں اس کی اطلاع مل جاتی ہے" ـــــ دوسری طرف سے
گرانڈ ماسٹر نے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"کیڑوں کی حرکت تو معلوم ہو جاتی ہے لیکن یہ بات معلوم نہیں ہو سکی

کلٹن اور ڈونلڈ کو قتل کس نے کرایا ہے" ـــــ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھ گیا ـــــ تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ ان دونوں کے قتل
کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے" ـــــ گرانڈ ماسٹر نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"اس بات کا مجھے یقین ہے کہ کم از کم یہ ہاتھ تمہارا نہیں ہو سکتا۔
اس لئے میں نے سوچا کہ اس قدر شریف آدمی کے بینک اکاؤنٹ
میں بھی اضافہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنی شرافت پر قائم رہ سکے" ـــــ
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے گرانڈ ماسٹر بے اختیار
ہنس پڑا۔

"تمہاری یہی ادائیں تو یاد رہتی ہیں پرنس! ـــــ بہرحال آدھے
گھنٹے بعد فون کرنا۔ میں معلوم کر لوں گا" ـــــ گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

"اپنا تازہ ترین اکاؤنٹ نمبر بھی بتا دو۔ تاکہ میں اپنی ڈائری کو اپ ٹو
ڈیٹ کر سکوں" ـــــ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے گرانڈ
ماسٹر نے اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام بتا دیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
رسیور رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو واپس آ گیا تو عمران نے اسے ایک
پیڈ پر گرانڈ ماسٹر کا بینک اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام اور شہر لکھ کر
دیا اور اسے فوری طور پر اس اکاؤنٹ میں پانچ ہزار ڈالر جمع کرانے کا
کہہ دیا۔

"کوئی معلومات خریدی ہیں آپ نے" ـــــ ؟ بلیک زیرو نے

چیٹ کو دیکھتے ہوئے کہا اور عمران نے مختصر طور پر اسے رابرٹ کی
رپورٹ بتا دی۔

" اوہ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ بلیک تھنڈر تک یہ بات پہنچ گئی
ہے کہ آپ ان لوگوں تک پہنچ گئے ہیں ۔۔۔ اور انہوں نے
آپ کو روکنے کے لئے یہ سب کچھ کیا ہے ۔۔۔ لیکن یہ آدمی بلیک
تھنڈر جیسی تنظیم کے خلاف مخبری کرے گا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے

" ہاں ! ۔۔۔ اسی لئے تو میں نے اسے فون کیا ہے ۔۔۔ یہ آد
بظاہر ایک چھوٹا سا آدمی ہے لیکن اس قدر تیز اور ذہین آدمی ہے
ناممکن کو ممکن بنانے کا فن جانتا ہے ۔۔۔ اور اسی لئے ا
ناراک کے زیر زمین حلقوں میں گرانڈ ماسٹر کہا جاتا ہے" ۔۔۔ عم
نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

آدھے گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور گرانڈ
کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" کیا ہوا گرانڈ ماسٹر ۔۔۔ گرانڈ ہی ہے ہو ناں ۔۔۔ گراؤنڈ تو نہ
ہو گئے" ۔۔۔ عمران نے گرانڈ ماسٹر کے لائن پر آتے ہی کہا۔

" گرانڈ ماسٹر کبھی گراؤنڈ نہیں ہو سکتا پرنس ! ۔۔۔ کلٹن اور
کے قتل کے پیچھے ایک اور گروپ کا ہاتھ ہے جس کا چیف ولیس
ہے ۔۔۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ ولیسل ایک اور بڑے گروپ
تحت کام کرتا ہے جس کا چیف جوپیٹر ہے" ۔۔۔ گرانڈ ماسٹر
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ولیسل کا اڈہ" ۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا۔

" ولیسل کا اڈہ رین بو ہوٹل ہے ۔۔۔ اور ظاہر ہے اب تم
جوپیٹر کے اڈے کے بارے میں بھی پوچھو گے ۔۔۔ تو میں پہلے ہی
بتا دوں کہ جوپیٹر کا اڈہ جوپیٹر گیم ہاؤس ہے ۔۔۔ ویسے یہ بھی
بتا دوں کہ جوپیٹر اپنی بیوی کے ساتھ آج ہی ریاست الباما کے
دارالحکومت مونٹری چلا گیا ہے۔ کیونکہ جوپیٹر کا آبائی شہر مونٹری ہی
ہے اور وہ اکثر وہاں جاتا رہتا ہے" ۔۔۔ گرانڈ ماسٹر نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

" یہ جوپیٹر وہی تو نہیں ہے جو پہلے ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی
کا چیف تھا" ۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا۔

" ہاں ۔۔ وہی ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" گڈ ۔۔۔ تم واقعی گرانڈ ماسٹر ہو کہ نصف گھنٹے میں تم نے اس قدر
معلومات حاصل کر لیں ۔۔۔ میں تو تمہارے اکاؤنٹ میں پانچ ہزار
ڈالر بھجوا رہا تھا لیکن اب تمہاری شاندار کارکردگی دیکھتے ہوئے اسے
میں ڈبل کر رہا ہوں ۔ یعنی دس ہزار ڈالر ۔۔۔ گڈ بائی" ۔۔۔ عمران
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تو یہ جوپیٹر اب بلیک تھنڈر سے اٹیچ ہے" ۔۔۔ عمران نے
رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

" کون ہے یہ جوپیٹر" ۔۔۔ ؟ بلیک زیرو نے پوچھا۔

" ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی کا چیف تھا ۔۔۔ کافی عرصہ پہلے اس
سے کافی دعا سلام رہی ہے ۔۔۔ ویسے خاصا ذہین۔ تیز اور فعال
آدمی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ گرانڈ ماسٹر نے جو کچھ کہا ہے وہ سو فیصد
درست ہوگا ـــــ؟ بلیک زیرو نے کہا۔
"ولبیل کی حد تک تو یقین ہے ـــــ اس کے بعد کی باتیں ا
کا ذاتی تجربہ ہے۔ اس لئے اُسے چیک کرنا پڑیگا ـــــ تم نے فا
ٹیم کو الرٹ کر دیا تھا ناں" ـــــ عمران نے کرسی سے اُٹھتے ہو
پوچھا۔
"ہاں" ـــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔
"او۔کے ـــــ پھر انہیں روانگی کا حکم دے دو۔ اور انہیں برلف
بھی کر دینا۔ کیونکہ اس بار مقابلہ بلیک تھنڈر سے ہے اور بلیک تھنڈ
کے بارے میں تم جانتے ہو کہ کیسی تنظیم ہے ـــــ بہرحال میں ضرو
انتظامات کرنے کے بعد انہیں پک اَپ کر لونگا" ـــــ عمران نے
کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم سے باہر آگیا۔ اس کے چہر
پر اُلجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر نیم دراز جو پیٹر نے ہاتھ
ما کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس" ـــــ جو پیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔
"کلارک بول رہا ہوں باس ناراک سے" ـــــ دوسری طرف سے
آواز سنائی دی اور جو پیٹر چونک کر سیدھا ہو گیا۔
"کیا رپورٹ ہے" ـــــ؟ جو پیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔
"باس! ـــــ عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت جن میں ایک عورت
ہے، ناراک پہنچ گیا ہے ـــــ اور یہ لوگ ایئرپورٹ سے سیدھے
کلب پہنچے ہیں۔ انہوں نے وہاں ولبیل سے ملنے کی خواہش
کی مگر ولبیل چونکہ اپنے گروپ کے کام کے لئے کرولینا گیا ہوا ہے
اس لئے وہ واپس آ گئے اور اب ہوٹل انٹرنیشنل میں رہائش پذیر ہیں"۔
نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ولیسل کے پاس وہ سیدھے کیوں گئے ہیں ——— اوہ ——— اس
مطلب ہے کہ انہیں کسی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ کلٹن اور ڈونلڈ کی
کے پیچھے ولیسل کا ہاتھ ہے ——— ویری بیڈ ——— تم ایسا کرو کہ
طور پر ولیسل کو اطلاع کر دو کہ وہ تا حکم ثانی نارک واپس نہ آئے
جوپیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ——— ویسے آپ حکم کریں تو میں انہیں آسانی سے ہلاک
کر سکتا ہوں" ——— کلارک نے کہا۔

"احمق مت بنو کلارک ——— تمہاری معمولی سی مشکوک حرکت سے
بھوتوں کی طرح تمہارے پیچھے لگ جائیں گے اور اس کے بعد
مجھ تک پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکتا ——— تم صرف ان
نگرانی کرو۔ لیکن نگرانی کے دوران بھی تمہیں ہر لحاظ سے محتاط
ہوشیار رہنا ہو گا" ——— جوپیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے کلارک نے کہا اور جوپیٹر
ریسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں
اسی لمحے دروازہ کھلا اور ٹریسیا اندر داخل ہوئی۔

"ارے کیا ہوا ——— یہ تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بج رہے
ٹریسیا نے چونک کر کہا اور جوپیٹر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ——— ایک الجھن تھی۔ ابھی کلارک کا
آیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی نارک پہنچ گئے ہیں۔
حیران کن اطلاع یہ ہے کہ وہ ایئرپورٹ سے سیدھے رین بو ہوٹل
کے پاس پہنچے ہیں مگر ولیسل کو لینا گیا ہوا تھا اس لئے ملاقات

ہو سکی" ——— جوپیٹر نے کہا۔

"اوہ ——— یہ واقعی اہم اطلاع ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران کو
ضرورت سے زیادہ معلومات حاصل ہیں اُسے معلوم ہو گیا ہے کہ کلٹن اور ڈونلڈ
ہلاک کرنے والا ولیسل ہے اور ولیسل تمہارا ماتحت ہے ——— اس
طرح وہ یقینی طور پر تمہارے متعلق معلومات حاصل کرے گا اور جس انداز
ایہ شخص ہے مجھے یقین ہے کہ وہ تمہاری شاندار پلاننگ کے باوجود
نکلے گا اور پھر ظاہر ہے معاملہ انتہائی خراب ہو جائے گا ——— عمران
تمہارے خلاف ہو جائے گا اور سیکشن ہیڈکوارٹر بھی۔ اس لئے میں
تی ہوں کہ تم انتقام والی بات ذہن سے نکال دو اور واپس چلے چلو" ———
یسیا نے کہا۔

"ہاں ——— تمہاری بات ٹھیک ہے۔ عمران کے اس طرح براہ راست
یسل تک پہنچ جانے سے مجھے بھی بے حد پریشانی ہو رہی ہے اور اب
یسل کو بھی فوری طور پر ہلاک کرانا ہو گا ——— میں کلارک کو کہہ دیتا
ں کہ وہ فوری بندوبست کرے گا۔ اس طرح عمران کو یہ معلوم نہ ہو سکے
ولیسل کو کلٹن اور ڈونلڈ کے قتل کا حکم میں نے دیا ہے" ———
پیٹر نے کہا اور کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

ٹیکسی جوپیٹر گیم ہاؤس کی شاندار عمارت کے سامنے جا کر رُ
میں موجود عمران اور اس کے ساتھی نیچے اُتر آئے۔ تنویر نے میٹر د
ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر وہ سب قدم بڑھاتے گیم ہاؤس کے مین گ
کی طرف بڑھ گئے۔ گیم ہاؤس کا ہال انتہائی وسیع اور شاندار تھا۔ ا
دیواروں کے ساتھ ساتھ جوئے کی انتہائی جدید مشینیں نصب تھیں
درمیان میں جوئے کی بڑی بڑی میزیں تھیں جن کے گرد جوا
کا ہجوم تھا۔ دائیں ہاتھ پر ایک علیحدہ ہال تھا جس میں میزیں ک
رکھی ہوئی تھیں اور وہاں لوگ بیٹھے کھانے پینے میں مصروف
سائیڈ پر ایک بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو خوبصورت ا
لڑکیاں موجود تھیں۔

"یونانی دیوتا صاحب سے ملاقات ہو جائے گی" ———
کاؤنٹر پر کھڑی ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یونانی دیوتا ——— کیا مطلب" ——— ؟ لڑکی نے چونک کر حیرت
مرے لہجے میں کہا۔

"میں تو اس کی تلاش میں یونان گیا تھا لیکن وہاں سے معلوم ہوا کہ
دیوتا صاحب یونان سے ہجرت کر کے ایکریمیا چلے گئے ہیں اور وہاں
انہوں نے گیم ہاؤس کھول رکھا ہے" ——— عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور لڑکی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ! ——— آپ باس جوپیٹر کے بارے میں کہہ رہے ہیں" ———
لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس میں اتنا ہنسنے اور دانت پھاڑنے والی کونسی بات ہے" ——— ؟
عمران کے پاس کھڑی جولیا نے اچانک غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری ——— باس اپنے دفتر میں ہیں ——— ابھی چند لمحے
پہلے مونٹری سے تشریف لائے ہیں ——— کیا نام بتاؤں انہیں" ——— ؟
لڑکی نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے سامنے رکھے
ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران اینڈ کو فرام پاکیشیا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
لڑکی نے ایک بٹن دبا دیا۔

"سر ——— کاؤنٹر سے بول رہی ہوں ——— پاکیشیا سے علی عمران صاحب
یف لائے ہیں اور آپ سے ملاقات چاہتے ہیں ——— ان کے ساتھ
خاتون اور تین مرد ہیں" ——— لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب
تے ہوئے کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے لڑکی نے کچھ سنا اور پھر یس سر"

کہہ کر اس نے رسیور رکھا اور پاس کھڑے ایک نوجوان کو اشارے سے
بلایا۔ اس نوجوان کے قریب آنے پر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں
کو باس کے دفتر پہنچانے کے لئے کہا۔

"آیئے جناب" ـــــــ نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا اور ایک طرف
بنی ہوئی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

"ہنستے ہوئے تم بہت خوبصورت لگتی ہو۔ اس لئے میری ساتھی کو
تمہارے ہنسنے پر اعتراض ہوا ہے" ـــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے
لڑکی سے کہا اور تیزی سے راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

"وہ تمہیں ہنستے ہوئے خوبصورت لگ رہی تھی ـــــ کیوں" ـــــ
جولیا نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ابھی کنوارہ جو ہوں۔ اس لئے ہر ہنستی ہوئی لڑکی مجھے خوبصورت
لگتی ہے" ـــــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور جولیا
نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

چند لمحوں بعد وہ سب ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ چکے
تھے۔ ان کی رہنمائی کرنے والے نوجوان نے دروازے پر دستک دی۔

"یس۔ کم ان" ـــــــ اندر سے آواز سنائی دی اور نوجوان نے
دروازے کو دھکیل کر کھولا اور خود ایک طرف ہٹ گیا۔

"واہ ـــــ شیر اور شیرنی دونوں ایک ہی گھاٹ پانی پی رہے ہیں"
عمران نے اندر داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں کہا۔ سامنے صوفے پر
ایک لمبا تڑنگا اور بھرے جسم والا نوجوان اور اس کے ساتھ ایک خوبصورت
اور نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اور ان دونوں کے ہاتھوں میں شراب

ے جام تھے۔

"شکر ہے تم نے شیرنی کہہ دیا ـــــ اگر بکری کہہ دیتے تو تمہارا
کچھ نہ بگڑتا البتہ بیچارے شیر کی کمبختی آجاتی" ـــــ نوجوان نے
اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ لڑکی بھی مسکراتی ہوئی اٹھ
کھڑی ہوئی۔

"میرے ساتھ بھی ایک شیرنی موجود ہے اس لئے مجبوری تھی ورنہ
تمہارے ساتھ مجھ جیسا معصوم انسان تو یقیناً شکار ہو جاتا" ـــــ
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے
گونج اٹھا۔

"یہ جوپیٹر ہے ـ یونانی دیوتا ـ جو ہجرت کر کے ایکریمیا پہنچ گیا
ہے ـــــ اور یہ ٹریلیا ہے جس کی وجہ سے یونانی دیوتا کو ہجرت
کرنا پڑی ہے ـــــ دیوتا صاحب کی اکلوتی بیگم" ـــــ عمران نے
جوپیٹر اور اس کی ساتھی لڑکی کا تعارف اپنے ساتھیوں سے کراتے
ہوئے کہا اور ٹریلیا عمران کے اس تعارف پر بے اختیار ہنس پڑی۔

"اور یہ ہیں مس لزا ـــــ اور یہ ہیں میرے ساتھی جناب سعید۔
جناب حسن اور جناب آفاق صاحبان" ـــــ عمران نے اپنے ساتھیوں
کے نام بدل کر ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر دونوں طرف سے
رسمی جملوں کی ادائیگی کے بعد وہ سب صوفوں پر بیٹھ گئے۔

"مس لزا تو یقیناً شراب سے شوق رکھتی ہوں گی" ـــــ جوپیٹر نے
میز پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں ـــــ شکریہ ـ میں جوس پیوں گی" ـــــ جولیا نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ صرف ریڈ جوس پینا پسند کرتی ہیں ـــــ مم ـــ میرا مطلب
ہے ریڈ بلڈ کا جوس" ـــــ عمران نے باقی فقرہ بوکھلائے ہوئے
انداز میں مکمل کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جولیا اُسے غصے سے آنکھیں
دکھانے لگی تھی اور کمرہ ایک بار پھر جوپیٹر اور ٹریسیا کے ہنسنے کی آواز
سے گونج اٹھا۔

جوپیٹر نے انٹرکام پر جوس لانے کا حکم دیا اور پھر رسیور رکھ دیا
"اچانک کیسے آنا ہوا ـــــ مجھے اطلاع کر دیتے تو میں ایرپورٹ
پر تمہیں ریسیو کرنے آجاتا" ـــــ جوپیٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم کل سے آئے ہوئے ہیں اور تم تو ابھی چند لمحے پہلے مونٹ
سے آئے ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جوپیٹر
ٹریسیا دونوں بے اختیار چونک پڑے اور پھر ان دونوں نے ایک
دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

"کمال ہے ـــ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا" ـــــ ؟ جوپیٹر نے
بھرے لہجے میں کہا۔

"نیچے کاؤنٹر پر موجود خوبصورت خاتون نے بتایا ہے" ـــــ
نے کہا اور جوپیٹر اور ٹریسیا دونوں کے چہروں پر تیزی سے ایسے تا
پھیلے جیسے انہیں عمران کا یہ فقرہ سن کر انتہائی اطمینان ہوا ہو
اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت لڑکی ہاتھ
ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی جس میں جوس کے بڑے بڑے
گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے گلاس درمیانی میز پر رکھے او

واپس چلی گئی۔

"لیجئے" ـــــ جوپیٹر نے کہا اور عمران نے گلاس اٹھا لیا تو باقی
ساتھیوں نے بھی ایک ایک گلاس اٹھا لیا اور جوس سپ کرنے لگے۔

"کافی طویل عرصے بعد تم سے ملاقات ہو رہی ہے عمران ـــــ کیا
اب بھی تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو" ـــــ جوپیٹر
نے شراب سپ کرتے ہوئے بات چیت کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"وہ بے چاری جو سروس پہلے ہی سیکرٹ تھی۔ وہ بعد میں اوپن
ہو گئی۔ اس لئے ساری سروس ہی ختم کر دی گئی اور چونکہ یہ سب
اس حقیر فقیر کے طفیل ہوا تھا اس لئے مجھے بھی مستقل طور پر آؤٹ کر
دیا گیا ہے ـــــ میں تو اب ایک بین الاقوامی تنظیم کے لئے کام
کر رہا ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بین الاقوامی تنظیم ـــــ وہ کونسی ہے" ـــــ جوپیٹر نے چونک
کر پوچھا۔

"وہ بھی سیکرٹ سروس سے کم سیکرٹ نہیں ہے ـــــ شاید تم
نے اس کا نام سنا ہو ـــ بلیک تھنڈر" ـــــ عمران نے کہا اور جوپیٹر
اور ٹریسیا دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"تمہارے اس طرح اچھلنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم اس کے متعلق
جانتے ہو ـــــ بڑی طاقتور اور باوسائل تنظیم ہے ـــــ اگر تم
کہو تو تمہاری سفارش کر دوں یہاں نارک کی نمائندگی کے لئے" ـــــ
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ـــــ میں آزاد رہنا چاہتا ہوں ـــــ میرا کام اس

پوزیشن میں بہت اچھی طرح چل رہا ہے" ـــــ جوپیٹر نے ہنستے
ہوئے کہا۔
"خاک اچھی طرح چل رہا ہے۔ وہ تمہارا آدمی ولیسل تو بتا رہا تھا کہ
تمہاری آمدنی کا گراف مسلسل نیچے جا رہا ہے" ـــــ عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔
"ولیسل بتا رہا تھا ـــ کیا کہہ رہے ہو ـــ اس سے تمہاری
ملاقات کہاں ہو گئی" ـــــ ؟ جوپیٹر نے بے اختیار چونک کر پوچھا
اور عمران مسکرا دیا۔
"میں کل یہاں آیا تو سیدھا ولیسل کے پاس گیا تاکہ اس سے تمہارے
متعلق معلومات حاصل کروں۔ لیکن مجھے بتایا گیا کہ وہ کرولینا گیا ہوا
ہے اور اس کے آنے کا علم نہیں ہے ـــ چنانچہ میں نے کرو
فون کیا اور وہاں ولیسل سے بات ہو گئی" ـــــ عمران نے
جواب دیا۔
"کیوں جھوٹ بول رہے ہو عمران! ـــ ولیسل سے تمہاری
ہوتی تو ـــــ" جوپیٹر نے بے اختیار ہو کر کہنا شروع کیا لیکن
پھر شاید کسی خیال کے آتے ہی اس نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔
"تو تم تک یقیناً اطلاع پہنچ جاتی ـــ یہی کہنا چاہتے تھے
تم ـــ بہرحال چھوڑو ان باتوں کو ـــ میرا تمہارے پاس آ
کا اور مقصد ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم اس کام میں میری مدد ض
کرو گے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کونسا کام" ـــ جوپیٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا کا ایک سائنسدان تمہارے آدمیوں نے اغوا کرایا ہے ـ
میں اسے واپس حاصل کرنا چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے اس بار
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"سائنسدان اغوا کرایا ہے۔ میرے آدمیوں نے ـــ کیا مطلب؟
یہ کیا کہہ رہے ہو تم" ـــــ جوپیٹر نے بے اختیار کرسی سے اچھلتے
ہوئے کہا۔
"سنو ـــ میں تمہیں چونکہ دوست سمجھتا ہوں اس لئے براہ راست
تمہارے پاس آگیا ہوں ـــ کلٹن اور ڈونلڈ نے پاکیشیا میں جا کر
سائنسدان احسن بیگ کو اغوا کیا ـــ پھر کلٹن اور ڈونلڈ کو ہلاک کر دیا
گیا اور ان کے قاتلوں کو بھی ـــ اور یہ بات بھی یقینی طور پر معلوم
ہو چکی ہے کہ انہیں تمہارے آدمی ولیسل نے ہلاک کرایا ہے ـــ
ولیسل تمہارا آدمی ہے اور تم نے اس بات کا اقرار بھی کیا ہے۔ ویسے
بھی مجھے پہلے سے معلوم ہے کہ اس کا گروپ تمہارے گروپ کے تحت
کام کرتا ہے ـــ میں پہلے ولیسل سے ملنے اس لئے گیا تھا تاکہ اس
بات کی تصدیق کر سکوں کہ کیا ولیسل واقعی تمہارے تحت کام کرتا ہے۔
لیکن ولیسل نہ ملا تو میں نے سوچا کہ تم سے براہ راست بات کر کے پوچھ
لوں اور تم نے تصدیق کر دی ہے ـــ اس کا مطلب ہے کہ
سائنسدان احسن بیگ کو تم نے اغوا کرایا ہے اور میں اسے واپس حاصل
کرنا چاہتا ہوں" ـــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"ولیسل کا گروپ میرے تحت ضرور کام کرتا ہے عمران ـــ لیکن
ہر کام نہیں۔ بے شمار کام وہ اپنی مرضی سے بھی کرتا ہے اور یقین کرو

مجھے قطعی اس بات کا علم نہیں ہے کہ ولیسل نے کسی سائنسدان کو اغ
کرایا ہے یا نہیں ——— اگر تمہیں یقین نہ آ رہا ہو تو میں ولیسل سے
تمہارے سامنے بات کرتا ہوں تاکہ تمہاری تسلی ہو جائے" ——— جو
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ولیسل کو ایک گھنٹہ پہلے کر دلینا میں ہلاک کیا جا چکا ہے اور یہ
بتا دوں کہ ولیسل کو ہلاک کرانے والا تمہارا آدمی کلارک ہے اور کلارک
نے مجھے خود بتایا ہے کہ اس نے تمہارا فون ملنے پر ولیسل کا خاتمہ کرا
ہے ——— اور یہ وہی کلارک ہے جو ہمارے یہاں نارک پہنچتے ہی
ہماری نگرانی کر رہا تھا ——— اور کلارک نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ
نے ہماری آمد کے متعلق تمہیں بھی مطلع کیا تھا ——— تم اور ٹرلیسا
مونٹری گئے ہوئے تھے۔ ویسے مجھے حیرت ہے کہ تم نے کلارک جیسے
اناڑی کو میری نگرانی پر کیوں لگایا تھا ——— میں نے اسے ایئرپورٹ
سے نکلتے ہی مارک کر لیا تھا لیکن میں اس لئے خاموش رہا کہ میں چیک
کرنا چاہتا تھا کہ کلارک کس کا آدمی ہے" ——— عمران نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران! ——— تمہارے تمام اندازے سراسر غلط ہیں ——— میں
جوپیٹر کے ساتھ رہتی ہوں۔ اگر جوپیٹر نے یہ کام کیا ہوتا تو مجھے یقیناً معل
ہو جاتا" ——— ٹرلیسا نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"زندگی میں پہلی بار مجھے ایک انوکھا تجربہ ہو رہا ہے ——— ا
تجربہ کہ اب تک کے سارے ماہرین ازدواجیات کی نفی ہو رہی ہے
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماہرین ازدواجیات ——— کیا مطلب ——— کیا تجربہ" ——— ؟
رلیسا نے چونک کر پوچھا۔

"ماہرین ازدواجیات کا متفقہ فیصلہ ہے کہ بیوی کبھی اپنے شوہر کی
ی بات میں بھی تائید نہیں کرتی ——— جبکہ تم جوپیٹر کی تائید کر رہی
و" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹرلیسا بے اختیار
نس پڑی جب کہ جوپیٹر اسی طرح ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔

"سچ کی حمایت کرنا ضروری ہے عمران! ——— مجھے معلوم ہے کہ
پیٹر کے ساتھ تمہاری دوستی ہے اور تم نے ایک بار جوپیٹر کی زندگی
ی بچائی تھی ——— اس لئے یقین کرو کہ جوپیٹر تمہارے یا تمہارے
س کے خلاف کوئی کام نہیں کر سکتا" ——— ٹرلیسا نے کہا۔

"مبارک ہو جوپیٹر ——— ایسی اچھی بیوی تو واقعی ایک نعمت غیر مترقبہ
ے کم نہیں ہے ——— مجھے یقین ہے کہ ٹرلیسا درست کہہ رہی ہے
ی لئے مجھ تک پہنچنے والی اطلاعات ہی غلط ہوں گی ——— اب
ازت دو۔ خدا حافظ" ——— عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے
ئے کہا۔

"ٹرلیسا درست کہہ رہی ہے ——— تمہیں واقعی غلط فہمی ہوئی ہے"
ٹر نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے اس سے مصافحہ کیا اور پھر
ہ واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ظاہر ہے اس کے ساتھیوں
اس کے پیچھے آنا تھا۔

"یہ کیا بات ہوئی" ——— ؟ جولیا نے راہداری میں سے گزرتے
ئے کہا۔

"بات ابھی بن جائے گی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جوا
دیا اور پھر گیم ہاؤس سے باہر نکلتے ہی وہ تیزی سے بجائے کمپاؤنڈ گیٹ
کی طرف جانے کے سائیڈ سے ہوتا ہوا عمارت کی عقبی طرف موجود
کی طرف آ گیا۔ یہاں آتے ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن
اور اُسے عمارت کے ساتھ لگا کر ہاتھ چھوڑا تو بٹن دیوار کے ساتھ چپ
گیا۔ عمران نے جلدی سے جیب سے ایک اور چھوٹا سا آلہ نکالا اور ا
کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے اس آلے سے جوپیٹر کی آواز سنائی دی۔
"تمہارا اندازہ غلط ہے ٹرلیسا ——— عمران نے کمرے میں کوئی
ڈکٹا فون نہیں چھوڑا۔ ورنہ یہ جدید ترین گائیگر اس کی نشاندہی
کر دیتا" ——— جوپیٹر کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔
"میرا خیال تھا کہ شاید وہ ایسا کرے۔ کیونکہ وہ ایسا ہی شاطر
ہے" ——— ٹرلیسا کی آواز سنائی دی۔
"کلارک کے اس کے ہتھے چڑھ جانے والی بات انتہائی حیرت
ہے ——— مجھے تو اس کی اطلاع بھی نہیں ہوئی۔ ویسے اب یہ
بھوت کی طرح میرے پیچھے لگ جائے گا" ——— جوپیٹر کی
سنائی دی۔
"ابھی اُسے شک ہے کہ تمہارا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے یا
اس لئے اس نے اپنی بات کر کے تمہیں ٹٹولنے کی کوشش کی۔
ویسے بھی تمہیں تو یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ وہ لیبارٹری کہاں ہے
اس سائنسدان کو بھجوایا گیا ہے۔ اس لئے وہ تم سے کیا حاصل کر
گا ——— خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلا جائے گا۔ سیکشن ہیڈ کا

مقصد بھی یہی ہے" ——— ٹرلیسا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ویسے اگر اس نے مجھ پر حملہ کیا تو پھر مجھے بھی دفاع کا حق حاصل
ہو جائے گا" ——— جوپیٹر کی آواز سنائی دی، اور عمران نے آلہ کو بند
کر کے جیب میں ڈالا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دیوار سے چپکا ہوا
وہ بٹن بھی اتار کر جیب میں ڈال لیا۔
"آؤ چلیں ——— جوپیٹر سے جو معلوم کرنا تھا وہ ہو گیا" ——— عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اس بٹن نے صرف جوپیٹر اور ٹرلیسا کی بات چیت ہی کیوں کیچ
کی ہے جبکہ اس بلڈنگ میں تو بیک وقت ہزاروں آوازیں گونج رہی
ہوں گی" ——— ؟ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یہ کمپیوٹرائزڈ سپیشل ڈکٹا فون ہے ——— میں خصوصی طور پر
اسے ساتھ لے آیا ہوں کیونکہ بلیک تھنڈر کے مقابلے میں عام مشینری
کام نہیں دے سکتی ——— میں نے اسے وہاں جوپیٹر اور ٹرلیسا کی
موجودگی میں آن کر دیا تھا۔ اس طرح کمرے میں ابھرنے والی آوازیں اس
کے اندر محفوظ ہو گئیں۔ اس کی رینج بے حد وسیع ہے ——— یہ صرف
ان آوازوں کو ہی کیچ کرے گا جو پہلے سے اس کے اندر محفوظ ہوں گی
اس لئے پوری بلڈنگ میں سے اس نے صرف جوپیٹر اور ٹرلیسا کی
کی آوازیں ہی کیچ کر کے نشر کی ہیں" ——— عمران نے وضاحت
کرتے ہوئے کہا۔
"اوہ ——— پھر تو یہ بڑے کام کی چیز ہے" ——— جولیا نے تحسین آمیز
لہجے میں کہا۔

"لیکن تم سے بہرحال کم ہے" ——— عمران نے سامنے کے ٹر
پر آکر سڑک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"مجھ سے کم ——— کیا مطلب ——— ؟" جولیا نے حیران ہو کر کہا
"میرا مطلب کام کی چیز سے تھا۔ اس نے تو پھر بھی دو آوازیں پکڑ
کر رکھی ہیں لیکن تمہارے دل میں تو صرف ایک ہی آواز کیچ شدہ ہے
اس لحاظ سے اس کی کارکردگی تم سے کم ہی ہوئی" ——— عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔
"ہاں ——— واقعی ایک ہی آواز ہے میرے دل میں" ——— جولیا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔ چونکہ باقی ساتھی دو قدم پیچھے چل رہے تھے
اس لئے جولیا نے بات کر ڈالی تھی۔ اس کے لہجے میں عجیب سا خمار تھا
"لیکن ایک بات ہے۔ آواز بڑی بھونڈی سی ہے بالکل پہاڑی
کوّے جیسی" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کیا ——— کیا مطلب ——— کیا تم ———؟" جولیا نے چونک کر کہا
لیکن اس نے فقرہ مکمل نہ کیا تھا۔
"مجھ پر یقین نہ آئے تو بے شک صفدر سے پوچھ لو کہ تنویر کی آ
پہاڑی کوّے جیسی ہے یا نہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
اس کے ساتھ ہی تیزی سے قدم بڑھاتا آگے بڑھ گیا کیونکہ اسے معلوم
کہ جولیا نے ہاتھ گھما دینا ہے۔
"کیا بات ہے مس جولیا" ——— ؟ اچانک اسے عقب سے ص
کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو اس نے بے اختیار مڑ کر دیکھا تو جو
اسی جگہ کھڑی تھی اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ

ہے تھے اور صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں حیرت سے جولیا کو
یسا کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔
"ارے ارے ——— برقعہ پہن لو۔ اگر چہرے کو بری نظروں سے
پانا چاہتی ہو تو" ——— عمران نے واپس مڑ کر آتے ہوئے کہا۔
"یو شٹ اپ ——— خبردار ——— اب اگر مجھ سے تم نے کوئی بات
تو گولی مار دوں گی" ——— جولیا نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے
اس نے ہاتھ ہٹا لئے تھے لیکن اس کی آنکھوں کے نیچے ابھی تک
صاف نظر آرہی تھی۔
"تم نے پھر کوئی بکواس کی ہوگی" ——— تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔
"مس جولیا ——— آپ عمران کی طبیعت تو جانتی ہیں اس لئے اس
باتوں کی پرواہ نہ کیا کیجیے" ——— صفدر نے جولیا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔
"میں نے کوئی ایسی بات تو نہیں کی ——— صرف اتنا کہا ہے کہ تنویر
آواز پہاڑی کوّے جیسی ہے ——— بس انہیں غصہ آگیا ——— چلو
تسلیم کرتا ہوں کہ تنویر کی آواز کوئل جیسی ہے" ——— عمران نے
اتے ہوئے کہا اور تنویر جس کا چہرہ جولیا کو اس حالت میں دیکھ کر
طرح بگڑا ہوا تھا، بے اختیار کھل اٹھا کہ جولیا نے اس کی خاطر عمران
سہ کھایا ہے۔
"تم واقعی شیطان ہو ——— اصلی شیطان" ——— جولیا نے بے اختیار
ہوئے کہا۔ وہ شاید تنویر کی بدلتی ہوئی کیفیت دیکھ کر ہنسنے پر مجبور
تھی۔ ظاہر ہے وہ تنویر کو اصل بات تو نہ بتا سکتی تھی۔
"مران صاحب! ——— اب آپ کا کیا پروگرام ہے" ——— صفدر نے

ماحول کو ناخوشگوار دیکھ کر موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"واپس ہوٹل چلنا ہے اور کیا پروگرام ہو سکتا ہے" ـــــ عمر
نے کہا اور ایک بار پھر اس طرف کو بڑھ گیا جدھر ٹیکسی سٹینڈ تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب ہوٹل پہنچ چکے تھے۔ عمران نے کمر
میں داخل ہوتے ہی ان سب کو ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہ
اشارہ کیا اور پھر وہ تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود ایک الماری کی ط
بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے اندر موجود اپنا بیگ نکا
کر اس نے اس کے اندر ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا بٹن نکالا اور
چٹکی میں پکڑ کر اس نے مخصوص انداز میں دبایا تو بٹن میں سے م
ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران نے مسکراتے ہوئے بٹن کو اسی
چٹکی میں پکڑے پورے کمرے میں گھومتا رہا اور چند لمحوں بعد جب
بیرونی دروازے کے پاس پہنچا تو بٹن سے ایک بار پھر سرسر کی
آواز سنائی دی اور عمران دہلیز پر جھک گیا۔ اس نے ہاتھ بڑھایا ا
لمحوں بعد جب وہ سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک اور بٹن
لے دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا۔ دو تین کمرے چھوڑ کر ایک کمرے
بند تھا لیکن اس پر کسی کے نام کی پلیٹ موجود نہ تھی۔ عمران نے
دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران نے اپنے کمرے سے برآمد
والا بٹن اس خالی کمرے کی دہلیز میں اندرونی طرف چپکایا اور پھر
بند کر کے وہ مڑا اور تیزی سے واپس اپنے کمرے میں آگیا اور
اپنے والا بٹن دوبارہ بیگ میں رکھ دیا۔

"اب کھل کر بات چیت ہو سکتی ہے" ـــــ عمران نے

ہوتے کہا۔

"یہ تم اس بار کیسی کیسی مشینری ساتھ لے آئے ہو" ـــــ بالکل نئی"۔
لیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مقابلہ بلیک تھنڈر سے ہے اس لئے مجھے پوری تیاری سے
پڑا ہے ـــــ جو ڈکٹا فون انہوں نے یہاں لگایا تھا وہ عام گائیکر
ے کبھی چیک نہ ہو سکتا اور اگر میں اسے آف کر دیتا تو وہ چونک
تے۔ اس لئے میں اسے ایک خالی کمرے میں چھوڑ آیا ہوں تاکہ
ا کے دوسرے سرے پر موجود افراد مطمئن رہیں" ـــــ عمران نے
کراتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ جو پیٹر کی حرکت تھی" ـــــ ؟ جولیا نے پوچھا۔

"نہیں ـــــ بلیک تھنڈر صرف جو پیٹر تک ہی محدود نہیں ہے۔
انے یہاں اس کی کتنی آنکھیں ہماری نگرانی کر رہی ہونگی" ـــــ عمران
جواب دیا اور سب کے چہروں پر عمران کی بات سن کر تشویش کے
ے لہرانے لگ گئے۔

"اب احسن بیگ اور اس فارمولے کو کہاں تلاش کرنا ہوگا ـــــ ؟

"تو خیال ہے کہ اس جو پیٹر کی زبان جبراً کھلوائی جائے" ـــــ تنویر
کہا۔

"ہاں ـــــ اسے یقیناً معلوم ہوگا کہ اس نے احسن بیگ کو کس کے
لے کیا ہے اور پھر بات آگے بڑھ سکتی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم
حلیوں میں آئے ہیں اور نجانے کلارک جیسے اور کتنے ایجنٹ ہونگے
ہماری نگرانی کر رہے ہوں گے جن کا علم شائد جو پیٹر کو بھی نہ ہو۔

اور جیسے ہی ہم حرکت میں آئیں۔ بلیک تھنڈر نے بھی فوری طور
ہمارے خلاف حرکت میں آجانا ہے ـــــ اب تک وہ مطمئن ہیں
کہ ہمیں کسی طرح بھی احسن بیگ کے بارے میں علم نہیں ہو سکتا" ـــــ
عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر" ـــــ ؟ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم یہاں سے واپس پاکیشیا روانہ
جائیں تاکہ بلیک تھنڈر کو اطمینان ہو جائے کہ ہم ناکام ہو کر واپس چلے
گئے ہیں ـــــ لیکن ہم راستے میں کسی ایسے اڈے پر اتر جائیں جہاں
سے ہم نئے کاغذات اور نئے میک اپ میں واپس یہاں آجائیں
اس طرح بلیک تھنڈر کو علم نہ ہو سکے گا اور ہم آسانی سے کام کرنے
قابل ہو سکیں گے" ـــــ عمران نے کہا۔

"ویری گڈ ـــــ واقعی اس طرح آسانی سے انہیں ڈاج دیا جا سکتا
ہے" ـــــ تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب! ـــــ اگر ہم راستے میں کیوبا ڈراپ
ہو جائیں تو یہ لوگ مطمئن ہو جائیں گے۔ کیونکہ یہ زیادہ سے زیادہ ایکریمیا
کی حدود تک ہی ہمیں چیک کریں گے ـــــ اور کیوبا میں آسانی
سے کاغذات بھی بنوائے جا سکتے ہیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے پہلی بار
بات چیت میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں جا کر اب وہ ڈکٹا فون لے آتا ہوں اور پھر
ہم اس کی موجودگی میں ایسی باتیں کریں گے کہ انہیں یقین ہو جائے کہ ہم
ناکام واپس جا رہے ہیں ـ بلکہ بہتر یہی ہے کہ ایکسٹو کی طرف سے

ہم باقاعدہ کال اٹنڈ کریں کہ وہ ہمیں واپس بلا لے ـــــ اس طرح
بلیک تھنڈر مکمل طور پر مطمئن ہو جائے گی" ـــــ عمران نے کہا۔

"مگر چیف کیوں بلائے گا واپس" ـــــ ؟ جولیا نے حیران
ہوتے ہوئے کہا۔

"چیف سے بات ہو سکتی ہے" ـــــ عمران نے کہا اور ایک بار
پھر وہ الماری کی طرف بڑھ گیا تاکہ سپیشل ٹرانسمیٹر پر چیف کو کال کر سکے۔

"یہ کیسے ممکن ہے ٹریسیا ——— عمران اتنی جلدی واپس جا[illegible] والوں میں سے نہیں ہے۔ ضرور یہ اس کی کوئی چال ہے" ——— جو[illegible] نے حیرت بھرے لہجے میں سامنے بیٹھی ہوئی ٹریسیا سے مخاطب ہو کر [illegible] اُسے ابھی اس کے ایک مخبر کی طرف سے اطلاع ملی تھی کہ عمران اور ا[illegible] کے ساتھیوں نے ہوٹل پہنچنے کے ذرا بعد ہوٹل چھوڑ دیا اور سیدھے ایئر[illegible] پہنچ گئے۔ وہاں سے انہیں پاکیشیا کی ٹکٹیں دستیاب ہو گئیں اور وہ [illegible] میں بیٹھ کر پاکیشیا واپس روانہ ہو گئے ہیں۔

"تمہارا مخبر درست آدمی ہے ناں" ——— ٹریسیا نے کہا۔

"ہاں ——— تمہیں معلوم تو ہے کہ عمران کے واپس جانے کے بعد میر[illegible] ہوٹل انٹرنیشنل میں موجود اپنے مخبر رچمنڈ کو نگرانی کا کہا تھا اور رچمنڈ [illegible] بارے میں تم بھی جانتی ہو کہ وہ انتہائی با اعتماد آدمی ہے" ——— ج[illegible] نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا ہی ہوا ہو گا ——— اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے یہ پلاننگ کی ہو کہ وہ واپس پاکیشیا چلے جائیں اور پھر وہاں سے میک اپ میں واپس آ کر یہاں خفیہ طور پر کام کریں" ——— ٹریسیا نے کہا۔

"لیکن جس انداز کا آدمی عمران ہے وہ یہ کام یہاں بھی کر سکتا تھا۔ وہ انتہائی آسانی سے نگرانی کرنے والوں کو دھوکہ دے سکتا تھا" ——— جوپیٹر نے کہا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ ٹریسیا اس کی بات کا جواب دیتی میز پر موجود ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور جوپیٹر نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— جوپیٹر بول رہا ہوں" ——— جوپیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"برکلے بول رہا ہوں جوپیٹر" ——— دوسری طرف سے ایک بھاری [illegible]ی آواز سنائی دی اور جوپیٹر کے علاوہ ساتھ بیٹھی ہوئی ٹریسیا بھی چونک [illegible]ڑی کیونکہ لاؤڈر کی وجہ سے آواز اس کے کانوں تک بھی بخوبی پہنچ رہی [illegible]ھی اور وہ جانتی تھی کہ برکلے بلیک تھنڈر کا سُپر ایجنٹ ہے۔ اس لئے [illegible]اس موقع پر برکلے کا فون خاصا معنی خیز بھی ثابت ہو سکتا تھا۔

"برکلے تم ——— خیریت۔ کہاں سے بول رہے ہو ——— کیا فلوریڈا [illegible]ے بات کر رہے ہو" ——— ؟ جوپیٹر نے حیران ہو کر کہا۔

"ناراک سے ہی بول رہا ہوں ——— تمہارے پاس علی عمران کی فائل [illegible]موجود ہے۔ مجھے وہ فائل چاہیئے" ——— برکلے نے کہا تو ایک بار پھر [illegible]دونوں چونک پڑے۔

"عمران کی فائل ——— پاکیشیا والے علی عمران کی ——— کیوں ——— ؟ جوپیٹر

نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"سیکشن ہیڈکوارٹر نے عمران والا مشن میرے سپرد کر دیا ہے" ——
برکلے نے جواب دیا۔
"مشن سپرد کر دیا ہے —— ؟ مگر عمران تو اپنے ساتھیوں سمیت ا
پاکیشیا جا چکا ہے" —— جوپیٹر نے جواب دیا۔
"ہاں! —— سیکشن ہیڈکوارٹر کو رپورٹ مل چکی ہے —— سیکا
ہیڈکوارٹر کے خاص آدمیوں نے اپنے طور پر عمران اور اس کے ساتھیو
کی چیکنگ کے لئے ان کے ہوٹل میں عمران کے کمرے کے اندر ایک
خصوصی ڈکٹافون نصب کر دیا تھا —— عمران اور اس کے سا
تم سے مل کر جب واپس ہوٹل پہنچے تو اچانک انہیں پاکیشیا سے سیکر
سروس کے چیف ایکسٹو کی کال موصول ہوئی —— ان کے چیف
انہیں بتایا کہ حکومت نے احسن بیگ اور اس کے فارمولے کی تلاش
کیس واپس لے لیا ہے کیونکہ اعلیٰ حکام کے مطابق پاکیشیا اگر یہ فارمولا
بھی کرے تو وہ اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے گا کیونکہ فارمولے پر ر
کی حد تک تو کام پاکیشیا میں ہو سکتا ہے —— ٹی۔ایکس بنانے
لئے جس قسم کی لیبارٹری کی ضرورت ہے وہ نہ پاکیشیا میں ہے اور
کافرستان میں —— بلکہ شوگران جیسی سپرپاور کے پاس بھی نہیں ہے
لئے ان کے خیال کے مطابق یہ بھاگ دوڑ فضول ہے۔ چنانچہ چیف
انہیں فوری واپسی کا حکم دے دیا —— اس عمران نے بڑا اصرا
لیکن چیف نہ مانا اور آخرکار اسے واپسی کا پروگرام بنانا پڑا اور وہ
چھوڑ کر واپس چلے گئے ہیں —— ایکریمیا کی حدود تک انہیں

ن کیا گیا لیکن وہ واقعی واپس چلے گئے ہیں لیکن سیکشن ہیڈکوارٹر کو
طرہ بھی ہے کہ کہیں اس عمران نے کوئی گہری چال نہ کھیلی ہو۔ اس
ے اس نے مجھے اس لیبارٹری کی حفاظت کا مشن سونپ دیا ہے۔
ں وہ سائنسدان اس فارمولے پر ریسرچ مکمل کرے گا اور میں نے
ں عمران کا نام تو سنا ہوا ہے لیکن اس کے بارے میں تفصیلات کا
ے علم نہیں ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ عمران تمہارا دوست ہے
تم نے اس کی تفصیلی فائل بھی بنا رکھی ہے۔ اس لئے میں یہاں ناراک
ہوں اور تمہیں فون کر رہا ہوں" —— برکلے نے تفصیل بتاتے
ئے کہا۔
"اوہ —— اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی کال واقعی آئی ہے
پر تو یہ بات طے سمجھو کہ عمران واقعی واپس چلا گیا ہے" —— جوپیٹر
ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"ہاں —— سیکشن ہیڈکوارٹر نے کال چیک کرائی ہے —— کال واقعی
یا سے ہی کی گئی تھی اور بولنے والے کی آواز بھی کمپیوٹر پر چیک کرائی
ہے۔ وہ واقعی سیکرٹ سروس کے چیف کی ہی آواز تھی" ——
لے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس کے باوجود بھی سیکشن ہیڈکوارٹر کو خطرہ ہے" —— جوپیٹر
یرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تم جانتے تو ہو کہ ایس۔ایچ ہر معاملے میں کس قدر محتاط رہنے کا
لی ہے" —— برکلے نے ہنستے ہوئے کہا اور جوپیٹر بھی ہنس پڑا۔
"ہاں —— واقعی تم درست کہہ رہے ہو —— میرے پاس فائل موجود

ہے ـــــ آجاؤ۔ ملاقات بھی ہو جائے گی اور فائل بھی مل جائے گا
جو پیٹر نے کہا۔
" نہیں ـــ میں تمہارے پاس نہیں آنا چاہتا۔ کیونکہ فائل میں لا
طور پر تم سے حاصل کر رہا ہوں۔ ورنہ ایس۔ ایچ نے تو مجھے تم
کسی قسم کا رابطہ کرنے سے بھی منع کر دیا ہے تاکہ میں عمران کی نظر
میں نہ آؤں ـــــ اگر میں تم سے ملا تو ایس۔ ایچ کو علم ہو جائے
اور تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ ان معاملات میں کس قدر سخت ہے"
برکلے نے کہا۔
" لیکن تمہاری ناراک آمد بھی تو اس سے چھپی نہ رہ سکے گی"۔
جو پیٹر نے کہا۔
" ناراک میں مشن کے کام سے ہی آیا ہوں ـــــ تم ایسا کر
فائل اپنے کسی آدمی کے ذریعے راجر کلب کے کاؤنٹر پر پہنچا دو۔
وہاں سے وصول کر لوں گا" ـــــ برکلے نے کہا۔
" او۔ کے ـــ میں ابھی بھجوا دیتا ہوں" ـــــ جو پیٹر نے کہا اور
طرف سے "او۔ کے" کے الفاظ سنتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔
" برکلے سپر ایجنٹ ہے اور انتہائی خطرناک بھی ہے ـــــ اگر
واقعی واپس آیا تو پھر اس کا ہلاک ہونا یقینی ہے" ـــــ ٹر
نے کہا۔
" ہاں ا ـــ برکلے واقعی اس کے بس کا روگ نہیں ہے۔ لیکن
ایس۔ ایچ کی تشویش بے جا ہے ـــــ عمران اب واپس نہیں آ
گا اور اب اس بات کا بھی پتہ چلا کہ آخر عمران اپنے ساتھیوں سمیت

ور پر واپس کیوں چلا گیا ہے ـــــ بہر حال ہماری جان چھوٹ گئی
ب اگر وہ واپس بھی آتا ہے تو برکلے جانے اور اس کا کام ـــ خود
ں وہ نمٹتا پھرے گا" ـــــ جو پیٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
" یس۔ جولین بول رہی ہوں" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
ف سے اس کی آفس سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔
" جولین ـــ علی عمران والی فائل لائبریری سے نکال کر کسی آدمی کے
لیے راجر کلب کے کاؤنٹر پر پہنچا دو ـــــ لیکن باقاعدہ پیکٹ بنا کر
وانا اور اس پر نام برکلے لکھ دینا" ـــــ جو پیٹر نے جولین کو ہدایات
یتے ہوئے کہا۔
" یس باس" ـــــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور
پیٹر نے رسیور رکھ دیا۔
" میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ جب عمران کو معلوم ہی نہیں ہے کہ
لیبارٹری کہاں ہے جہاں اس سائنسدان کو رکھا گیا ہے اور ہمیں بھی
وم نہیں ہے تو پھر آخر ایس۔ ایچ اس قدر محتاط کیوں ہے کہ اس
باقاعدہ ایک سپر ایجنٹ کے ذمے اس لیبارٹری کی نگرانی لگا دی
" ـــــ ٹریسیا نے کہا۔
" برکلے نے بتایا تو ہے کہ ایس۔ ایچ ہر معاملے میں انتہائی محتاط رہنے
ادی ہے ـــــ ویسے اب برکلے کا فون ملنے پر مجھے اندازہ ہو گیا
ہ لیبارٹری کہاں ہو گی" ـــــ جو پیٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تو
یا بے اختیار چونک پڑی۔

"اندازہ ہو گیا ہے ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ کیسے اندازہ ہو گیا ہے؟"
ٹریلیا نے حیران ہو کر پوچھا۔
"تمہیں معلوم ہے کہ برکلے فلوریڈا میں رہتا ہے اور اس ریاست کے
کام ہی اس کے ذمے لگائے جاتے ہیں۔ اس لئے برکلے کی اس مشن پر
تعیناتی کا مطلب ہے کہ یہ لیبارٹری لازماً فلوریڈا میں ہی کہیں واقع ہے"
جو پیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ہاں! ۔۔۔ اس لحاظ سے تو واقعی تمہارا اندازہ درست لگتا ہے۔
بہرحال آؤ اب چلیں ۔۔۔ آج گرین کلب میں بڑا شاندار فنکشن ہے وہاں
چلتے ہیں" ۔۔۔ ٹریلیا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور جو پیٹر سر
ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹیکسی ناراک کی سڑکوں پر تیزی سے دوڑتی ہوئی شہر کے شمالی
حصے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹیکسی میں عمران اور تنویر مقامی میک اپ
میں عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں ناراک واپس پہنچے ہوئے
پانچ چھ گھنٹے ہو چکے تھے۔ عمران نے ایک غیر معروف سے ہوٹل میں کمرے
ریزرو کرائے تھے اور اپنے ساتھیوں کو ہوٹل میں چھوڑ کر عمران ہوٹل
سے چلا گیا تھا اور اب واپس آ کر اس نے تنویر کو ساتھ لیا اور پھر ہوٹل
سے باہر نکل کر عمران نے ٹیکسی انگیج کی اور اسے گرانٹ پلازہ چلنے کا
کہہ کر وہ ٹیکسی میں بیٹھ گئے تھے۔ ٹیکسی ڈرائیور کی موجودگی کی وجہ سے
تنویر خاموش بیٹھا ہوا تھا لیکن جب انہوں نے ٹیکسی ایک عظیم الشان
رہائشی پلازہ کے سامنے جا کر رکی اور عمران نے نیچے اتر کر ڈرائیور کو کرایہ
ادا کیا اور پھر وہ تنویر کے ساتھ عمارت کی طرف بڑھنے لگا تو تنویر سے
نہ رہا گیا۔

"یہ جو پیٹر کیا اس پلازہ میں رہتا ہے" ـــــ تنویر کے لہجے میں
حیرت تھی۔

"نہیں ـــ ایسے پلازوں میں تو متوسط طبقے کے لوگ رہتے ہیں
اور جو پیٹر تو یہاں کے رؤسا میں شامل ہے" ـــــ عمران نے عمارت
کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر" ـــــ ؟ تنویر نے اور زیادہ حیران ہو کر کہا۔

"جو پیٹر کی رہائش گاہ پر یقیناً انتہائی سخت پہرہ ہو گا اور دوسری
بات یہ کہ جو پیٹر کی بلیک تھنڈر میں خاص اہمیت ہے اس لئے
اس کی زبان کھلوانا بھی آسان بات نہ ہو سکتی تھی ـــ اور تیسری بات
یہ کہ جو پیٹر کو آخر کار ہلاک کرنا پڑتا ـــ اور اس کی ہلاکت سے یقیناً
بلیک تھنڈر چونک پڑتی اور میں اُسے چونکانا نہیں چاہتا ـــ اس
لئے میں نے پروگرام بدل دیا ہے ـــ جو پیٹر نے ظاہر ہے خود تو
احسن بیگ کو کاندھے پر اٹھا کر تو کسی کے حوالے نہ کیا ہو گا۔ اس نے تو
احکامات ہی دیتے ہوں گے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اس کی
آفس سیکرٹری کو چیک کیا جائے۔ اس سے یہ ساری باتیں آسانی سے
معلوم ہو جائیں گی اور اس کی موت کی صورت میں بلیک تھنڈر بھی نہ
چونکے گی۔ کیونکہ ناراک میں کسی عورت کا قتل عام سی بات ہے۔ چنانچہ
تم لوگوں کو ہوٹل میں چھوڑ کر میں نے اس بارے میں بھی معلومات حاصل
کیں تو پتہ چلا کہ جو پیٹر کی آفس سیکرٹری جولین نامی لڑکی ہے اور وہ
گرانٹ پلازہ کے فلیٹ نمبر آٹھ، چوتھی منزل میں رہتی ہے اور اب
ہم جولین کے پاس ہی جا رہے ہیں" ـــــ عمران نے اُسے تفصیل

تے ہوئے کہا۔

گڈ ـــ یہ واقعی اچھی پلاننگ ہے" ـــــ تنویر نے حسب عادت
دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں چوتھی منزل پر پہنچ گئے۔ فلیٹ نمبر آٹھ
وازہ بند تھا اور اس کی سائیڈ پر جولین کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی
ن نے آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دی۔ چند لمحوں بعد دروازہ
ور ایک نوجوان لڑکی چہرہ دروازہ تھوڑا سا کھلنے سے پیدا ہونے
جھری سے دکھائی دینے لگا۔ اندر سے زنجیر لگی ہوئی تھی تاکہ دروازہ
ی نہ کھولا جا سکے۔

س جولین ـــ میرا نام روڈی ہے اور یہ میرا ساتھی ہے باکر۔
لیسا جو پیٹر نے ہمیں بھیجا ہے تاکہ ہم آپ کو ان کا ایک خفیہ پیغام
یں ـــ وہ یہ پیغام اپنے شوہر جو پیٹر تک نہیں پہنچنے دینا
ں" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ اور بااخلاق لہجے میں بات
ہوئے کہا۔

یا پیغام ہے۔ بتائیں" ـــــ جولین نے حیرت بھرے لہجے
ا۔

ہ پیغام اگر یہاں کاریڈور میں کھڑے دیا جا سکتا تو وہ آپ
ن پر بھی کر سکتی تھیں ـــ لمبی بات ہے اور انتہائی اہم بھی۔
پ چاہیں تو پہلے مسز ٹریسا کو فون کر کے اس بات کی تصدیق کر
ں کہ ہمیں انہوں نے ہی بھیجا ہے" ـــــ عمران نے انتہائی
ت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آجائیں" ___ جولین نے کہا اور زنجیر ہٹاک
نے دروازہ کھول دیا۔ عمران کا فون والا حوالہ کارگر ثابت ہوا تھا۔
"شکریہ" ___ عمران نے کہا اور اندر داخل ہو گیا۔ تنویر بھی خا
سے اندر آگیا۔ جولین نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ انہیں سٹنگ روم
لے آئی۔
"بیٹھیں" ___ جولین نے کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہو
کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔ تنویر نے بھی ساتھ والی ک
سنبھال لی۔
"آپ کیا پینا پسند کریں گے" ___؟ جولین نے پوچھا۔
"کچھ نہیں ___ ہمیں جلدی ہے۔ آپ بیٹھیں" ___ عمرا
سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولین سر ہلاتی ہوئی ان کے سامنے ایک ک
بیٹھ گئی۔
"مسز ٹرلیسا نے ہمیں یہاں اس لئے بھیجا ہے کہ آپ سے پو
جا سکے کہ جوپیٹر نے پاکیشیا سے اغوا ہونے والے سائنسدان احسن
کس کے حوالے کرنے کا حکم دیا تھا" ___ عمران نے سنجیدہ لہ
کہا تو جولین بے اختیار کرسی پر اچھل پڑی۔
"کیا ___ کیا مطلب ___ میں سمجھی نہیں ___ کونسا سائنسدا
جولین نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔
"آپ جوپیٹر کی آفس سیکرٹری ہیں۔ اس لئے آپ کو اچھی طرح معلوم
کہ جوپیٹر نے اس سائنسدان کو کس کے حوالے کرنے کا حکم کلٹن کو دیا
اور یہ بھی سن لیں کہ مسز ٹرلیسا نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم ہر صورت میں

یہ بات معلوم کر کے آئیں" ___ عمران کا لہجہ سرد ہو گیا۔
"سوری ___ یہ آفس سیکرٹ ہے اور میں نے باقاعدہ حلف لیا ہوا
ے کہ میں آفس سیکرٹ کسی کو بھی نہ بتاؤں گی ___ میں خود مادام سے
ن کرتی ہوں" ___ جولین نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی میز پر
ے فون کے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا۔
"اس کا مطلب ہے کہ آپ کو معلوم ہے" ___ عمران نے مسکراتے
ئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سائلنسر لگا ریوالور نکال
ریوالور دیکھ کر جولین کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی
ر اچھل کر اس کے عقب میں جا کھڑا ہوا اور اس نے بھی سائلنسر لگا
ور اس کی گردن سے لگا دیا۔
"کک ___ کک ___ کیا مطلب ___ تم ___ تم ___"۔ جولین
ری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔
"بس جولین! ___ اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتی ہو تو درست جواب
ے دو ___ ورنہ دوسری صورت میں تمہاری لاش یہاں فلیٹ میں
ی سڑتی رہے گی" ___ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے
ھ لیا تھا کہ جولین سادہ سی صرف آفس ورک کرنے والی لڑکی ہے
ے یقین تھا کہ اس سے معلومات آسانی سے حاصل ہو جائیں گی۔
"مم ___ مم ___ مجھے مت مارو ___ پلیز مجھے مت مارو ___ میں
ب کچھ بتا دوں گی ___ مجھے مت مارو" ___ جولین نے انتہائی
وفزدہ لہجے میں کہا۔
"بتاؤ ___ لیکن یہ سن لو کہ ہمیں اس بارے میں بنیادی معلومات

حاصل ہیں۔ اس لئے اگر تم نے غلط بیانی کرنے کی کوشش کی تو تمہارے
اس خوبصورت جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی" ——— عمران
کی غراہٹ اور بڑھ گئی۔

"نہیں نہیں ——— میں سب کچھ بتا دوں گی ——— تمہارا چہرہ بتا رہا
کہ تم مجھے مار ڈالو گے اور اگر میں مر گئی تو پھر حلف کا کیا فائدہ ہوگا ——
زندگی بچانا فرض ہے لیکن پلیز ——— ایک تو مجھے مارنا نہیں۔ دو
باس کو یہ نہ پتہ چلے کہ میں نے تم لوگوں کو کچھ بتایا ہے۔ ورنہ وہ بھی
مجھے تڑپا تڑپا کر مار دے گا" ——— جولین نے گھبرائے ہوئے ل
میں کہا۔

"فکر مت کرو ——— تم بتاؤ کہ جوپیٹر نے احسن بیگ کو کس کے حوا
کرنے کا حکم دیا تھا ——— ؟" عمران نے پوچھا۔

"باس نے رینالڈ کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ کلٹن کی رہائش گاہ
ایک بیہوش آدمی کو حاصل کر کے اُسے ٹی۔ تھری پہنچا دے ———
ٹی۔ تھری باس کا ہی ایک خفیہ اڈا ہے اس کا نمبر ٹرپل تھری ہے۔ یا
ایونیو پر سرخ رنگ کے پتھروں سے بنی ہوئی عمارت ہے اور ہاں
اس کے ساتھ ہی باس نے ایک اور آدمی آرتھر کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ
جیسے ہی رینالڈ اس بیہوش آدمی کو ٹی۔ تھری پہنچا کر واپس آئے اُسے
گولی مار دی جائے اور آرتھر نے بعد میں کال کر کے باس کو بتا دیا تھا
کہ اس نے حکم کی تعمیل کر دی ہے" ——— جولین نے جواب دیتے
ہوئے کہا اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ جولین کا لہجہ بتا رہا تھا
کہ وہ سچ کہہ رہی ہے اور اس کے بیان کے مطابق صورت حال پھر

اُلجھ گئی تھی کیونکہ ٹی۔ تھری سے احسن بیگ کو کہاں لے جایا گیا تھا۔ یہ
بات ظاہر ہے جولین نہ جانتی ہو گی۔

"جوپیٹر نے ٹی۔ تھری فون کر کے بھی احکامات دیئے ہوں گے"۔
عمران نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"ہاں! ——— باس نے ٹی۔ تھری کے انچارج جیفرے کو کال کر کے
کہا تھا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے دو آدمی ٹی۔ تھری آئیں گے وہ سپیشل
کوڈ دہرائیں گے تو اس بیہوش آدمی کو ان کے حوالے کر دیا جائے اور
دوسرے روز مجھے پتہ چلا کہ ٹی۔ تھری میں جیفرے اور اس کے چار
ساتھیوں کو نامعلوم افراد نے ہلاک کر دیا ہے" ——— جولین نے
جواب دیا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر کا فون نمبر ——— یا ٹرانسمیٹر فریکونسی کیا ہے۔؟"
عمران نے پوچھا۔

"باس کے پاس خفیہ تہہ خانے میں ایک خاص قسم کا ریسیونگ سیٹ
ہے جس پر سیکشن ہیڈ کوارٹر سے کال آتی ہے لیکن باس کال نہیں
کر سکتا۔ کیونکہ وہ صرف ریسیونگ سیٹ ہے اور سیکشن ہیڈ کوارٹر نے کبھی
ان نہیں کیا اور نہ اُسے فون کیا گیا ہے" ——— جولین نے جواب دیا۔

"اس سائنسدان کے بارے میں اور کوئی بات ——— کوئی ایسی بات
جو اس سے متعلق ہو" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم ——— اتنا معلوم ہے کہ باس نے اس سلسلے میں ولییل
کو کال کر کے کہا تھا کہ وہ کلٹن کو ہلاک کر دے اور پھر اس نے کلارک کو
بھی علی عمران کی نگرانی کے لئے کہا تھا اور علی عمران کی فائل بھی منگوائی تھی۔

جو پھر اس نے فوراً ہی واپس کر دی تھی پھر اس نے دو روز پہلے یہ فائل
دوبارہ منگوائی اور کہا کہ وہ اس کا پیکٹ بنا کر اس پر برکلے کا نام لکھ کر یہ
فائل میں راجر کلب کے کاؤنٹر پر پہنچا دوں۔ وہ میں نے پہنچا دی تھی
جولین نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"یہ برکلے کون ہے" ۔۔۔؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس کا دوست ہے۔ فلوریڈا میں رہتا ہے" ۔۔۔ جولین نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"راجر کلب کہاں ہے" ۔۔۔؟ عمران نے پوچھا۔

"نارتھ ایریئے میں ٹمپل روڈ کے تیسرے ایونیو پر بڑا مشہور کلب
ہے" ۔۔۔ جولین نے جواب دیا۔

"اس برکلے کو تم نے کبھی دیکھا ہے" ۔۔۔؟ عمران نے پوچھا

"ہاں۔ کئی بار ۔۔۔ وہ باس کے پاس آتا رہتا ہے" ۔۔۔ جولین
نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتاؤ" ۔۔۔ عمران نے
اور جولین نے سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔

"اوکے ۔۔۔ اب تم وعدہ کرو کہ تم ہمارے یہاں آنے اور ہم
ہونے والی بات چیت کسی کو بھی نہ بتاؤ گی ۔۔۔ حتیٰ کہ مادام ٹرا
بھی نہیں ۔۔۔ اور یہ بھی سن لو کہ خفیہ آنکھیں تمہاری نگرانی کریں
گی اور تمہارے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ ہم تک باقاعدہ پہنچتا رہے
اور اگر تم نے منہ سے نکالا یا اس طرف معمولی سا اشارہ بھی کیا تو
سانس نہ لے سکو گی" ۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"م ۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں" ۔۔۔ جولین نے کہا۔

"آؤ بائی" ۔۔۔ عمران نے ریوالور جیب میں رکھتے ہوئے جولین
کے عقب میں کھڑے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر بھی اس کے پیچھے باہر آگیا۔

"اس کا خاتمہ ضروری ہے عمران" ۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ معصوم سی لڑکی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ زبان نہ
کھولے گی" ۔۔۔ عمران نے کہا اور لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"ویسے اس سے کوئی خاص بات تو معلوم ہی نہیں ہو سکی" ۔۔۔ تنویر
نے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ برکلے والی بات خاص ہے۔ برکلے کو میری فائل دینے
کا مطلب ہے کہ برکلے براہ راست اس معاملے میں ملوث ہے اور اب
پیٹر سے پوچھنا فضول ہے کیونکہ جس انداز میں احسن بیگ کو سیکشن
ہیڈکوارٹر کے آدمیوں نے اس اڈے سے حاصل کیا ہے اس کے بعد
یقیناً جو پیٹر کو بھی معلوم ہو گا کہ اسے کہاں لے جایا گیا ہے" ۔۔۔
عمران نے کہا۔

"تو اب راجر کلب چلنا ہے" ۔۔۔ تنویر نے عمارت کے باہر
آکر کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ اب برکلے کے متعلق معلوم کرنا ہے کہ وہ کہاں ہے ۔۔۔
میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ برکلے ہمارے لئے خاص آدمی ثابت ہو گا"
عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک خالی ٹیکسی حاصل کر چکے تھے
عمران نے ٹیکسی میں بیٹھ کر ڈرائیور کو راجر کلب اور اس کا پتہ بتایا۔

"یس سر — میں جانتا ہوں۔ انتہائی مشہور کلب ہے —
شاید نارک میں پہلی بار آئے ہیں" —— ڈرائیور نے مسکراتے ہو
"ہاں ا— ہمیں بھی پتہ بتایا گیا تھا — ہم نے وہاں ایک
سے ملنا ہے" —— عمران نے جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تھا مسکر
ہوئے کہا۔

"میں کچھ کہہ نہیں سکتا —— بہرحال اتنا ضرور کہوں گا کہ اگر آپ
پاس لمبی رقم ہو تو راجر کلب میں محتاط رہیں —— میتھاتس کے آ
وہاں ایسے لوگوں کی تاڑ میں رہتے ہیں" —— ڈرائیور نے ہچکچا
ہوئے انداز میں کہا۔

"یہ میتھاتس کیا راجر کلب کا مالک ہے" ——؟ عمران نے
"جی ہاں" —— ڈرائیور نے جواب دیا اور عمران نے اثبات م
ہلا دیا۔

تقریباً نصف گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد ٹیکسی راجر کلب
کمپاؤنڈ گیٹ کے سامنے رک گئی۔ عمران نے نیچے اتر کر کرائے
ساتھ ساتھ بھاری ٹپ بھی دی تو ڈرائیور ادب سے سلام کر کے ٹ
آگے بڑھا لے گیا۔

"پہلے کوشش کریں کہ رقم دے کر کلے کے بارے میں معلو
حاصل ہو جائیں —— اگر اس طرح کام نہ بنا تو پھر مجبوراً میتھاتس
پاس جانا پڑے گا" —— عمران نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے رقم ضائع کرنے کی۔ سیدھے میتھاتس کے
چلتے ہیں۔ وہ کلب کا مالک ہے۔ سب کچھ جانتا ہوگا" —— تنو

اتے ہوئے کہا۔

"نہیں — میں نہیں چاہتا کہ بلیک تھنڈر کو کسی بھی مرحلے پر ہوشیار
کیا جائے — ہمیں ہر قدم پھونک پھونک کر اٹھانا ہوگا" —— عمران
نے کہا اور پھر وہ کلب کے بڑے ہال میں داخل ہو گئے لیکن ہال میں
اخل ہوتے ہی وہ دونوں چونک پڑے۔ کیونکہ ہال زیر زمین دنیا کے
راد کی بجائے انتہائی معزز طبقے کے افراد سے بھرا ہوا نظر آ رہا تھا۔
ران، تنویر سمیت ایک خالی میز کی طرف بڑھ گیا اور ان کے بیٹھتے ہی
ویٹر تیزی سے ان کی طرف بڑھا اور اس نے ہاتھ میں موجود مینو
ے مودبانہ انداز میں میز پر رکھ دیا۔ عمران نے مشروبات لانے کا آرڈر
ا اور ساتھ ہی اس نے ایک بڑا نوٹ نکال کر مینو کے ساتھ ہی ویٹر
ہاتھ میں تھما دیا۔ ویٹر بے اختیار چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔
کے چہرے پر حیرت تھی۔

"یہ رکھو — ایسا ہی ایک نوٹ اور ملے گا۔ صرف چند معلومات چاہئیں"۔
ان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ — پھر آپ سپیشل روم میں آ جائیں" —— ویٹر نے
رت بھرے لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے سپیشل روم" ——؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"دائیں ہاتھ پر راہداری کے آخر میں سپیشل رومز ہیں۔ روم نمبر
خالی ہے —— کاؤنٹر پر سپیشل روم کی ادائیگی کر دیں" —— ویٹر
کہا اور واپس مڑ گیا۔

عمران نے تنویر کو اٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم

اٹھاتے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"سپیشل روم چاہیئے" ——— عمران نے کاؤنٹر پر موجود ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر ——— ایک سو ڈالر فی گھنٹہ کے حساب سے ادائیگی کر دیں" لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے سو ڈالر کا نوٹ نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیا۔

"ایک گھنٹہ کے لئے چاہیئے ——— ہم نے بزنس ٹاک کرنی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر ——— رُوم نمبر بارہ" ——— لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی کاؤنٹر کے نیچے سے ایک کارڈ نکال کر اس پر کچھ لکھا اور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

عمران نے کارڈ لیا اور تیزی سے راہداری کی طرف مڑ گیا۔ راہداری کے اختتام پر ایک دربان موجود تھا۔ عمران نے جب کارڈ اس کے ہاتھ میں رکھا تو وہ دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹ گیا۔

"دائیں ہاتھ پر آخری کمرہ ہے جناب" ——— دربان نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھے۔ جس میں چند کرسیوں کے ساتھ ساتھ ایک بڑا سا لبت موجود تھا۔

اور پھر ان دونوں کو وہاں بیٹھے ابھی چند منٹ ہی ہوئے ہوں گے کہ وہی ویٹر ٹرے میں مشروب رکھے اندر داخل ہوا۔ اس نے مڑ کر دروازہ بند کیا اور پھر ان کے قریب آ کر اس نے مشروبات کے گلاس میز پر

دیئے۔ عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

"دو روز پہلے کاؤنٹر پر ایک پیکٹ پہنچایا گیا تھا مسٹر برکلے کے لئے۔ اور ہم نے مسٹر برکلے کے متعلق معلومات حاصل کر لی ہیں۔ لیکن یہ خیال رکھنا کہ اگر ہم نوٹ دینے میں فیاضی سے کام لیتے ہیں تو غلط جواب ملنے پر جان بھی اتنی ہی فیاضی سے لے لیتے ہیں" ——— عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور ویٹر نے جلدی سے یونیفارم کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور وہی نوٹ جو عمران نے اُسے ہال میں دیا تھا عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"میں معذرت خواہ ہوں جناب! ——— آپ جو کچھ پوچھ رہے ہیں مجھے اس کا علم نہیں ہے" ——— ویٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹرے اٹھائے تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ایک منٹ" ——— عمران نے کہا اور ویٹر واپس مڑا۔

"ادھر آؤ" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"جناب! ——— میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے" ——— ویٹر نے جواب دیا۔

"ادھر تو آؤ" ——— عمران نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا تو ویٹر اس طرح قدم بڑھاتا واپس عمران اور تنویر کی طرف آیا جیسے مجبوراً قدم اٹھا رہا ہو۔

"یہ دونوں نوٹ ٹپ کے طور پر رکھ لو اور جاؤ" ——— عمران نے دونوں نوٹ اس کے ہاتھ میں رکھتے ہوئے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔ ویٹر دونوں نوٹ ہاتھ میں پکڑے چند لمحے کھڑا رہا۔ پھر اس نے

ایک طویل سانس لیتے ہوئے نوٹوں کو جیب میں ڈالا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران اب بڑے مطمئن انداز میں بیٹھا مشروب کی چسکیاں لے رہا تھا جب کہ تنویر کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات صاف نمایاں تھے لیکن وہ شاید عمران کی وجہ سے اپنے آپ کو کنٹرول کئے ہوئے تھا۔

ویٹر قدم بڑھاتا دروازے تک پہنچا۔ وہاں چند لمحے کھڑا رہا۔ پھر تیزی سے واپس مڑا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے کوئی بڑا فیصلہ کر چکا ہو۔

"برکلے کے متعلق معلومات آپ کو روسلم بار کے مالک زرنکو سے مل سکتی ہیں ——— وہ اس کا دست راست ہے اور پکیٹ بھی وہاں لے گیا تھا" ——— ویٹر نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر تقریباً دوڑتے ہوئے انداز میں دروازے کی طرف گیا اور پھر اسی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا جیسے اس کے پیچھے پاگل کتے لگے ہوئے ہیں۔

"کیا مطلب! ——— پہلے تو یہ ———" تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

"اچھا اخلاق دوسروں کو مدد پر آمادہ کر دیتا ہے۔ آؤ ——— ویسے اتنا معلوم ہو گیا ہے کہ برکلے کوئی بڑا غنڈہ ہے جس کی اس قدر دہشت ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تنویر بھی سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کاؤنٹر پر مشروبات کی ادائیگی کر کے کلب کی عمارت سے باہر آ چکے تھے۔

"روسلم بار" ——— عمران نے ایک خالی ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے

کہا اور ٹیکسی ڈرائیور جو خاتون تھی اس طرح چونک کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے عمران کو دیکھنے لگی جیسے اُسے اچانک کوئی بھوت نظر آ گیا ہو۔

"آپ صورت سے تو شریف آدمی لگتے ہیں" ——— خاتون ٹیکسی ڈرائیور جو افریقی تھی اور اس کے جسم کا پھیلاؤ اس قدر تھا کہ ڈرائیونگ سیٹ کے علاوہ اس نے سائیڈ سیٹ کو بھی آدھی سے زیادہ کور کر رکھا تھا ٹیکسی کو آگے بڑھاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں سیرت کے لحاظ سے بھی شریف آدمی ہوں اور ویسے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر آدمی کو جسمانی لحاظ سے بھی شریف بننا پڑتا ہے ——— میرا مطلب ہے کہ سمٹ کر بیٹھنا پڑتا ہے اور شرافت بھی اسی کا نام ہے کہ خواتین سے دو ہاتھ دُور ہی رہا جائے ——— لیکن مجبوری ہے اگر میں دو ہاتھ والے محاورے پر عمل کر دوں تو یقیناً مجھے سڑک پر بیٹھ کر سفر کرنا پڑے گا" ——— عمران کی زبان رواں ہو گئی اور ٹیکسی ڈرائیور خاتون نے بے اختیار ایک زوردار قہقہہ لگایا۔ یہ قہقہہ اس قدر زوردار تھا کہ سڑک پر دوڑتی ہوئی ٹیکسی بری طرح تھرتھرانے لگی۔

"گڈ ——— تم تو واقعی ہر لحاظ سے شریف آدمی ہو ——— میرا نام ٹرفلائی ہے" ——— ٹیکسی ڈرائیور خاتون نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"واہ ——— کیا خوبصورت اور بامعنی نام ہے ——— اگر آپ ٹرفلائی یعنی تتلی ہیں تو بے چارہ وہ پھول جس پر آپ بیٹھتی ہوں گی یقیناً کسی بحری جہاز کا نام ہو گا ——— ویسے آج میری ایک بہت بڑی الجھن دور ہو گئی ہے۔ ایک کمپنی نے سڑکیں پریس کرنے کے لئے ہیوی

روڈ رولر بنایا اور اس کا نام رکھ دیا، گلاب کی پتی ۔ اور میں آج تک
حیران ہوتا تھا کہ جس گلاب کی پتی یہ بیوی روڈ رولر ہے وہ گلاب
کیا ہوگا ــــــ ؟ لیکن آج پتہ چل گیا کہ آپ اسی گلاب کی پتی ہیں
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بٹر فلائی کے زوردار قہقہے
ایک بار پھر ٹیکسی گونج اٹھی ۔

" بہت خوب ــــ اب میں روسلم بار میں تمہاری موت گوارہ نہیں
کر سکتی ــــ تم دلچسپ آدمی ہو اور مجھے ایسے ہی آدمی پسند ہیں
تم مجھے بتاؤ کہ تم روسلم بار میں کیوں جا رہے ہو" ــــــ ؟ بٹر فلا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا روسلم بار کوئی قتل گاہ ہے" ــــــ ؟ عمران نے حیران
ہو کر پوچھا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم پہلے کبھی وہاں نہیں گئے ــــــ سن
وہ نارک کا سب سے خطرناک بار ہے ۔ وہ ان افریقیوں کا سب سے
بڑا اڈہ ہے جن کا کام دن رات قتل و غارت ۔ غنڈہ گردی اور بد
ہوتا ہے ــــ وہاں بعض اوقات خون پانی سے بھی زیادہ ارزا
ہوتا ہے اور پولیس اس علاقے میں قطعاً مداخلت نہیں کرتی اور تم
گورے تو روسلم بار کا نام سنتے ہی بیہوش ہو جاتے ہیں ــــ ا
لئے تم نے جب روسلم بار کا نام لیا تو میں حیران ہو گئی تھی اور اب
یقین ہے کہ تم وہاں جاتے ہی موت کو گلے لگا لو گے ــــ اگر
تمہارے پاس دولت نہ بھی ہوتی، تب بھی تمہارے جسم پر قیمتی اور
لباس ہیں اور روسلم بار والوں کے لئے یہ بھی بہت بڑی دولت ہو

ہے" ــــــ بٹر فلائی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تم فکر نہ کرو ــــ روسلم بار میں ہمیں اس کے مالک زرنکو نے بلایا
ہے ۔ اس لئے ظاہر ہے ہمارے ساتھ وہاں وہ سلوک نہیں ہو سکتا
ں کی تم توقع کئے ہوئے ہو" ــــــ عمران نے جواب دیا۔

" زرنکو تو دنیا کا سب سے بڑا بدمعاش اور کمینہ آدمی ہے ــ اس
ے تمہیں جان بوجھ کر وہاں بلایا ہوگا تاکہ تمہارا خاتمہ کر کے تم سے کچھ
صل کر سکے ــــ وہ ایسا ہی آدمی ہے ۔ اجنبی امیر آدمیوں کو
ں دعوت دے کر بلاتا ہے اور پھر ان کی لاشیں بھی دستیاب نہیں
ہیں ــــ اور یہ بھی بتا دوں کہ زرنکو میرا سابقہ شوہر ہے" ــــــ
ٹر فلائی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کتنا سابقہ" ــــ ؟ عمران نے کہا اور بٹر فلائی بے اختیار ہنس دی۔
" میں شروع میں ایسی نہ تھی جیسی اب تمہیں نظر آ رہی ہوں ۔ میں
ی بٹر فلائی تھی ۔ حسین اور سمارٹ ــــ اور پھر زرنکو کی نظر مجھ پر
لی ۔ میرا باپ اس کی بار میں کام کرتا تھا اور پھر اس نے مجھ سے شادی
لی ــــ ایک بیماری کی وجہ سے جب میرا بدن پھولنا شروع ہو گیا
میرا باپ بھی مر گیا تو زرنکو نے مجھے طلاق دے کر ٹھڈے مار کر
بار سے باہر پھینک دیا اور دھمکی دی کہ اب اگر میں اس کی بار میں
ل ہوئی تو وہ مجھے گولی مار دے گا ــــــ وہ انتہائی ظالم،
سفاک اور بے رحم آدمی ہے ۔ ویسے اس کے ہاتھ بہت لمبے
ں ۔ اعلیٰ ترین حکام سے لے کر ایکریمیا کے بڑے بڑے گینگسٹر اس کے
ست ہیں ۔ اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا ــــ میں نے قسطوں پر

ٹیکسی خریدی اور اب ٹیکسی چلاتی ہوں۔ لیکن میرے دل میں زرنکو کے
خلاف پورا آتش فشاں بھڑک رہا ہے ——— میں نے خاص ط
پر ایک پسٹل خرید کر اپنے پاس رکھا ہوا ہے جس روز مجھے مو
ملا میں پورا میگزین اس کے سینے میں اتار دوں گی چاہے بعد میں
جو بھی حشر ہو" ——— بٹر فلائی کا لہجہ اس قدر دکھی تھا کہ عم
حیرت سے اُسے دیکھنے لگا کہ چند لمحے پہلے بات بات پر قہقہہ لگا
والی یہ عورت اندر سے کس قدر دُکھی ہے۔

"کیا تم واقعی اس سے انتقام لینا چاہتی ہو" ——— ؟ عم
نے پوچھا۔

"ہاں ——— کیوں" ——— ؟ بٹر فلائی نے چونک کر عمران کی ط
دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہمارے ساتھ آؤ ——— اور فکر نہ کرو۔ میرا ساتھی جو پیچھے
ہوا ہے یہ زرنکو سے بھی زیادہ بے رحم اور سفاک آدمی ہے ——— ہم
زرنکو سے چند معلومات حاصل کرنی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ وہ ع
فطرت کا آدمی ہے اس نے انکار کر دینا ہے اور پھر تمہیں انتقام لی
کا بھرپور موقع مل جائے گا" ——— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— اگر تم اس کے متعلق اتنا کچھ سُن لینے کے
اس سے خوفزدہ نہیں ہو تو مجھے یقین ہے کہ تم انتہائی نڈر آدمی ہو
تمہارے ساتھ رہتے ہوئے چاہے میں انتقام لئے بغیر ماری ہی کیوں
جاؤں مجھے انکار نہیں ہے ——— اور یہ بھی بتا دوں کہ میں تمہیں
کے دفتر تک ایک خفیہ راستے سے لے جا سکتی ہوں۔ ورنہ وہ کسی صو

بھی اجنبیوں سے نہیں ملتا ——— اس راستے میں اس کے چند آدمی ہی
ہوں گے جنہیں میں سنبھال لوں گی" ——— بٹر فلائی نے کہا تو عمران
مسکرا دیا۔

"گڈ ——— تمہارا یہ فقرہ کہ "انہیں میں سنبھال لونگی" مجھے بیحد پسند آیا
ہے۔ تم ہماری ساتھی بننے کے لائق ہو" ——— عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"تم نے اپنے نام تو مجھے بتائے نہیں" ——— بٹر فلائی نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور میرے ساتھی کا نام جیمز" ——— عمران نے
اپنا اور تنویر کا نیا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم کہیں باہر سے آئے ہو ——— مجھے چار سال ہو گئے ہیں ٹیکسی
چلاتے ہوئے اور میری یادداشت بہترین ہے لیکن تمہارے چہرے
میرے ذہن میں موجود نہیں ہیں" ——— بٹر فلائی نے کہا۔

"ہم فلوریڈا سے آئے ہیں" ——— عمران نے جواب دیا اور بٹر فلائی
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد بٹر فلائی نے ٹیکسی آہستہ کی اور پھر اُسے ایک بڑی
سی گلی کے اندر موڑ دیا۔ کچھ دور آگے لے جا کر اس نے ٹیکسی روکی اور
عمران کو نیچے اترنے کا اشارہ کر کے اس نے دروازہ کھولا اور نیچے اتر
گئی۔ عمران اور تنویر بھی نیچے اُتر آئے۔ بٹر فلائی بیٹھے ہوئے بے حد
دبلی لگتی تھی لیکن اب کھڑے ہونے کی وجہ سے اس کے جسم کا گھیر
...ے کم ہو گیا تھا۔

"آؤ" ___ بٹر فلائی نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گئی۔ عمران
اور تنویر دونوں اُسے چلتے ہوئے دیکھ کر حیران رہ گئے۔ وہ اس قدر موٹی
ہونے کے باوجود خاصی تیز رفتاری سے چل رہی تھی اور اس کے انداز میں
بھی ایسی چستی تھی جیسے کسی سمارٹ لڑکی کے انداز میں ہوتی ہے۔ کافی
فاصلہ پیدل طے کرنے کے بعد وہ ایک اور گلی میں مڑی اور پھر وہ ایک
مکان کے بند دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔

"اس مکان کے اندر زرگو نے اپنی عیاشی کا اڈا بنایا ہوا ہے۔
یہاں اس کے چار ساتھی مستقل رہتے ہیں جو انتہائی ہٹہ کٹہ اور بڑے
بدمعاش ہیں لیکن اس کے دفتر تک خفیہ راستہ اسی مکان کے اندر سے
ہی جاتا ہے۔ لیکن اب بھی وقت ہے۔ اگر تم واپس جانا چاہتے ہو تو
ہم واپس چلے جاتے ہیں۔ ورنہ پھر شاید واپسی کا راستہ ہمیں نہ مل
سکے" ___ بٹر فلائی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"واپسی کے وقت راستہ زیادہ کھلا ملے گا" ___ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور دروازے پر زور سے دستک دے دی۔ چند لمحوں بعد
دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور کریہہ شکل کا افراد
دروازے پر کھڑا نظر آیا۔ اس کی بیلٹ کے ساتھ ایک ہولسٹر لٹک رہا
تھا جس میں بھاری ریوالور کا دستہ باہر کو نکلا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔

"بٹر فلائی۔ تم" ___ اس نے حیرت بھرے لیکن خشمگیں لہجے میں کہا

"آگے سے ہٹو ___ مادام بٹر فلائی کے لئے راستہ چھوڑو" ___
عمران نے غراتے ہوئے کہا تو وہ چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا اور
اس کے ساتھ ہی اس کا بگڑا ہوا چہرہ غصے کی شدت سے اور بھی زیادہ

بگڑنے لگا۔ اس کا ایک ہاتھ تیزی سے ریوالور کے دستے کی طرف بڑھا
ہی تھا کہ دوسرے لمحے وہ بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا دو قدم پیچھے گیا ہی تھا
کہ ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی عمران کے سائلنسر لگے ریوالور سے نکلنے والی
گولی اس کی پیشانی میں سوراخ کر گئی اور وہ کٹے ہوئے شہتیر کی طرح
نیچے گرا۔ عمران نے پہلے اس کے سینے پر ہاتھ مار کر اُسے پیچھے دھکیلا
تھا اور پھر دوسرے ہاتھ میں موجود سائلنسر لگے ریوالور سے اس پر فائر
کر دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر اندر داخل ہوا۔ بٹر فلائی اور
تنویر بھی تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔

"کیا ہے زرگو ___ کون ہے دروازے پر" ___ اچانک ایک
کمرے کے کھلے دروازے سے ایک آواز سنائی دی۔ وہ شاید زرگو کے نیچے
گرنے کے دھماکے کی وجہ سے پوچھ رہا تھا کیونکہ زرگو کو مرنے سے پہلے
چیخنے کی بھی مہلت نہ ملی تھی اور عمران اور تنویر بجلی کی سی تیزی سے
اس دروازے کی طرف بڑھ گئے اور دوسرے لمحے کمرہ سائلنسر لگے ریوالوروں
کی مخصوص آوازوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ کمرے میں تین آدمی
ہاتھوں میں تاش کے پتے پکڑے بیٹھے ہوئے تھے جب کہ ایک کرسی خالی
تھی اور اس کے سامنے میز پر پتے اوندھے پڑے دکھائی دے رہے
تھے۔ کمرہ شراب کی تیز بُو سے بھرا ہوا تھا اور شراب کی بھری ہوئی بوتلیں
میز پر اور خالی بوتلیں ادھر اُدھر فرش پر پڑی دکھائی دے رہی تھیں۔
عمران اور تنویر نے دروازے میں داخل ہوتے ہی فائر کھول دیا تھا اس
لئے وہ تینوں چیختے ہوئے کرسیوں سے نیچے گرے اور پھر تڑپ تڑپ
کر چند لمحوں بعد ہی ساکت ہو گئے۔

"اب بتاؤ کدھر ہے راستہ" ——— عمران نے مڑ کر پیچھے کھڑی بڑ
سے مخاطب ہو کر کہا جس کا چہرہ مسرت سے چمک رہا تھا۔

"اوہ — اوہ — تم واقعی جی دار آدمی ہو — آؤ میرے ساتھ
بڑ فلاتی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے معلوم تو کر لیں کہ وہ دفتر میں موجود بھی ہے یا نہیں" —
تنویر نے کہا۔

"اوہ ہاں! — یہاں فون یا انٹرکام تو ہو گا ——— اس سے رابط
ہو سکتا ہے" ——— عمران نے چونک کر کہا۔

"مگر وہ تو انتہائی تیز ہے۔ اُسے ذرا سا بھی شک ہو گیا تو یہ
ہمارے لئے مصیبت بن جائے گا" ——— بڑ فلاتی نے بے ا
گھبرا کر کہا۔

"تم فکر نہ کرو — بس صرف رابطہ کرا دو" ——— عمران
مسکراتے ہوئے کہا اور بڑ فلاتی نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک
کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ یہ کمرہ سٹنگ روم کے اندا
سجایا گیا تھا۔ درمیان میں ایک میز پر انٹرکام بھی پڑا ہوا تھا۔

"چار نمبر سے اس کے دفتر کا رابطہ ہو جائے گا اور بات وہ خود
گا" ——— بڑ فلاتی نے کہا اور عمران انٹرکام کی طرف بڑھ گیا۔

"اب تم نے خاموش رہنا ہے۔ کوئی آواز منہ سے نہ نکلے"
عمران نے انٹرکام کا رسیور اٹھاتے ہوئے مڑ کر بڑ فلاتی سے مخاطب
کہا اور بڑ فلاتی نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران نے چار نمبر کا بٹن
کر دیا۔

"یس" ——— چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک انتہائی کرخت
آواز سنائی دی۔ لہجہ پھاڑ کھانے والا تھا۔

"زوگو بول رہا ہوں" ——— عمران کے منہ سے زوگو جیسی آواز
ملی لیکن لہجہ بے حد مودبانہ تھا۔

"کیا بات ہے — کیوں کال کی ہے" ——— ؟ دوسری طرف
سے پہلے سے زیادہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"برکلے کا آدمی آیا ہے۔ وہ برکلے کا کوئی خاص پیغام لایا ہے اور آپ
سے فوری ملنا چاہتا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"کیا — کیا کہہ رہے ہو — کیا تم نشے میں تو نہیں ہو" ——— ؟
دوسری طرف سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا گیا۔

"آپ خود بات کر لیں" ——— عمران نے کہا اور پھر چند لمحے رک کر
اس کے منہ سے ایک مختلف آواز برآمد ہوئی۔

"ہیلو — جناب! میں اوبرے ہوں۔ مجھے چیف برکلے نے بھیجا
ہے ——— انتہائی خفیہ پیغام ہے — انتہائی ایمرجنسی پیغام" ———
عمران نے کہا۔

"کیا پیغام ہے بولو ——— اور تم میرے اس خفیہ اڈے تک کیسے
گئے" ——— ؟ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"جناب! — اسی بات سے آپ اندازہ لگا لیں کہ پیغام کس قدر خفیہ
ہے ——— آپ پلیز یا تو مجھے اپنے پاس آنے کی اجازت دیں ——— یا
آپ یہاں خود تشریف لے آئیں ——— انتہائی ایمرجنسی ہے اور مجھے
فوری طور پر واپس جانا ہے۔ پیغام کے ساتھ ایک خفیہ چیز بھی آپ تک

پہنچائی ہے" ——— عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"او۔کے ——— میں آ رہا ہوں ——— رسیور زوگو کو دو" ——— دو
طرف سے کہا گیا۔
"یس باس" ——— عمران نے اس بار زوگو جیسی آواز نکالتے ہ
"زوگو ——— اس آدمی کی تلاشی لی ہے ——— اس کے پاس
اسلحہ تو نہیں ہے" ——— دوسری طرف سے پوچھا گیا۔
"یس باس ——— میں نے تلاشی لی ہے۔ کوئی اسلحہ نہیں ہے"
عمران نے جواب دیا۔
"او۔کے ۔ میں آ رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا او
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔
"اگر اس نے برگلے کو فون کر کے پوچھ لیا تو" ——— تنویر نے
"نہیں ——— اس کے لہجے سے ہی میں اس کی ٹائپ سمجھ گیا ہو
اس کے پاس اتنی عقل نہیں ہے" ——— عمران نے مسکراتے
کہا اور وہ تینوں اس کمرے سے باہر آ گئے۔
"کمال ہے ——— تم تو جادوگر ہو" ——— بٹر فلائی نے پہلی با
ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔
"تم وہ راستہ بتاؤ جہاں سے اس نے آنا ہے۔ ورنہ اگر وہ ا
ہمارے سروں پر پہنچ گیا تو ہمارا سارا جادو الٹا ہمارے خلاف اس
ہونا شروع ہو جائے گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا او
سر ہلاتی ہوئی تیزی سے ایک راہداری کی طرف بڑھ گئی۔ راہداری
میں سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ سیڑھیاں اتر

ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔
"اس کی شمالی دیوار ہٹے گی اور وہ یہاں پہنچ جائے گا" ——— بٹر فلائی
نے ایک دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔
"تنویر ——— تم اس الماری کی اوٹ لے لو ——— میں ادھر اس بڑے
ڈرم کی اوٹ میں ہو جاتا ہوں اور بٹر فلائی ——— تمہارے چھپنے کے لئے تو
یہ کمرہ بھی کافی نہیں ہے اس لئے تم سیڑھیوں پر کھڑی ہو جاؤ" ———
عمران نے کہا اور بٹر فلائی تیزی سے مڑ کر واپس سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔
عمران اور تنویر اپنی اپنی اوٹوں کی طرف بڑھ گئے۔
چند لمحوں بعد ہی دیوار سے سرر کی آواز سنائی دی اور پھر دیوار درمیان
سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی ایک
ٹھوس جسم اور لمبے قد کا آدمی اچھل کر تہہ خانے میں آیا۔ اس کے چہرے پر
شیطانیت جیسے مجسم ہوئی نظر آ رہی تھی۔ تنگ پیشانی اور چھوٹی چھوٹی
تھلدار آنکھوں کا مالک یہ شخص اپنے چہرے سے ہی سفاک، بے رحم
اور کمینہ فطرت آدمی نظر آ رہا تھا۔ اس نے جینز اور جیکٹ پہن رکھی تھی۔
تہہ خانے میں داخل ہوتے ہی وہ مڑا اور اس نے ایک خاص جگہ پر
زور سے پیر مارا تو دیوار برابر ہوتی چلی گئی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا
سیڑھیوں کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک عمران ڈرم کی اوٹ سے
نکلا اور دوسرے لمحے بھوکے عقاب کی طرح سیڑھیوں کی طرف جاتے زرنکو
پر جھپٹ پڑا۔ زرنکو کے حلق سے بے اختیار چیخ سی نکلی اور اس نے
انتہائی پھرتی سے مڑنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے ہلکی سی کٹک
کی آواز کے ساتھ ہی اس کا جسم عمران کے بازوؤں میں ہی ڈھیلا پڑتا

چلا گیا اور عمران تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔
"اسے اٹھا کر اوپر لے آؤ" ۔۔۔ عمران نے تنویر سے کہا اور خود
وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔
"یہ ۔۔ یہ تم نے کیا کیا ہے ۔۔۔ یہ تو انتہائی طاقتور آدمی ہے
یہ تم نے کس طرح لمحوں میں اسے ختم کر دیا ہے" ۔۔۔ بٹر فلائی نے
تہہ خانے میں داخل ہوتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا
"تم اوپر روشندان سے جھانک رہی تھیں اگر اسے شک پڑ جاتا
تو" ۔۔۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔
"نہیں ۔۔ یہ خاصا اوپر تھا اس لئے جب تک یہ خاص طور پر سر اٹھا کر
نہ دیکھتا یہ مجھے نہ دیکھ سکتا تھا اور میں اپنے بچاؤ کے لئے دیکھ رہی تھی
مجھے یقین تھا کہ یہ تم دونوں کے بس کا روگ نہیں ہے اس لئے میں نے
فیصلہ کر لیا تھا کہ جیسے ہی یہ تم دونوں پر قابو پائے گا، میں اندر داخل
ہو کر اس پر فائر کھول دوں گی" ۔۔۔ بٹر فلائی نے جواب دیا۔
"ارے تمہارے پاس ریوالور ہے ۔ میں نے تو نہیں دیکھا" ۔۔۔
عمران نے حیران ہو کر کہا اور بٹر فلائی نے مسکراتے ہوئے پہنی ہوئی
بڑے گھیر کی جیکٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا ریوالور نکال لیا۔
"ارے ۔۔ اس تکلف کی کیا ضرورت تھی ۔۔۔ تم بس اس پر گر
تو اس کی روح پرواز کر جاتی" ۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔
"یہ اتنا بھی کمزور آدمی نہیں ہے جتنا تم نے اسے سمجھ لیا ہے لگتا
تم واقعی کوئی جادوگر ہو ۔۔۔ ورنہ میں تصور بھی نہیں کر سکتی کہ اس
جیسے آدمی کا خاتمہ تم اتنی آسانی سے کر لو گے" ۔۔۔ بٹر فلائی

تنویر کے پیچھے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آتے ہوئے کہا۔ تنویر زرنکو کو اٹھائے
ہوئے آگے سیڑھیاں چڑھ رہا تھا جب کہ اس کے پیچھے بٹر فلائی اور سب
سے آخر میں عمران تھا۔
"یہ ختم نہیں ہوا ۔ صرف بیہوش ہے ۔۔۔ اگر اسے اتنی آسان
موت مارنا ہوتا تو پھر اوٹ سے ایک گولی ہی اس کی کھوپڑی توڑنے
کے لئے کافی تھی ۔۔۔ ہم نے اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں" ۔۔۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بٹر فلائی نے سر ہلا دیا۔
چند لمحوں بعد وہ سب ایک بار پھر اسی سٹنگ روم میں پہنچ چکے
تھے ۔ عمران کے کہنے پر تنویر نے زرنکو کو ایک کرسی پر بٹھایا اور عمران
نے تہہ خانے سے اٹھایا ہوا رسی کا بنڈل کھول کر زرنکو کو کرسی سے
اچھی طرح باندھ دیا۔
"اب یہ کرسیاں ہٹا دو" ۔۔۔ عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر نے
کرسیاں ایک طرف کر دیں۔
عمران نے زرنکو کا سر ایک ہاتھ سے پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے
کندھے پر رکھ کر اس نے اس کے سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر
چھوڑ دیا تو ہلکی سی کٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی زرنکو
کی ٹیڑھی گردن سیدھی ہو گئی اور عمران پیچھے ہٹ گیا۔ زرنکو کے جسم
میں حرکت کے آثار نمایاں ہونے لگ گئے تھے۔
"تم جس کرسی کو مضبوط سمجھو، اس پر بیٹھ جاؤ" ۔۔۔ عمران
نے بٹر فلائی سے مخاطب ہو کر کہا۔
"میں ٹھیک ہوں ۔۔۔ تم میری فکر نہ کرو ۔ لیکن یاد رکھنا کہ میں

ے اس سے انتقام لینا ہے" ـــــ بٹر فلائی نے جواب دیا اور عمران
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اسی لمحے زرنکو کی کراہ سنائی دی۔ اس کی
آنکھیں کھل گئی تھیں لیکن ان میں ابھی شعور کی چمک مفقود تھی پھر آہستہ
آہستہ ان میں شعور کی چمک نمودار ہوتی گئی۔

"تم ـ تم کون ہو ـ اوہ ـ تم بٹر فلائی" ـــــ زرنکو نے
بے اختیار کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن
بندھا ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"تم نے دیکھا زرنکو ـــــ تم اپنے آپ کو سب سے طاقتور سمجھتے
تھے ـــ قدرت نے تم سے بھی زیادہ طاقتور آدمی بھیج دیئے ہیں
اب تم حقیر چوہے کی طرح بے بس ہوئے بیٹھے ہو" ـــــ بٹر فلائی
نے آگے بڑھتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
زرنکو کے منہ پر انتہائی نفرت بھرے انداز میں تھوک دیا مگر عمران نے
اُسے پیچھے ہٹنے کا اشارہ کیا۔ زرنکو کا چہرہ غصے کی شدت سے
بری طرح مسخ ہو گیا کہ جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی انتہائی کریہہ
مخلوق ہو۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے۔

عمران نے آگے بڑھ کر اس کی جیکٹ کی سائیڈ جیب سے نظر آنے
والا سُرخ رنگ کا رومال کھینچا اور پھر اس رومال سے اس نے خود
اس کا چہرہ صاف کر دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جب تک اس کا چہرہ صاف
نہیں ہو گا نفسیاتی طور پر زرنکو کا ذہن نارمل نہ ہو سکے گا اور اسے معلومات
حاصل کرنی تھیں۔ چہرہ صاف کر کے عمران نے رومال ایک طرف پھینکا
اور اب زرنکو کا بری طرح مسخ ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا۔

"تم ـ تم کون ہو ـــ میرے ساتھی وہ آدمی ـــ وہ ـــ یہ
سب کیا ہے" ـــــ زرنکو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"زرنکو ـــ تمہارے آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور ان کی لاشیں
دوسرے کمرے میں پڑی ہیں ـــــ جہاں تک ہمارا تعلق ہے۔ تم
ہمارے بارے میں کچھ نہیں جانتے اس لئے تمہیں اپنے بارے میں
کچھ بتانا فضول ہے ـــــ ہم تم سے صرف چند معلومات حاصل کرنے
آئے ہیں اور تمہاری سابقہ بیوی مادام بٹر فلائی نے ہماری مدد کی ہے
تمہیں اس کا مشکور ہونا چاہیئے کہ اس کی وجہ سے تمہارے صرف چار
ساتھی ہلاک ہوئے ہیں۔ ورنہ ظاہر ہے ہم کلب کے فرنٹ سے
اندر داخل ہو کر تم تک پہنچتے اور ہو سکتا تھا کہ اس دوران تمہارے
سارے ساتھی ہی ختم ہو جاتے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

"کیا پوچھنا چاہتے ہو" ـــــ؟ زرنکو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے
پوچھا۔

"سنو! ـ ہمیں معلوم ہے کہ جو پیٹر کی طرف سے برکلے کو بھیجے جانے
والے پیکٹ کو تم نے راجر کلب کے کاؤنٹر سے وصول کیا تھا ـــــ ہم
نے یہ پوچھنا ہے کہ تم نے یہ پیکٹ کہاں پہنچایا ہے" ـــــ؟ عمران
نے کہا۔

"برکلے کو دیا تھا۔ وہ میری رہائش گاہ پر موجود تھا" ـــــ زرنکو
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ برکلے اب کہاں ہے" ـــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"فلوریڈا میں ہوگا اور کہاں ہوسکتا ہے ـــــ وہ وہیں رہتا ہے۔ فلوریڈا کا کنگ ہے وہ" ـــــ زرنکو نے جواب دیا۔

"اس کا اڈہ" ـــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم ـــــ میں کبھی اس کے پاس نہیں گیا۔ ویسے وہ انتہائی مشہور آدمی ہے۔ اس لئے تم راہ جاتے کسی آدمی سے بھی پوچھو گے تو وہ بھی تمہیں اس کا پتہ بتا دے گا" ـــــ زرنکو نے جواب دیا۔

"اس کا تعلق کس تنظیم سے ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"وہ خود ایک بہت بڑی اور بین الاقوامی تنظیم وائٹ بلڈ کا سربراہ ہے" ـــــ زرنکو نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ اور قد و قامت بتاؤ" ـــــ عمران نے پوچھا اور زرنکو نے تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

"تم اس سے کس فون نمبر پر بات کرتے ہو" ـــــ عمران نے پوچھا اور زرنکو نے جواب میں فون نمبر بتا دیا۔

"باکر ـــــ دیکھو یہاں کوئی فون بھی ہے" ـــــ عمران نے مڑ کر تنویر سے کہا۔

"اسی کمرے میں ہے ـــــ الماری کھولو۔ اس میں فون پیس موجود ہے۔ پلگ لگاؤ" ـــــ زرنکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ بڑے اطمینان سے تمام سوالات کا فوری جواب دیتا چلا جا رہا تھا اور عمران سمجھ رہا تھا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کے ان جوابات سے اس کے خیال کے مطابق اس پر کوئی اثر پڑتا تھا اور نہ برکلے پر۔ اسی دوران تنویر فون نکال کر میز پر رکھ چکا تھا اور پھر اس نے پلگ لگا دیا۔

"فلوریڈا کا رابطہ نمبر کیا ہے" ـــــ عمران نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھاتے ہوئے کہا اور زرنکو نے رابطہ نمبر بتا دیا۔ عمران نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور ساتھ ہی اس نے تنویر کو مخصوص اشارہ کیا تو تنویر نے آگے بڑھ کر زرنکو کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"یس" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"زرنکو بول رہا ہوں" ـــــ عمران کے منہ سے زرنکو کی آواز نکلی۔

"اوہ تم ـــــ کیوں کال کیا ہے" ـــــ؟ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ایک آدمی کو میں نے پکڑا ہے۔ وہ میرے کلب کے ایک آدمی سے وائٹ بلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس سے میں نے پوچھ گچھ کی تو اس کا کہنا ہے کہ وہ مافیا کا آدمی ہے۔ اپنا نام ٹالبری بتا رہا ہے۔ ایکریمی ہے ـــــ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ آپ سے پوچھ لوں کہ اس کا کیا کرنا ہے ـــــ اگر یہ واقعی مافیا کا آدمی ہے تو پھر تو" ـــــ عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ آدمی" ـــــ؟ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میرے سامنے کرسی پر بندھا بیٹھا ہے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"اس سے میری بات کراؤ" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹالبری سپیکنگ" ـــــ عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو ـــــ اور کیوں وائٹ بلڈ کے بارے میں پوچھ رہے

تھے ۔۔۔ کیا چاہتے ہو تم" ۔۔۔ ؟ دوسری طرف سے انتہائی
کرخت لہجے میں کہا گیا۔

"میں کچھ نہیں بتا سکتا ۔۔۔ تم یہ باتیں مافیا کے نارتھ زون کے چیف
ہنری آرنلڈ سے پوچھ لو۔ وہ خود ہی تمہیں جواب دے دیگا" ۔۔۔ عمران
نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلو زرنکو" ۔۔۔ دوسری طرف سے دوبارہ آواز سنائی دی۔

"یس" ۔۔۔ عمران نے اس بار زرنکو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے
جواب دیا۔

"زرنکو ۔۔۔ اس آدمی کو میرے پاس یہاں فلوریڈا بھجوا دو ۔
میں تو اس سے سب کچھ پوچھ لونگا۔ لیکن محتاط رہنا۔ مافیا کے ایجنٹ
بے حد تیز ہوتے ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں بھجواؤں" ۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا۔

"پتہ نوٹ کر لو ۔۔۔ کوٹھی نمبر چھ سات چھ ۔ انگلز کالونی
فلوریڈا ۔۔۔ وہاں میرے آدمی موجود ہوں گے ۔۔۔ تمہارے آدمی
صرف تمہارا نام لیں گے تو میرے آدمی اس آدمی کو وصول کر لیں گے"
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں انتظامات کرتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور
دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا۔ عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے
ہوئے رسیور رکھ دیا اور تنویر بھی پیچھے ہٹ گیا۔ زرنکو کے چہرے پر
شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اگر برکلے تمہیں فون کرے تو کیا اس فون پر رنگ آئے گی یا نہیں"

عمران نے پوچھا۔

"جب تک یہ فون آن رہے گا رنگ نہیں آئے گی ۔۔۔ لیکن
تم نے میری آواز اور لہجے کی نقل کیسے کر لی کہ برکلے جیسا ہوشیار آدمی بھی
بات محسوس نہیں کر سکا ۔۔۔ اور میں اگر تمہیں اپنی آنکھوں سے بولتے
ہوئے نہ دیکھ رہا ہوتا تو میں بھی کبھی یقین نہ کرتا" ۔۔۔ زرنکو نے کہا
لیکن اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا، میز پر رکھے فون
کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اس کا منہ بند کر دو ۔۔۔ یہ برکلے کی کال ہے" ۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر نے جلدی سے آگے بڑھ کر ایک بار پھر زرنکو
کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یس" ۔۔۔ عمران نے زرنکو کے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا کیونکہ
ظاہر ہے وہ برکلے پر یہ تو ظاہر نہ کر سکتا تھا کہ اسے اس کی کال کی توقع
تھی۔ اس لئے اس نے زرنکو کے عام لہجے میں "یس" کہا تھا۔

"برکلے بول رہا ہوں زرنکو" ۔۔۔ دوسری طرف سے وہی آواز
سنائی دی۔

"اوہ ۔ آپ ۔۔۔" عمران نے کہا۔ وہ جان بوجھ کر کم سے کم الفاظ
استعمال کر رہا تھا۔

"میں نے اس لئے کال کیا ہے کہ تمہیں ایک بار پھر خبردار کر دوں کہ
اس آدمی کو بھیجتے ہوئے انتہائی احتیاط کرنا" ۔۔۔ برکلے نے کہا۔

"بالکل کر دوں گا ۔۔۔ میں مافیا سے تو ٹکرا ہی نہیں سکتا" ۔۔۔ عمران
نے کہا۔

"اس کی فکر نہ کرو۔ میں سب سنبھال لوں گا۔ لیکن پھر بھی تم محتا
رہنا ۔۔۔ او۔کے" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے سا
ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔
"اب اس کی پوری طرح تسلی ہو گئی ہو گی" ۔۔۔ عمران نے کہا
پھر بٹرفلائی کی طرف مڑ گیا۔
"مادام بٹرفلائی! ۔۔۔ ہمارا کام ختم ہو گیا ہے۔ چونکہ زرنکو نے
سے تعاون کیا ہے اس لئے ہمیں تو اس پر تشدد کرنے کی ضرورت ہ
نہیں آئی ۔۔۔ اگر تم واقعی اس سے انتقام لینا چاہتی ہو تو ہمیں
کوئی اعتراض نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا
"میں اس سے ایسا انتقام لوں گی کہ اس کی روح بھی صدیوں تک
بلبلاتی رہے گی ۔۔۔ اس نے میری جوانی کو بیدردی سے پامال
اور پھر مجھے ٹھڈے مار کر نکال دیا ۔۔۔ یہ انسان ہے ہی نہیں
یہ تو درندہ ہے درندہ ۔۔۔ اور درندے بھی اتنے کمینے نہ ہوں۔
جتنا کمینہ یہ ہے ۔۔۔ نجانے کتنی معصوم لڑکیاں اس کے ہاتھوں ا
کو پہنچی ہیں اور نجانے کتنے خاندان اس کے ہاتھوں تباہ ہوئے ہ
گے" ۔۔۔ بٹرفلائی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے سا
ہی اس نے ایک کرسی اٹھائی اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت
کرسی زرنکو کے سر پر دے ماری۔ زرنکو کے حلق سے نکلنے والی چیخ
کمرہ گونج اٹھا۔ بٹرفلائی نے کرسی اس انداز میں ماری تھی کہ زرنکو ک
سر پر تو صرف چوٹ لگی جبکہ کرسی ٹوٹ کر نیچے گر گئی اور دوسرے
بٹرفلائی نے یکلخت کرسی کا ٹوٹا ہوا بازو اٹھا لیا جس کا ایک سرا نیز

ا نی طرح بن چکا تھا۔
"عورت ہوناں ۔۔۔ بے بس کر کے مار رہی ہو" ۔۔۔ یکلخت
نکو نے چیختے ہوئے کہا اور بٹرفلائی تیزی سے پیچھے ہٹ گئی۔
"اسے کھول دو ۔۔۔ کھول دو اسے ۔۔۔ میں دیکھتی ہوں کہ یہ
نا بہادر ہے جو ایک آدمی سے ایک لمحے میں بیہوش ہو سکتا ہے وہ
ے بہادر ہو سکتا ہے" ۔۔۔ بٹرفلائی نے چیختے ہوئے کہا۔
"ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے مادام ۔۔۔ کہ ہم یہ تماشہ دیکھتے
ں۔ اس لئے سوری" ۔۔۔ عمران نے کہا اور دوسرے لمحے کٹک
آواز کے ساتھ ہی گولی زرنکو کے سینے میں گھس گئی اور زرنکو بندھی
ات میں پھڑکنے لگا ہی تھا کہ بٹرفلائی نے آگے بڑھ کر پوری قوت
ہاتھ میں پکڑے ہوئے ڈنڈے کا نوک دار سرا زرنکو کے چیخ مارنے
وجہ سے کھلے ہوئے منہ میں گھونپ دیا اور زرنکو کے جبڑے کڑاکے
ٹوٹ گئے۔ بٹرفلائی نے تیزی سے لکڑی واپس کھینچی اور ایک
ھر اس کی دائیں آنکھ میں گھونپ دی اور پھر جس طرح مشین چل پڑتی
اس طرح بٹرفلائی کا ہاتھ چل پڑا جبکہ زرنکو اس دوران ہلاک ہو چکا
۔ مگر بٹرفلائی ہذیانی انداز میں چیختی ہوئی مسلسل اس پر وار کئے
جا رہی تھی۔
"رک جاؤ ۔۔۔ یہ مر چکا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔
"میں اس کی لاش کی بھی بوٹیاں اڑا دوں گی ۔۔۔ اس نے مجھے ٹھڈے
نکال دیا تھا ۔۔۔ میں اس کے سامنے روتی رہی تھی ۔۔۔ میں نے
کے پیر پکڑے تھے ۔۔۔ میں نے اس کی منتیں کی تھیں ۔۔۔

میں نے اسے واسطے دیئے تھے لیکن یہ الٹا قہقہے لگاتا رہا تھا ۔۔۔
میں اس کو کچل دوں گی ۔۔۔ میں اس کی روح کو بھی کچل دوں گی
میں اس کی ۔۔۔" بٹر فلائی نے مسلسل وار کرتے اور چیختے ہوئے
لیکن عمران نے اُسے بازو سے پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا اور دوسرے
بٹر فلائی نے پھینک کر بے اختیار دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا لیا اور
ہچکیاں لے لے کر رونے لگ گئی ۔

"چلو ۔۔ یہ کس تماشے میں پھنس گئے ہو" ۔۔۔ تنویر نے بیزار سے
لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"آؤ بٹر فلائی ۔۔ تم نے اپنا انتقام لے لیا ہے ۔۔۔ اس نے
ویسے بھی مرنا ہی تھا" ۔۔۔ عمران نے تنویر کی بات کا جواب دینے
بجائے بٹر فلائی سے مخاطب ہو کر کہا اور بٹر فلائی نے بے اختیار ہاتھ
سے ہٹا لئے ۔ اس کے چہرے پر آنسوؤں اور مسکراہٹ کے تاثرات
بیک وقت موجود تھے ۔

"ہاں ۔۔ ہر ظالم نے ایک روز مرنا ہوتا ہے ۔۔۔ میں تمہا
بے حد مشکور ہوں کہ تم نے مجھے انتقام لینے کا موقع دیا ۔۔۔
میری باقی زندگی سکون سے گزرے گی" ۔۔۔ بٹر فلائی نے کہا اور ع
سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا ۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بار پھر بٹر فلائی کی ٹیکسی میں ب
کر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے ۔

"تم اب فلوریڈا جاؤ گے" ۔۔۔ ؟ بٹر فلائی نے پوچھا ۔

"ابھی نہیں ۔۔۔ ہمارا مشن صرف معلومات حاصل کرنا تھا اور بس

ہمیں مین مارکیٹ اتار دو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"جب تک تم یہاں ہو ، میری ٹیکسی تمہارے لئے وقف رہے گی بغیر
کرایہ کے" ۔۔۔ بٹر فلائی نے جواب دیا ۔

"شکریہ" ۔۔۔ عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد مین مارکیٹ کے
رُک کر عمران نے ٹیکسی رکوائی اور پھر نیچے اُترنے لگا ۔

"جب میری ضرورت ہو ۔۔ تم ٹیکسی آفس فون کر دینا ۔ میں حاضر ہو جایا
کروں گی" ۔۔۔ بٹر فلائی نے کہا ۔

"اب جب تک تم دوبارہ شادی کر کے طلاق نہیں لے لیتی ۔۔۔ اس
وقت تک تو ظاہر ہے تمہاری ضرورت پیش نہیں آ سکتی" ۔۔۔ عمران
نیچے اترتے ہوئے مسکرا کر کہا اور بٹر فلائی کے قہقہے سے ٹیکسی گونج
وہ ایک بار پھر اپنے پرانے موڈ میں آ گئی تھی اور عمران نے مسکراتے
جیب سے ایک بڑا نوٹ نکالا اور اُسے بٹر فلائی کی گود میں پھینک
تنویر کا ہاتھ پکڑے تیزی سے ہجوم میں شامل ہو گیا ۔

"اس عورت کی وجہ سے ہمیں بے حد آسانی ہو گئی ہے ۔ ورنہ شاید
آسانی سے نہ اس زرنکو تک پہنچ سکتے اور نہ اس انداز میں
حاصل کر سکتے" ۔۔۔ عمران نے ہجوم کے درمیان چلتے ہوئے
تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

"اب کیا پروگرام ہے ۔۔۔ کیا تم ایک ساتھی کو برکلے کا مطلوبہ آدمی
فلوریڈا لے جاؤ گے" ۔۔۔ ؟ تنویر نے پوچھا ۔

"نہیں ۔۔ برکلے یقیناً بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہو گا اور ایسے آدمی
آسانی سے مطمئن ہونے والوں میں سے نہیں ہوتے ۔۔۔ فلوریڈا

یہاں سے کافی دُور ہے۔ ہمیں وہاں تک پہنچتے پہنچتے ایک دن
جائے گا اور اس دوران زرنکو کی موت کی خبر اس تک پہنچ ہی جا
گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر تمہیں اُسے فون کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔ ہم ا
وہاں پہنچ جاتے اور اُسے خبر تک نہ ہوتی"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"برکلے کی حیثیت متعین کرنے کے لئے یہ اقدام ضروری تھا تا
غلط آدمی کے پیچھے وقت ضائع نہ کرتے پھریں۔۔۔۔ کیونکہ ہو سک
برکلے بھی ڈمل مین ثابت ہوتا۔ اس لئے میں نے مافیا کا نام لیا تا
معلوم ہے کہ وہ اب مافیا کے چکر میں پڑا رہے گا"۔۔۔۔ عمران
کہا اور تنویر نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اب اُسے عمران کے
اقدام کی صحیح توجیہہ سمجھ میں آئی ہو۔

مارکیٹ کے دوسرے سرے سے عمران نے ٹیکسی کی بجا
لی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں واپس ہوٹل پہنچ گئے۔ عم
فلوریڈا جانے کے انتظامات میں مصروف ہو گیا جب کہ تنویر دو
ساتھیوں کو اب تک ہونے والے واقعات کی تفصیل بتانے لگ

ایک دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک بڑی میز کے پیچھے
ہوا لمبے قد، بھاری جسم اور بھاری چہرے کا مالک آدمی جس کے جسم پر
ہے کا قیمتی سوٹ تھا ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں
ٹ تھا اور سامنے میز پر قیمتی شراب کی ایک بوتل موجود تھی۔ وہ شراب
ر سگریٹ کے کش لے کر اس انداز میں کرسی پر جھول رہا تھا جیسے
یل سفر کے بعد اُسے پہلی بار آرام کرنے کا موقع ملا ہو۔ یہ بلیک تھنڈر
یجنٹ برکلے تھا اور یہ دفتر اس کے ذاتی ملکیتی ہوٹل فورسٹار کے
ں اور خفیہ تہہ خانوں میں واقع تھا۔ میز پر ایک فائل بند پڑی ہوئی تھی
ا پیشانی پر شکنیں موجود تھیں جیسے وہ شراب اور سگریٹ پینے کے
اتھ ذہنی طور پر بھی مصروف ہو کہ اچانک سامنے پڑے ہوئے چار
رنگوں کے فون سیٹس میں سے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔
ے نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــ برکلے نے سخت لہجے میں کہا۔

"فریڈم سے بات کریں باس ـــ اب اس سے رابطہ ہو سکا ہے"
دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ بات کراؤ" ـــ برکلے نے کہا۔

"ہیلو ـــ فریڈم بول رہا ہوں شکاگو سے" ـــ چند لمحوں کی خام
کے بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"برکلے بول رہا ہوں فریڈم" ـــ برکلے نے کہا۔

"یس باس ـــ کیا حکم ہے" ـــ فریڈم نے اسی طرح مودبانہ
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مافیا کا ایک آدمی نارک کے روسلم بار میں میری تنظیم وائٹ بلڈ
بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا کہ زرنکو نے اُسے پکڑ لیا ـــ
نے بتایا کہ وہ مافیا کا آدمی ہے۔ اس نے اپنا نام ٹالبری بتایا ہے۔ میں
فون پر اس سے خود بات کی ہے ـــ اس نے مجھے مافیا کے
زون کے چیف ہنری آرنلڈ کا حوالہ بھی دیا ہے ـــ میں نے ا
آدمی کو فلوریڈا منگوا لیا ہے ـــ تم مافیا کے نارتھ زون میں کام کرتے
معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ مافیا کو وائٹ بلڈ سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے"
برکلے نے کہا۔

"باس! ـــ پورے نارتھ زون میں ٹالبری نام کا کوئی آدمی سرے
موجود ہی نہیں ہے" ـــ دوسری طرف سے فریڈم نے جواب د
ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے" ـــ برکلے نے بری طرح چونکتے ہوئے

"آپ کو معلوم تو ہے کہ میں نارتھ زون مافیا کے ہیڈ آفس میں کام کرتا
ہوں۔ مجھے نارتھ زون کے تمام چھوٹے بڑے ایجنٹوں کے نام زبانی
یاد ہیں ـــ دوسری بات یہ کہ اگر ہنری آرنلڈ نے یہ کام اس آدمی
کے ذمے لگایا ہوتا تو مافیا کے اصول کے مطابق اس کی باقاعدہ فائل بنتی۔
اور تمام فائلیں بھی میری ہی تحویل میں رہتی ہیں اور ان میں وائٹ بلڈ
کی کوئی فائل نہیں ہے" ـــ فریڈم نے جواب دیا۔

"اوہ ـــ حیرت ہے ـــ بہرحال تم مزید انکوائری کرو" ـــ
برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے رسیور رکھا اور پھر سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے
تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"روسلم بار" ـــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"زرنکو سے بات کراؤ ـــ میں برکلے بول رہا ہوں فلوریڈا سے" ـــ
برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ سر ـــ میں روڈی بول رہا ہوں ـــ باس زرنکو کو قتل
کر دیا گیا ہے" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے بے اختیار کرسی
سے اچھل پڑا۔

"کب کی بات ہے" ـــ برکلے نے انتہائی تیز لہجے میں پوچھا۔

"ایک دن پہلے کی بات ہے ـــ باس سے ملنے ایک اہم پارٹی آئی
تھی انہوں نے باس کو اس کے خفیہ اڈے میں کال لیا کیونکہ باس دفتر سے اٹھ
کر اپنے خفیہ اڈے میں گیا تھا اور پھر واپس نہ آیا تھا۔ لیکن جب وہاں

سے کسی نے کال اٹنڈ نہ کی تو میں خود وہاں گیا ——— وہاں باس زرنکو ایک کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی حالت میں تھا۔ اس کے سینے میں گولی ماری گئی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ اس پر انتہائی بے رحمانہ انداز میں تشدد بھی کیا گیا تھا۔ ایک کرسی ٹوٹی ہوئی تھی۔ اس کرسی کی ایک نوکدار لکڑی سے باس کے جبڑے گردن تک پھٹے ہوئے اور جسم پر انتہائی بہیمانہ انداز میں زخم ڈالے گئے تھے اور اڈے میں باس کے چار ساتھی بھی گولیوں سے چھلنی پڑے ہوئے ملے ہیں جب کہ اس کا بیرونی دروازہ کھلا ہوا تھا" ——— روڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— زرنکو نے تو ایک روز پہلے مجھے فون کیا تھا کہ اس کے آدمیوں نے بار سے کسی ایسے آدمی کو پکڑا ہے جو وائٹ بلڈ کے بارے میں انکوائری کر رہا تھا اور زرنکو نے اس آدمی سے میری بات بھی کرائی تھی" ——— برکلے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا آدمی اگر پکڑا جاتا تو مجھے ضرور علم ہوتا جناب! ——— کیونکہ میں بار انچارج ہوں۔ البتہ سپیشل فون وہاں اڈے پر لنکڈ حالت میں پڑا ہوا ملا ہے اور جب یہ فون لنکڈ ہو تو پھر باس کو ہونے والی کال اس فون پر جاتی ہے" ——— روڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"قاتلوں کا کچھ پتہ چلا" ——— ؟ برکلے نے پوچھا۔

"نہیں جناب! ——— ہم تلاش کر رہے ہیں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔ کے" ——— برکلے نے کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کے چہرے پر اب شدید تشویش کے آثار ابھر آئے تھے۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے ——— یہ کون لوگ ہیں" ——— ؟ برکلے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ یکلخت ایک خیال کے آتے ہی بری طرح چونک پڑا۔

"اوہ ——— اوہ ——— کہیں یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارگزاری نہ ہو ——— وہ واپس آ گئے ہوں" ——— برکلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے وہی سفید رنگ والے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس وائلڈ کلب" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"برکلے بول رہا ہوں کولس" ——— برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس" ——— دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"تم نے پاکیشائی ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھیوں کی واپسی کی تصدیق کر لی تھی ناں" ——— برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کہاں تک چیک کیا تھا تم نے انہیں" ——— ؟ برکلے نے پوچھا۔

"ریڈو ایئرپورٹ تک باس! ——— جہاز وہاں رکا تھا اور وہ لوگ لاؤنج میں آئے تھے لیکن پھر میرے آدمیوں کے سامنے دوبارہ جہاز پر سوار ہوئے اور پھر جہاز روانہ کر کے ہی میرے آدمی واپس آئے تھے اور آپ کو تو معلوم ہے کہ یہ ایکریمیا کا آخری ایئرپورٹ ہے" ——— کولس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تم اس سے آگے بلکہ پاکیشیا تک انہیں چیک کرو۔ فلائٹ ریکارڈ سے تمہیں اس کا علم ہو جائے گا ——— اور پھر مجھے فوری رپورٹ کرو۔ کہ یہ لوگ کہیں راستے میں اترے ہیں یا پاکیشیا پہنچ گئے تھے" ——— برکلے نے کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے نے رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسی سفید فون کی گھنٹی بج اٹھی اور برکلے نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— برکلے نے کہا۔

"کولس بات کرنا چاہتا ہے باس" ——— دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس ——— بات کراؤ" ——— برکلے نے کہا۔

"ہیلو باس! ——— کولس بول رہا ہوں باس! ——— انتہائی حیرت انگیز انکشاف ہوا ہے ——— یہ لوگ میکسیکو کے ایئرپورٹ پوٹیلا پر ڈراپ ہو گئے تھے اور باس! ——— میں نے جو ریکارڈ چیک کیا ہے اس کے مطابق دو روز بعد ایک عورت اور چار مرد جو ایکریمی تھے اکٹھے پوٹیلا سے ایک فلائٹ کے ذریعے واپس ناراک پہنچے ——— ان کے بارے میں جو تفصیلات مجھے پوٹیلا سے ملی ہیں ان کے مطابق ان پانچوں کے قد و قامت بالکل ویسے ہی تھے" ——— کولس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کے نام، حلیے اور قد و قامت سیکرٹری کو نوٹ کرا دو" ——— برکلے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ ——— تو یہ چیف آف سیکرٹ سروس کی کال اور ان لوگوں کی واپسی سب فراڈ ہے ——— یہ لوگ واپس آگئے ہیں" ——— برکلے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر دس منٹ بعد اس نے دوبارہ سفید فون کا رسیور اٹھایا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"سنو! ——— کولس نے جو نام اور حلیے بتائے ہیں وہ ناراک میں گیلارڈ کو نوٹ کرا دو اور اسے کہو کہ وہ فوری حرکت میں آجائے اور معلوم کرے کہ یہ لوگ ناراک ایئرپورٹ پر اترنے کے بعد کہاں گئے اور اب کہاں موجود ہیں اور مجھے فوری رپورٹ دے ——— گیلارڈ کو بتا دینا کہ وہ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں کے اندر یہ معلومات حاصل کر کے مجھے رپورٹ دے" ——— برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے نے رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے ایک بار پھر سامنے پڑی ہوئی بند فائل کھولی اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ یہ وہی فائل تھی جو اس نے زرنکو کے ذریعے جوپیٹر سے منگوائی تھی اور فائل دیکھتے ہی اس کے ذہن میں اچانک ایک خیال آیا اور وہ چونک پڑا کہ اگر زرنکو کے قاتل عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ انہیں جوپیٹر سے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ اس نے فائل کہاں بھیجی تھی اور وہاں سے انہیں زرنکو کے متعلق معلومات ملی ہوں گی۔ اس نے جلدی سے ایک بار پھر وہی سفید رنگ والے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"گیلارڈ کو احکامات پہنچا دیئے ہیں" ـــــ برکلے نے پوچھا۔
"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ناراک میں جوپیٹر کو تلاش کر کے میری اس سے فوری طور پر بات کراؤ" ـــــ برکلے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ دس منٹ بعد سفید فون کی گھنٹی بج اٹھی اور برکلے نے رسیور اٹھا لیا۔
"یس" ـــــ برکلے نے کہا۔
"ماسٹر جوپیٹر سے بات کیجیے جناب" ـــــ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری نے کہا۔
"ہیلو ـــ برکلے بول رہا ہوں" ـــــ برکلے نے کلک کی آواز سنتے ہی کہا۔
"جوپیٹر بول رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے جوپیٹر کی آواز سنائی دی۔
"جوپیٹر ـــ عمران اور اس کے ساتھی تم سے ٹکرائے تھے" ـــــ ؟ برکلے نے پوچھا۔
"ٹکرائے تھے کا کیا مطلب ـــ میں سمجھا نہیں" ـــــ جوپیٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ایک پارٹی اس پیکٹ کے بارے میں معلومات کرتی ہوئی راجر کلب پہنچی ہے جو تم نے میرے کہنے پر راجر کلب کے کاؤنٹر پر پہنچایا تھا ـــ میرا مطلب ہے علی عمران والی فائل ـــ میں نے وہاں سے وہ پیکٹ روسلم بار کے زرنکو کے ہاتھ منگوایا تھا اور اب مجھے اطلاع ملی ہے کہ زرنکو کو اس کے خفیہ اڈے میں کرسی سے باندھ کر اس پر انتہائی بھیانک تشدد کیا گیا ہے اور پھر اسے گولی مار دی گئی ہے ـــ میں نے مزید رپورٹیں

بھی حاصل کی ہیں۔ ان رپورٹس کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا نہیں پہنچے بلکہ وہ میکسیکو کے ایئرپورٹ پوٹیلا پر ڈراپ ہو گئے تھے اور پھر دو روز بعد نئے ناموں اور میک اپ کے ساتھ واپس ناراک پہنچے ہیں ـــ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ اس فائل کے متعلق صرف تم جانتے تھے یا میں ـــ پھر انہیں کس طرح اس فائل کے میرے پاس پہنچنے کا علم ہو گیا" ـــــ ؟ برکلے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"اوہ ـــ حیرت ہے ـــ انتہائی حیرت ہے ـــــ مجھ سے تو کوئی نہیں ملا اور نہ ہی میرے کسی آدمی سے وہ ٹکرائے ہیں" ـــــ جوپیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"پھر بھی انہیں کہیں نہ کہیں سے علم ضرور ہوا ہے ـــــ تم اس بارے میں ضرور تحقیقات کرو ـــــ ہو سکتا ہے وہ آدمی جو پیکٹ لے کر راجر کلب گیا تھا وہ ان کے ہاتھ لگ گیا ہو ـــ یا پھر وہ لوگ جنہیں تم نے احکامات دیئے ہوں گے" ـــــ برکلے نے کہا۔
"ٹھیک ہے ـــ میں ضرور تحقیقات کروں گا بلکہ اب میں دوبارہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرتا ہوں" ـــ جوپیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"وہ لوگ اب میرے پیچھے پڑ گئے ہیں اور میں نے ان کی چیکنگ کا انتظام کر لیا ہے اس لئے اب تمہارے میدان میں آنے کی ضرورت نہیں ہے ـ میں انہیں خود ہی سنبھال لوں گا" ـــــ برکلے نے کہا۔
"ٹھیک ہے" ـــــ دوسری طرف سے جوپیٹر نے جواب دیا اور برکلے

نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد سفید فون کی گھنٹی بج اٹھی اور برکلے نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس! ـــ گیلارڈ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے" ـــــ دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ بات کراؤ" ـــــ برکلے نے کہا۔

"ہیلو باس! ـــ گیلارڈ بول رہا ہوں" ـــــ چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے" ـــــ؟ برکلے نے پوچھا۔

"باس! ـــ یہ گروپ ایئرپورٹ سے ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر ہوٹل انٹرنیشنل پہنچا ہے۔ پھر دو آدمی ہوٹل سے کافی دیر تک غائب رہے ہیں ـــــ اس کے بعد یہ گروپ ہوٹل چھوڑ کر سپیشل فلائٹ سے فلوریڈا روانہ ہو گیا ہے" ـــــ گیلارڈ نے جواب دیا۔

"کب روانہ ہوئے ہیں" ـــــ؟ برکلے نے ہونٹ بھینچ کر پوچھا

"جناب! ـــ کل رات کی سپیشل فلائٹ سے ـــــ وہ پہنچ چکے ہوں گے" ـــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا انہی حلیوں اور کاغذات میں روانہ ہوئے ہیں جن کی تفصیلات تمہیں بتائی گئی تھیں" ـــــ؟ برکلے نے پوچھا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے گیلارڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ برکلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تو یہ بات اب طے ہو گئی کہ عمران اور اس کے ساتھی واپس نارک پہنچے اور پھر وہاں سے میرا کلیو حاصل کر کے وہ اب فلوریڈا پہنچ چکے ہیں ـــــ گڈ ـــ اس کا مطلب ہے کہ اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت آخر کار میرے ہی ہاتھوں لکھی ہوئی ہے" ـــــ برکلے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے سفید فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ہیرلڈ سے میری بات کراؤ فوراً" ـــــ برکلے نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بج اٹھی۔

"یس" ـــــ برکلے نے ایک بار پھر رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہیرلڈ سے بات کیجئے باس" ـــــ دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو باس! ـــ ہیرلڈ بول رہا ہوں" ـــــ چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیرلڈ ـــ سیکرٹری سے ایک عورت اور چار مردوں کے نام، حلیے اور دوسری تفصیلات حاصل کر لو ـــــ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور مجھے تلاش کرتے ہوئے نارک سے ایک سپیشل فلائٹ پر فلوریڈا پہنچے ہیں ـــ یہ لوگ میک اپ کے بھی ماہر ہیں اور انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں تم پوری تنظیم کو ان کی تلاش پر لگا دو اور ان میں سے جو بھی نظر آئے اسے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر گولیوں سے اڑا دو ـــــ کسی تصدیق وغیرہ یا ان کی گرفتاری وغیرہ کے چکر میں ہرگز نہ پڑنا ۔ جو مشکوک آدمی نظر

آئے اُڑا دو ۔۔۔ ایئرپورٹ سے معلومات حاصل کر لینا۔ یہ ایئرپورٹ
سے یقیناً کسی ٹیکسی میں بیٹھ کر کسی ہوٹل میں ہی پہنچے ہوں گے۔
اور میرا خیال ہے کہ انہیں یہ توقع نہ ہوگی کہ مجھے ان کی یہاں آمد
کے بارے میں اور ان کے حلیوں اور قد و قامت کی تفصیلات مل
چکی ہیں اس لئے یہ غفلت میں ہوں گے اس کے باوجود تم نے پوری
طرح محتاط رہنا ہے ۔۔۔ میں اب سپیشل پراجیکٹ پر جا رہا ہوں
تم نے مجھے رپورٹ اب ایکس سی ٹرانسمیٹر پر دینی ہے ۔۔۔ سمجھ
گئے ہو" ۔۔۔ برکلے نے اُسے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے ہیرلڈ نے جواب دیا۔

"مجھے ہر صورت اور ہر قیمت پر ان لوگوں کی لاشیں چاہئیں ۔۔۔
چاہے اس کے لئے تمہیں پورا شہر ہی کیوں نہ اڑانا پڑ جائے" ۔۔۔
برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔۔۔ آپ بے فکر رہیں ۔۔۔ مورس میں یہ مجھ سے
چھپ نہیں سکتے" ۔۔۔ ہیرلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور برکلے
نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ عمران کو ہلاک کرنے کا شاندار موقع ہے ۔۔۔ ایس۔ ایچ کے
نزدیک تو وہ واپس پاکیشیا جا چکا ہے" ۔۔۔ رسیور رکھ کر برکلے نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور چند منٹ بعد ہی اس نے ایک بار پھر سفید فون
کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہیرلڈ کو نام اور حلیئے وغیرہ لکھوا دیئے ہیں ۔۔۔ برکلے نے پوچھا

"یس باس" ۔۔۔ سیکرٹری نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"او۔کے ۔۔۔ اب میری ہدایات سُن لو ۔۔۔ میں اب ان لوگوں
تمے تک سپیشل پراجیکٹ پر رہوں گا۔ اگر کوئی اہم اور ایمرجنسی
لہ ہو تو تم نے مجھے ایکس۔سی ٹرانسمیٹر پر کال کرنی ہے اور میں بھی
سے اسی ٹرانسمیٹر پر ہی رابطہ کروں گا ۔۔۔ او۔کے" ۔۔۔ برکلے
کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا اور برکلے نے
رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ پھر میز پر پڑی علی عمران کی فائل اٹھا
نے میز کی دراز میں رکھی اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ایک نظر
کو دیکھنے کے بعد وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف
گیا۔

سپیشل فلائٹ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو آٹھ گھنٹے
کی مسلسل پرواز کے بعد فلوریڈا کے بڑے اور مرکزی شہر مورس کے ایئرپورٹ
پر اتار دیا۔ چونکہ ان کے پاس کاغذات مکمل تھے اور مزید کوئی ایسی بات
بھی نہ تھی جس کی وجہ سے کسی کو کوئی اعتراض ہوتا۔ اس لئے سارے مراحل
وہ تیزی سے مکمل کر کے ایئرپورٹ کی عمارت سے باہر آ گئے۔
"آؤ" ـــــ عمران نے سیڑھیوں پر رک کر ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے
کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بائیں طرف کو بڑھنے لگا جدھر بڑی بڑی
دکانیں تھیں۔
"ٹیکسی اسٹینڈ تو دائیں طرف ہے" ـــــ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔
"یہ برکلے کا شہر ہے اور وہ بلیک تھنڈر کا سُپر ایجنٹ ہے اس لئے
ہمیں یہاں ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہوگا۔ ورنہ کسی بھی لمحے کسی طرف سے
ہونے والی فائرنگ ہمارا خاتمہ بالخیر کر سکتی ہے ـــــ ان ملکوں میں
ٹیکسیوں کا نظام ایسا ہے کہ انتہائی آسانی سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں

نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"تو کیا بس میں سفر ہوگا" ـــــ ؟ صفدر نے پوچھا۔
"ہاں! ـــــ ہم یہاں شہر میں بھی نہیں رہیں گے نواحی علاقے براڈلے
جائیں گے" ـــــ عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بس میں بیٹھے
شہر کے درمیان سے گزر رہے تھے۔ عمران کی ہدایت کے مطابق بس سٹاپ
سے خریدے جانے والے اخبارات ان سب نے اپنے چہروں کے
سامنے اس طرح پھیلا رکھے تھے جیسے وہ اخبار پڑھنے میں انتہائی مصروف
ہوں۔ بس میں کئی دوسرے مسافر بھی ان کی طرح اخبار پڑھنے میں
مصروف تھے کیونکہ ایکریمیا میں رواج ہی یہی تھا۔ اخبار پڑھنے کے
شوقین لوگ اپنا وقت ضائع نہ کرتے تھے بلکہ سفر کے دوران زیادہ اخبار
پڑھا جاتا تھا۔ اس طرح ان کے حلیئے بھی چیک نہ ہو سکتے تھے۔
تقریباً ایک گھنٹے تک مختلف سٹاپس پر رکنے کے بعد بس شہر کی
حدود سے باہر آ گئی اور اب اس کا رُخ نواحی علاقے براڈلے کی طرف
تھا۔ براڈلے ایک بڑا سا قصبہ نما شہر تھا جو مورس سے ملحقہ تو تھا لیکن
براڈلے کا سارا فیکٹری ایریا تھا اس لئے وہاں ان فیکٹریوں میں کام
کرنے والے افراد کی اکثریت رہتی تھی۔ مورس کے رہنے والے کم ہی
ادھر کا رُخ کیا کرتے تھے۔ ایک گھنٹے بعد بس براڈلے کے سٹاپ
پر رکی اور چونکہ یہ اس بس کا آخری سٹاپ تھا اس لئے بس رکتے
ہی سارے مسافر اٹھ کھڑے ہوئے۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی
بس سے نیچے اُتر آئے اور عمران پیدل چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔
اس کے ساتھی خاموشی سے اس کی پیروی کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر

بعد وہ ایک شاپنگ مارکیٹ کے بڑے سے گیٹ میں داخل ہو گئے۔ مارکیٹ
خاصی بڑی تھی اور اس میں تقریباً ہر قسم کے سامان کی بڑی بڑی دکانیں
تھیں۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو ادھر اُدھر پھرنے کا اشارہ کیا اور خود
وہ الیکٹرونکس کی دکان کی طرف بڑھ گیا۔

"جی صاحب" ــــ سیلز مین نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے
عمران کے قریب آنے پر پوچھا۔

"اڈے سکاٹ دفتر میں ہے" ــــ؟ عمران نے پوچھا اور سیلز مین
چونک پڑا۔

"یس سر ــــ مگر آپ مجھے حکم دیں ــــ میں آپ کی خدمت کے لئے
تیار ہوں" ــــ سیلز مین نے کہا۔

"مجھے اس سے ضروری کام ہے" ــــ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ــــ دائیں ہاتھ پہ چلے جائیں۔ آخر میں ان کا دفتر ہے"
سیلز مین نے کہا اور ایک اور گاہک کی طرف متوجہ ہو گیا۔ عمران اس راہداری
پر آگے بڑھ گیا جس کے متعلق سیلز مین نے بتایا تھا۔ دروازے کے باہر
اڈے سکاٹ کے نام کی تختی بھی موجود تھی۔ وہ فون پر کسی سے بات کرنے میں
مصروف تھا۔

عمران نے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اندر
موجود اڈے سکاٹ نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر میز کی دوسری
طرف موجود کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کر دیا۔ جبکہ
وہ خود اسی طرح فون پر بات چیت میں مصروف رہا۔ چند لمحوں بعد اس
نے رسیور رکھ دیا۔

"یس سر ــــ حکم فرمائیے۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں" ــــ
اڈے سکاٹ نے عمران کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں روتھ کی خدمت سے فرصت مل گئی ہے جو اب دوسروں کی
خدمت کرنے لگے ہو" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
اڈے سکاٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب ــــ آپ کون ہیں" ــــ اڈے سکاٹ نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات اُبھر
آئے تھے۔

"یہ بات روتھ سے پوچھ لو کہ اس نے کس کو اپنا بھائی بنایا تھا" ــــ
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"روتھ کا بھائی ــــ میں سمجھا نہیں۔ یہ آپ بار بار میری وائف کا
حوالہ دے رہے ہیں ــــ آپ پلیز کھل کر بات کریں" ــــ
اڈے سکاٹ نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"میں نے بھائی کہا ہے ــــ کچھ اور تو نہیں کہا کہ تم اس قدر سیخ پا ہو
رہے ہو" ــــ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے اپنی اصل آواز میں
کہا اور اڈے سکاٹ بھاری وجود کا ہونے کے باوجود بے اختیار کرسی سے
اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ــــ کیا ــــ یہ آواز تو عمران کی ہے ــــ کیا ــــ اوہ ــــ"
اڈے سکاٹ کی حالت دیکھنے والی تھی۔

"شکر ہے کہ تمہاری یادداشت ابھی قائم ہے ــــ ورنہ مجھے تو
خدشہ تھا کہ اتنے عرصے میں کہیں روتھ کی جوتیوں نے تمہارے سر کے بالوں

کے ساتھ ساتھ عقل بھی غائب نہ کر دی ہو" ـــــ عمران نے جواب
" اوہ ــ اوہ عمران تم ــ اور اس طرح اچانک ۔ اوہ" ــــ
اڈے سکاٹ نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ میز کی
دوسری طرف سے نکل کر اس طرح عمران کی طرف جھپٹا جیسے اس کی گردن
دبا کر اُسے ختم کر دے گا۔ عمران اچھل کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ اڈے سکاٹ
نے بے اختیار بازو پھیلائے اس سے لپٹ گیا۔
" تم ــ تم عمران ــ اوہ تم یہاں اس طرح ــ اوہ ــ اوہ ۔
کس قدر خوش قسمت دن ہے کہ میں ایک بار پھر اپنے محسن سے مل رہا ہوں
اڈے سکاٹ نے عمران کو بھینچتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا
" ارے ارے ــ میں کمزور آدمی ہوں ــ ارے میری پسلیاں
عمران نے جان بوجھ کر اس طرح بھنچے بھنچے لہجے میں کہا جیسے اُسے
تکلیف ہو رہی ہو اور اڈے سکاٹ بے اختیار اُسے چھوڑ کر پیچھے ہٹ
گیا لیکن اس کا چہرہ بُری طرح پھڑپھڑا رہا تھا اور آنکھوں میں مسرت کی
بے پناہ چمک تھی۔
" کب آئے ــ کیسے آئے ــ کیوں آئے" ــ اڈے سکاٹ
نے ایک بار پھر اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ وہ شاید خود مسرت سے
ایک بار پھر اس سے گلے ملنا چاہتا تھا۔
" بس بس ــ اب میری پسلیاں مزید دباؤ برداشت نہ کر سکیں گی
اور سنو ــ فی الحال اپنے یہ تین سوالات معطل سمجھو ــ میرے ساتھی
باہر موجود ہیں اور وہ اب تک کاؤنٹروں پر گھوم گھوم کر مارکیٹ سکیورٹی کی
نظروں میں مشکوک ہو چکے ہوں گے اس لئے فوری طور پر مجھے ایسی جگہ

بتا دو جہاں ہم کچھ روز اطمینان سے رہ سکیں ــــ پھر تفصیل سے
باتیں ہوں گی" ــــ عمران نے کہا۔
"اوہ ــ تو یہ بات ہے" ــــ سکاٹ نے کہا اور گھوم کر وہ واپس مڑا
اس نے اپنی کرسی کے عقب میں موجود ایک الماری کھولی اور اس میں
سے ایک کانفیڈنشل باکس نکال کر اس نے میز پر رکھا۔ کوٹ کی جیب سے
چابی نکال کر اس نے باکس کھولا اور اس کے ایک خفیہ خانے سے اس
نے چابیوں پر مشتمل ایک رنگ نکالا جس کے ساتھ باقاعدہ لوہے کی
چھوٹی سی پلیٹ بھی منسلک تھی۔
"ائی سا کس کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ تمہارے لئے ہر لحاظ سے ٹھیک
رہے گی ــــ اسلحہ ۔ دو کاریں ۔ کھانے پینے کا سامان ــ میک اپ
کا سامان ــ سب کچھ موجود ہے اس میں" ــــ سکاٹ نے رنگ
عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
"وہاں کا فون نمبر اور اپنی رہائش گاہ کا فون نمبر بھی بتا دو ــــ فی الحال
بات جیت فون پر ہی ہو گی" ــــ عمران نے کی رنگ لیتے
ہوئے کہا اور سکاٹ نے جیب سے بٹوہ نکالا اور پھر بٹوے سے ایک
کارڈ نکال کر عمران کے ہاتھ پر رکھ دیا۔
"بے حد شکریہ ــ فی الحال بھابھی روتھ سے بات نہ کرنا ــــ
ــــ عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
کچھ دیر بعد وہ دوبارہ مارکیٹ میں موجود گاہکوں کے ہجوم میں پہنچ چکا
تھا۔ اس نے ہاتھ لہرا کر مخصوص انداز میں اپنے ساتھیوں کو باہر آنے کا
اشارہ کیا اور تیزی سے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ایک ایک کر کے اس

کے ساتھی بھی باہر آ گئے۔ عمران نے مارکیٹ سے باہر ایک بک سٹال
نقشہ خریدا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر وہ پیدل ہی آگے بڑھ گیا۔
"کیا ہوا ۔۔۔ تم نے خاصی دیر لگا دی" ۔۔۔۔ جولیا نے قریب
آتے ہوئے پوچھا۔
"رہائش کے لئے ایک خفیہ اڈہ چاہیئے تھا۔ وہ مل گیا ہے"۔
عمران نے کہا اور پھر وہ ایک تنگ سی گلی میں داخل ہو گیا۔ اس کے سا
ساتھی بھی ادھر ہی آ گئے۔ عمران نے جیب سے نقشہ نکالا اور اُسے کھو
کر اس میں وائی ساکس کالونی تلاش کرنے میں مصروف ہو گیا۔
"آؤ ۔۔۔ نزدیک ہی ہے۔ پیدل چلیں گے لیکن سب لوگ ا
دوسرے سے علیحدہ رہیں گے ۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ برکلے نے اس
قصبے کو بھی چیکنگ ایریے میں شامل کر رکھا ہو" ۔۔۔ عمران نے
نقشہ تہہ کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور
واپس سڑک کی طرف مڑ گیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے تک مختلف علاقو
میں گھومنے کے بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوا۔ یہ نوتعمیر
کالونی تھی اس لئے اس میں بنی ہوئی کوٹھیوں کی تعداد کم تھی ا
درمیان میں خالی پلاٹس کی زیادہ تھی اور شاید یہی وجہ تھی کہ یہاں
پر اکا دکا کاریں اور فٹ پاتھ پر چند لوگ ہی چلتے نظر آ رہے تھے
بارہ کے گیٹ پر رک کر عمران نے جیب سے سکاٹ کا دیا ہوا کی
نکالا اور چند لمحوں میں اس نے سائیڈ گیٹ پر لگا ہوا تالا کھول کر
دھکیلا اور اندر داخل ہو گیا۔ گیٹ اس نے کھلا چھوڑ دیا اور آگے عمارت
طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے وہ سب کوٹھی میں پہنچ

واقعی ان کی ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔
ہے ۔۔۔ تم اس قدر دور دراز علاقوں میں بھی ایسے آدمی
بن کی مدد سے اس قدر جلد ایسی رہائش گاہیں مہیا ہو جاتی
۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
ت بنانے پڑتے ہیں ۔۔۔ تمہاری طرح نہیں کہ بنے بنائے
ہر وقت بگاڑنے کے موڈ میں رہتی ہو" ۔۔۔ عمران
ہوئے کہا۔
طلب ۔۔۔ کیا یہ کوٹھی ۔۔۔" جولیا نے چونک کر کہا
ورا چھوڑ دیا۔
بے حد وسیع القلب اور بے حد پیار کرنے والی خاتون ہے"۔
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت آگ کی
اٹھا۔
یہ ۔۔۔ تو تمہاری شیطانیت اور کمینگی یہاں تک بھی پھیلی ہوئی
۔۔۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔
ارے ۔۔۔ اس میں شیطانیت اور کمینگی کہاں سے داخل
۔۔۔ روتھ بیچاری تو انتہائی نیک دل اور نیک فطرت خاتون
۔ مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میرا مطلب ہے روتھ سکاٹ ۔۔۔ میری
بھابھی" ۔۔۔۔ عمران نے جولیا کے چہرے پر یکلخت بدلتے
ثار دیکھ کر کہا۔
ہی ۔۔۔ کیا مطلب ! ۔۔۔ یہ سکاٹ تمہارا بھائی کہاں سے
۔۔۔ جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بھائیوں سے بڑھ کر ہے ——— اس مارکیٹ میں اس کا الیکٹ
کا بہت بڑا کاروبار ہے۔ پہلے ناراک میں ملازمت کرتا تھا۔ اس ا
والد یہاں کا لارڈ تھا۔ وہ بڑا مشہور شکاری تھا اور شکار کے لئے
پاکیشیا آتا جاتا رہتا تھا۔ ڈیڈی سے اس کے خاصے پرانے تعلقات
تھے اس لئے سکاٹ اور اس کی والدہ ہمارے ہاں ہی ٹھہرا کر
تھے ——— سکاٹ تقریباً میرا ہم عمر ہے اس لئے ہمارے
بڑی دوستی تھی۔ پھر سکاٹ میرے ساتھ آکسفورڈ میں بھی پڑھتا
اس کا رجحان چونکہ بچپن سے ہی بزنس کی طرف تھا اس لئے ا
نے بزنس ایڈمنسٹریشن میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈگری لی۔ کافی
تک ناراک کی بڑی بڑی کمپنیوں کے انتظامی عہدوں پر کام کرتا ر
والد کے انتقال کے بعد وہ مستقل طور پر یہاں شفٹ ہو گیا اور یہا
اس نے الیکٹرونکس کا بزنس شروع کر دیا ——— جس مارکیٹ
ہم گئے تھے وہ اس کی ذاتی ملکیت ہے اس کی بیوی روتھ اس
کزن ہے ——— سکاٹ بڑا رومانٹک سا نوجوان ہے اس
ناراک میں اس کی دلچسپیوں کے بڑے چرچے رہتے تھے لیکن اس
والد ——— ڈیڈی کی طرح انتہائی سخت گیر انسان ——— چنانچہ
سکاٹ کو ساری دلچسپیاں چھوڑ کر روتھ سے شادی کرنا پڑی اور
حقیقتاً روتھ ہی اس کے لئے سب سے بڑی دلچسپی بن گئی۔
شادی میں ہمارا سارا خاندان شریک ہوا تھا ——— سکاٹ
کرنے کے ساتھ ساتھ منشیات کے خلاف بھی ایک بڑی تنظیم بنائی
ہے لیکن اس کا دائرہ کار صرف براڈلے تک ہی محدود ہے۔ اس

وجہ سے براڈلے میں حالانکہ اکثریت لیبر طبقے کی ہے لیکن یہاں
منشیات کی بڑی سے بڑی تنظیم کے پیر بھی نہیں جم سکے حتیٰ کہ مافیا نے
بھی سکاٹ کی وجہ سے براڈلے کو اپنے بزنس کے لئے خطرناک علاقہ
قرار دیا ہوا ہے ——— میں نے براڈلے آنے کا پروگرام ہی سکاٹ
کی خاطر بنایا تھا کیونکہ یہاں اس کی وجہ سے ہمیں ایسی سہولیات مل
سکتی تھیں جن کی وجہ سے ہم بلیک تھنڈر جیسی بین الاقوامی تنظیم کے
خلاف کام کر سکیں" ——— عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو
جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"میں روتھ سے ضرور ملوں گی ——— کہاں رہتی ہے وہ" ——— ؟
جولیا نے کہا۔

"سکاٹ کے دل میں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب
دیا اور کمرہ ساتھیوں کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا بھی بے اختیار
ہنس پڑی۔

اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات چیت ہوتی، میز
پر موجود ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"سکاٹ کی کال ہو گی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اڈے سکاٹ بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے سکاٹ کی
آواز سنائی دی۔

"ارے کہیں کرایہ مانگنے کے لئے تو فون نہیں کر دیا ——— یار اب

اتنے بھی کاروباری نہ بنو ـــــ کچھ تو پرانے تعلقات کا بھی لحاظ کر لیا کرتے ہیں" ـــــ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"تم سے کرایہ تو روتھ لے گی ـــــ تم نے مجھے منع کر دیا ہے ورنہ اگر اُسے معلوم ہو جاتا تو اب تک وہ تمہارے پاس پہنچ بھی چکی ہوتی میں نے تو اس لئے فون کیا ہے کہ رہائش گاہ پسند آئی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کسی اور جگہ کا بندوبست کروں" ـــــ دوسری طرف سے سکاٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"رہائش گاہ مجھے تو کم البتہ میرے ساتھیوں کو زیادہ پسند آئی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ روتھ نے تمہاری شکایتوں کی ایک طویل لسٹ بنا رکھی ہوگی لیکن فی الحال میں تمہارے ساتھ بنا کر رکھنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے ایک بار پھر زوردار قہقہہ بلند ہوا۔

"عمران ! ـــ خدا کے لئے روتھ کو پہلے کی طرح الٹی پٹی نہ پڑھا دینا ـــ پچھلی بار بھی مجھے اسے منانے کے لئے ناک سے سات لکیریں نکالنی پڑی تھیں" ـــــ سکاٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ـــ اسی لئے تمہاری وہ ہاتھی کی سونڈ جیسی ناک متناسب نظر آ رہی تھی ـــــ چلو اس بار سیدھی پٹی پڑھا دونگا اور روتھ سات لکیریں نکالے گی۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ روتھ کی ناک پہلے ہی اس قدر مختصر ہے کہ اگر دوسری تیسری لکیر میں ہی گھس گھسا کر غائب ہو گئی تو تمہیں بے ناک کی بیوی سے گزارہ کرنا پڑے گا" ـــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سکاٹ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"بس بس ـــ تم نے نہ سیدھی نہ اُلٹی کوئی پٹی نہیں پڑھانی ـــــ مجھے ـــ گڈ بائی" ـــــ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب ! ـــــ ؟" عمران کے رسیور رکھتے ہی صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سب سے پہلے تو ہم نے یہ میک اپ تبدیل کرنے ہیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ برکلے تک ہمارے حلیئے پہنچ چکے ہوں ـــــ اس کے بعد ہم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ لیبارٹری فلوریڈا میں کہاں ہو سکتی ہے جہاں احسن بیگ کو رکھا گیا ہے ـــــ ہمارا اصل ٹارگٹ تو احسن بیگ کو اس کے فارمولے سمیت واپس حاصل کرنا ہے" ـــــ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پہلے یہ تو طے ہو جائے کہ کیا واقعی برکلے بلیک تھنڈر کا ایجنٹ ہے ـــــ اور کیا واقعی یہ لیبارٹری فلوریڈا میں ہے ـــــ ہو سکتا ہے کہ ہم غلط راستے پر چل رہے ہوں" ـــــ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں عمران صاحب ! ـــ پہلے حتمی طور پر طے کر لیں کہ ہم واقعی درست لائن پر کام کر رہے ہیں، پھر مزید اقدامات کئے جائیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"او۔ کے ـــ اگر کیپٹن شکیل کا خیال بھی یہی ہے تو ٹھیک ہے ـــ میں کل فلوریڈا کے تمام اخبارات میں اشتہار شائع کرا دیتا ہوں

کہ جو کوئی ہمیں برکلے کے بلیک تھنڈر سے تعلقات کے بارے میں ثبوت مہیا کرے گا اور اس کی خفیہ لیبارٹری کا محل وقوع بتائے گا، اُسے بھاری انعام دیا جائے گا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر کے چہرے پر قدرے شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے جبکہ کیپٹن شکیل نے بے اختیار آنکھیں جھکا لیں۔

"کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں کی بات درست ہے ——— خبردار جو تم نے سیکرٹ سروس کے اس قدر سنجیدہ اور ذمہ دار ممبرز کا مذاق اڑانے کی کوشش کی" ——— جولیا نے بھڑک کر کہا۔

"نہیں مس جولیا ——— واقعی ہمیں احساس ہے کہ ہم نے غلط بات کی ہے" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا غلط بات کی ہے ——— کیا یہ بات غلط ہے کہ آخر میں جا کر اگر یہ معلوم ہوا کہ برکلے کا بلیک تھنڈر سے کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر" تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ——— اس قدر غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے یہ بات طے کرنے کے لئے ہی تو میں نے یہ کوٹھی حاصل کی ہے لیکن اسے طے کرنے کے لئے ہمیں کوئی ایسا لائحہ عمل سوچنا ہو گا جس سے یہ مسئلہ جلد از جلد حل ہو سکے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو ہم کہہ رہے تھے ——— آپ نے خوامخواہ اُسے دوسرا رنگ دے دیا" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو پھر تم کوئی لائحہ عمل سوچو ——— آخر تم سیکرٹ سروس کے انتہائی

[ذمہ] دار اور سنجیدہ ممبر ہو ——— میں اس دوران میک اپ کر لوں" ——— [عمرا]ن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ ——— زیادہ نخرے دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سمجھے" [جولیا] نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یا اللہ ——— شاید براڈلے کی آب و ہوا ہی ایسی ہے کہ مجھ جیسے [شری]ف الطبع آدمی کے لئے سازگار نہیں ہے" ——— عمران نے [ایک] طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور دوبارہ بڑے مسمسے سے انداز میں [کرس]ی پر بیٹھ گیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس برکلے کو ہر صورت میں اغوا کرنا چاہیئے۔ [اس]ی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اصل بات کیا ہے ——— لیبارٹری کا [مح]ل وقوع بھی اسی سے ہی معلوم ہو سکتا ہے" ——— تنویر نے [مسکر]اتے ہوئے کہا۔ جولیا نے جس انداز میں عمران کو ڈانٹا تھا اس [سے] تنویر کا چہرہ بے اختیار مسرت سے کھل اٹھا تھا۔

"ہاں ——— اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے" ——— جولیا [نے] فوراً ہی تنویر کی تائید کر دی اور تنویر کا پہلے سے کھلا ہوا چہرہ اور [زیا]دہ کھل اٹھا۔ اس کا سینہ بے اختیار دو انچ مزید پھول گیا تھا۔

"لیکن برکلے ہو گا کہاں" ——— ؟ صفدر نے کہا۔

"اس زرنکو نے بتایا تھا کہ وہ یہاں کا مشہور آدمی ہے ——— پھر [ایک] تنظیم وائٹ بلڈ کا سربراہ بھی ہے اس لئے ہوٹل میں اس کے [مت]علق آسانی سے معلومات حاصل ہو سکتی ہیں" ——— تنویر نے جواب [د]یتے ہوئے کہا۔

مطلب ہے کہ ہمیں میک اَپ کر کے واپس مورس جانا چاہیئے وہاں جا کر ہم پہلے برکلے کے بارے میں معلومات حاصل کریں پھر ا اغوا کر کے یہاں لے آئیں اور اس سے لیبارٹری کے بارے میں معلو حاصل کریں" ـــــ جولیا نے بحث کو سمیٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں ــ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے" ـــــ تنویر نے ک

"تم خاموش کیوں بیٹھے ہو" ـــــ ؟ جولیا نے عمران سے مخا ہو کر کہا۔

"میں یہ سوچ رہا ہوں کہ واقعی چیف نے چُن چُن کر انتہائی سمجھ لوگوں کو ممبر بنا رکھا ہے ـــــ میں تو خواہ مخواہ سوچ سوچ کر ا دماغ خراب کرتا رہتا ہوں سیکرٹ سروس کے پاس تو ہر مسئلے کے کے لئے ریڈی میڈ اور حل موجود ہوتے ہیں" ـــــ عمران ۔ منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ـــــ تم کب سے اس حاسد بن گئے ہو" ـــــ ؟ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب! ــ بظاہر تو یہی راہِ عمل نظر آتی ہے۔ لیکن آ اگر یہاں آئے ہیں تو آپ کے ذہن میں ضرور پہلے سے کوئی لائحہ موجود ہو گا" ـــــ صفدر نے کہا۔

"میں تو سکاٹ سے ملنے اور روتھ سے گپیں مارنے یہاں آیا عمران نے جواب دیا۔

"پھر وہی بکواس" ـــــ جولیا نے جل کر کہا۔

"سنو ــ تنویر تو ڈیشنگ ایجنٹ ہے اس لئے اس کے ذہن

تو ایسی ہی لائن آف ایکشن آ سکتی ہے لیکن صفدر تو سپر ایجنٹ ہے اور تم تو سپریم ایجنٹ بلکہ ایجنٹہ صاحبہ ہو ـــــ تمہیں تو کم از کم سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہیئے ـــــ برکلے بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہے۔ کوئی عام سا مجرم نہیں ہے کہ زرنکو کی طرح پکے ہوئے پھل کی طرح ہماری جھولی میں آگرے گا ـــــ اور جہاں تک لیبارٹری کا تعلق ہے ہو سکتا ہے کہ برکلے بھی اس بارے میں نہ جانتا ہو" ـــــ عمران کا لہجہ یکلخت سنجیدہ ہو گیا۔

"تو پھر تم منہ سے کچھ پھوٹو بھی کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے" ـــــ جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم سب میک اَپ کر لو ـــــ میں سکاٹ کو یہاں بلا لیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ برکلے کے بارے میں کچھ جانتا ہو۔ اگر نہ بھی جانتا ہوا تو اس سے مورس کے کسی ایسے آدمی کا پتہ بہرحال معلوم ہو جائے گا جس سے ہم اپنے مطلب کی معلومات حاصل کر سکیں" ـــــ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ سب عمران کی اس بات پر متفق نظر آرہے تھے۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے
لمبے قد اور چھریرے جسم کے نوجوان نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور
پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیرلڈ بول رہا ہوں" ——— نوجوان نے کرخت لہجے میں کہا۔

"فالڈر بول رہا ہوں باس! ——— میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا سراغ
لگا لیا ہے" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو ہیرلڈ
بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسے ——— پوری تفصیل بتاؤ" ——— ہیرلڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس! ——— ایک عورت اور چار مرد سپیشل فلائٹ سے آنے کے
بعد کسی ٹیکسی میں بیٹھنے کی بجائے براڈلے جانے والی بس میں سوار ہوئے
اور پھر انہیں براڈلے میں پیدل چلتے اور سکاٹ شاپنگ مارکیٹ میں گھستے
ہوتے دیکھا گیا ہے۔ اس کے بعد وہ غائب ہو گئے ہیں" ——— فالڈر

واب دیتے ہوئے کہا۔

"براڈلے ——— وہ وہاں کیوں چلے گئے ہیں ——— پوری تفصیل
؟ ——— ؟" ہیرلڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"باس! ——— آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے سب سے پہلے ٹیکسی ڈرائیوروں
ے کیا لیکن وہاں سے ان کے متعلق کچھ معلوم نہ ہوا ——— مورس
تمام ہوٹل اور پرائیویٹ رہائش گاہیں بھی چیک کر لی گئیں لیکن ان
ن کا کہیں بھی پتہ نہ چلا ——— پورے مورس میں اس حلیئے کا کوئی
کہیں نظر نہ آیا تو میں نے مورس سے باہر جانے والی ٹرانسپورٹ
یک کرانا شروع کر دیا اور پھر ایک آدمی سے یہ معلومات مل گئیں کہ
حلیوں کے حامل ایک عورت اور چار مرد براڈلے جانے والی بس میں
ہوتے اس نے دیکھے تھے۔ اس بس کا پتہ چلایا گیا تو اس کے
ور نے ان میں سے ایک کے حلیئے کے متعلق بتا دیا۔ اس نے اسے
تھا اور اس لئے اس کے ذہن میں یہ بات آئی تھی کہ براڈلے پہنچ کر
ہی بس رکی، سارے مسافر اٹھ کھڑے ہوتے اور اس نے اس
ی کو ایک عورت کو اشارہ کرتے دیکھا تھا پھر اس نے ان چاروں کو
ھا آگے جاتے دیکھا۔ حالانکہ سفر کے دوران وہ ایک دوسرے سے
لل اجنبی بنے رہے تھے لیکن بس سے باہر نکل کر انہوں نے اس
ں ایک دوسرے سے بات کی جیسے وہ ایک ہی گروپ کے آدمی
ں اور باس! ——— وہ ڈرائیور کھانا کھانے ایک ہوٹل میں گیا تو اس
فٹ پاتھ پر ان چاروں کو اکٹھے چلتے دیکھا ——— براڈلے میں
سے آدمی موجود ہیں۔ ان کو جب یہ حلیئے نوٹ کرائے گئے تو اب

اطلاع ملی ہے کہ ان حلیوں کے آدمیوں کو سکاٹ شاپنگ مارکیٹ
میں بھی دیکھا گیا تھا" ——— فالڈر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"ہونہہ ——— اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ مورس ایئرپورٹ سے
براڈلے پہنچ گئے اس لئے یہاں ان کا اتا پتہ معلوم نہ ہو سکا تھا لیکن
براڈلے بھی تو بڑا قصبہ ہے وہاں بھی تو انہیں تلاش کرنا ہوگا۔ اب
نجانے یہ اس مارکیٹ سے نکل کر کہاں گئے اور ہاں ! ——— یہ بھی
معلوم کرو کہ وہ اس مارکیٹ میں کیوں گئے تھے۔ وہ مارکیٹ تو
سے ذرا ہٹ کر ہے۔ کیا وہاں جانے میں ان کا کوئی خاص مقصد
تھا" ——— ہیرلڈ نے کہا۔
"باس ! ——— میں نے اس پر سوچا ہے۔ ہو سکتا ہے میرے
ذہن میں جو بات آئی ہے وہ غلط ہو۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ لوگ
وہاں سکاٹ سے ملنے گئے ہوں ——— آپ جانتے تو ہیں کہ
میں سکاٹ کی ایک باقاعدہ تنظیم موجود ہے جو منشیات کے خلاف
کام کرتی ہے اور خاصی طاقتور تنظیم ہے ——— اور پھر سکاٹ
متعلق میں نے سنا ہوا ہے کہ اس کے والد کے پاکیشیا کے بڑے
لارڈوں سے خاصے تعلقات رہے ہیں۔ وہ مشہور شکاری تھا
پاکیشیا جاتا رہتا تھا" ——— فالڈر نے جواب دیا تو ہیرلڈ بے اختیار
چونک پڑا۔
"اوہ ——— اوہ ——— تمہارا خیال درست ہو سکتا ہے۔ وہ یقیناً
سکاٹ کے پاس ہی گئے ہوں گے ——— کیا تم اسے چیک
کر سکتے ہو" ——— ہیرلڈ نے کہا۔

س ! ——— اس کے لئے اس سکاٹ پر ہاتھ ڈالنا پڑے گا۔
پ جانتے تو ہیں کہ ———" فالڈر نے فقرہ ادھورا
تے ہوئے کہا۔
ں سمجھ گیا ہوں کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو ——— کہاں سے بول
ہو تم" ——— ہیرلڈ نے کہا۔
رچمنڈ کلب سے" ——— فالڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
م وہیں رکو۔ میں آرہا ہوں" ——— ہیرلڈ نے کہا اور ہاتھ مار
ڈل دبایا اور پھر تیزی سے منبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
ں ——— جانسن بول رہا ہوں" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی
طرف سے ایک آواز سنائی دی۔
ہرلڈ بول رہا ہوں جانسن ! ——— تم براڈلے کے سکاٹ کو جانتے
——— ؟ ہیرلڈ نے پوچھا۔
ں باس ! ——— اچھی طرح جانتا ہوں" ——— دوسری طرف
گیا۔
ارے مشکوک آدمی سکاٹ کے پاس براڈلے پہنچے ہیں اور پھر
ہو گئے ہیں اور تمہیں معلوم ہے کہ چیف نے ان کے بارے میں
ت دے رکھی ہیں اس لئے ہمیں سکاٹ کو ٹٹولنا ہوگا اور یہ
جانتے ہو کہ سکاٹ کی براڈلے میں کیا حیثیت ہے اس لئے
یا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیئے" ——— ہیرلڈ نے کہا۔
ہ باس ! ——— اس کے لئے ہمیں خصوصی اقدامات کرنے ہوں
یہ سکاٹ ہمارے لئے مصیبت بھی بن سکتا ہے۔ وہ ایسا آدمی

ہے کہ مافیا بھی اس سے ڈرتی ہے ——— میرا خیال ہے کہ
میک اپ کر کے براڈ لے جائیں۔ میں سکاٹ کی رہائش گاہ کے
بارے میں جانتا ہوں اس کی خفیہ نگرانی کریں اور پھر جیسے ہی
وہاں پہنچے، ہم اندر داخل ہو جائیں ——— جہاں تک سکاٹ
زبان کھولنے کا تعلق ہے اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس کے
سامنے اس کی بیوی پر تشدد کیا جائے ——— سکاٹ اپنی بیوی
سے بے پناہ محبت کرتا ہے اس لئے وہ یقیناً زبان کھول دے
اس کے بعد ہم خاموشی سے اُسے اور اس کی بیوی روتھ کو ختم
کر کے واپس آجائیں" ——— جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا
"ٹھیک ہے ——— تم ایسا کرو کہ میک اپ کر کے اور اپنے
دو ساتھیوں کو لے کر فوراً رچمنڈ کلب پہنچو ——— فالڈر وہاں
موجود ہے۔ میں بھی میک اپ کر کے وہاں پہنچ رہا ہوں۔ فا
راستے میں ماسک میک اپ کر لے گا اور پھر ہم اکٹھے ہی کار
براڈ لے روانہ ہو جائیں گے" ——— ہیرلڈ نے کہا۔
"یس باس! ——— میں آدھے گھنٹے کے اندر پہنچ جاؤں گا"۔
جانسن نے کہا اور ہیرلڈ نے "او۔ کے" کہہ کر رسیور رکھا اور پھر کر
سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گیا جہ
میک اپ کا سامان موجود تھا۔ پھر پندرہ منٹ بعد جب وہ اس
کمرے سے نکلا تو نہ صرف اس کا چہرہ یکسر بدل چکا تھا بلکہ اس
لباس بھی تبدیل کر لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار اپنے خفیہ
کی حدود سے نکل کر رچمنڈ کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی

نڈ کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ سے ذرا آگے کر کے اس نے کار روکی
پھر نیچے اتر کر اس نے مخصوص انداز میں اپنے سر پر ہاتھ پھیرا۔ یہ
ارہ فالڈر کے لئے تھا تاکہ وہ سمجھ جائے کہ وہ ہیرلڈ ہی ہے۔
واقعی چند لمحوں بعد ایک ستون کی اوٹ سے ایک آدمی نکل کر
تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف آتا دکھائی دیا۔ یہ فالڈر تھا، درمیانے
اور ٹھوس جسم کا مالک۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا چلا آرہا تھا۔
"آپ میک اپ میں ہیں باس" ——— فالڈر نے قریب آکر کہا۔
"ہاں ——— جانسن اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ آرہا ہے۔ ہم نے
ر سکاٹ کو پکڑنا ہے" ——— ہیرلڈ نے کہا اور فالڈر نے اثبات
ں سر ہلا دیا۔
تھوڑی دیر بعد سیاہ رنگ کی ایک کار ان کے قریب آکر رک گئی
ر اس میں سے تین لمبے تڑنگے آدمی باہر آگئے۔
"فالڈر اور آپ کی کار دیکھ کر ہم یہاں آئے ہیں" ——— ایک
دمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ یہ جانسن تھا۔
"ہاں! ——— اسی لئے میں فالڈر کو ساتھ لئے کھڑا تھا ——— میری
ار شاید پہچان لی جائے۔ اس لئے ہم سب تمہاری کار میں چلیں گے۔
یں اپنی کار واپس لے جانے کا کہہ دوں" ——— ہیرلڈ نے کہا
ور تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف موجود پبلک فون بوتھ کی طرف
بڑھ گیا۔
"آؤ فالڈر بیٹھو" ——— جانسن نے فالڈر سے کہا اور فالڈر سر ہلاتا
ہوا کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جانسن خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

جبکہ اس کے دونوں ساتھی فالڈر کے ساتھ ہی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد ہیرلڈ آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور جانسن نے کار آگے بڑھا دی۔

"فالڈر کے لئے ماسک میک اپ لے آئے ہو" ——— ہیرلڈ نے جانسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس! —— ڈیش بورڈ میں باکس موجود ہے" —— جانسن نے کہا اور ہیرلڈ نے ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں سے ماسک میک اپ باکس نکال کر اس نے عقبی سیٹ پر موجود فالڈر کو دیتے ہوئے اسے میک اپ کرنے کی ہدایت کر دی اور فالڈر میک اپ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"ہمیں پہلے معلوم کرنا ہو گا کہ سکاٹ کس وقت گھر آتا ہے" —— ہیرلڈ نے جانسن سے کہا۔

"باس! —— میں نے ایک اور بات سوچی ہے ——— اگر ہم جاتے ہی اس کی بیوی کو قابو میں کر لیں تو پھر اس سے فون کرا کر سکاٹ کو فوری طور پر گھر بلا سکتے ہیں۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ ہمیں طویل انتظار کرنا پڑے اور اس صورت میں ہم مشکوک بھی ہو سکتے ہیں" ——— جانسن نے کہا اور ہیرلڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر ایک گھنٹے بعد ان کی کار براڈلے میں داخل ہو گئی۔

"تم سکاٹ کی رہائش گاہ کے بارے میں جانتے ہو" ——— ؟ ہیرلڈ نے جانسن سے پوچھا۔

"یس باس" ——— جانسن نے جواب دیا۔

"اس کی رہائش گاہ پر پہرہ وغیرہ تو ہو گا ہی" ——— ؟ ہیرلڈ نے کہا۔

"اوہ نہیں باس! —— وہ سیدھے سادھے انداز میں رہتا ہے ں چند ملازم ہوں گے ——— اس کی بیوی بھی گھریلو عورت ہے بچے ہیں لیکن وہ ناراک میں پڑھتے ہیں —— سکاٹ میرا ذاتی بست ہے اس لئے میں اکثر اس کے گھر آتا جاتا رہتا ہوں" ——— نسن نے جواب دیا اور ہیرلڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک کالونی میں داخل ہو گئی۔ کالونی ی بڑی کوٹھیوں پر مشتمل تھی۔ جانسن نے کار ایک بڑی اور شاندار ٹھی کے بند گیٹ کے سامنے لے جا کر روک دی۔ گیٹ پر اڈے سکاٹ ا نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔

"آپ کار کے اندر ہی رہیں۔ میں بات کرتا ہوں" ——— جانسن نے کار روک کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر وہ کال بیل کے بٹن کی رف بڑھ گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا اور پھر ایک قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک دھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا۔ اس کے جسم پر باقاعدہ یونیفارم تھی۔

"مسٹر سکاٹ سے ملنا ہے" —— جانسن نے آنے والے سے کہا۔

"وہ دفتر میں ہوں گے —— یہاں تو رات گئے آتے ہیں" ——— نے والے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کی بیگم تو ہوں گی" ——— جانسن نے کہا۔

"ہاں —— وہ تو ہیں مگر ———" ملازم نے قدرے جھجکتے

ہوئے لہجے میں کہا۔

"انہیں جاکر کہو کہ نارک سے جانسن آیا ہے ۔ جاؤ"۔۔۔ جانسن نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور ملازم سر ہلاتا ہوا واپس مڑا ہی تھا کہ جانسن تیزی سے اس کے پیچھے لپکا اور پھر اندر سے ملازم کی چیخ سنائی دی لیکن جانسن باہر نہ آیا تھا۔ ہیرلڈ سمجھ گیا کہ وہ اندر باقی ملازموں کو کور کرنے گیا ہوگا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد پھاٹک کھل گیا اور جانسن کی شکل نظر آئی۔

"باس! ۔۔۔ میں نے ملازموں کو آف اور سکاٹ کی بیوی کو بیہوش کر دیا ہے۔ وہ برآمدے میں ہی آگئی تھی"۔۔۔ جانسن نے تیزی سے آگے بڑھ کر کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے کار تیزی سے اندر بڑھا دی۔ پھاٹک کے اندر کار لے جاکر اس نے روکی تو اس کا ایک آدمی عقبی سیٹ سے نیچے اترا اور تیزی سے کھلے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا جب کہ جانسن کار پورچ کی طرف لے گیا جہاں پہلے سے ایک سفید رنگ کی کار موجود تھی۔ جانسن نے کار روکی تو ہیرلڈ اور باقی ساتھی تیزی سے نیچے اتر آئے۔ برآمدے میں ایک سمارٹ سی عورت ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑی نظر آرہی تھی۔

"یہ روتھ ہے۔ سکاٹ کی بیوی"۔۔۔ جانسن نے عورت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اسے اٹھا کر اندر لے چلو۔۔۔ اور فالڈر۔۔۔ تم کہیں سے رسا ڈھونڈو۔۔۔ جبکہ باقی افراد ادھر ادھر چھپ جائیں گے تاکہ اگر کا

ٹک آجائے تو اسے کور کیا جا سکے"۔۔۔ ہیرلڈ نے سب کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور جانسن نے آگے بڑھ کر برآمدے میں بیہوش پڑی روتھ کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے عمارت کی اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔ ایک بڑے سے کمرے میں اس نے صوفے پر روتھ کو لٹا دیا۔

"ملازم کہاں ہیں"۔۔۔؟ ہیرلڈ نے پوچھا۔

"ایک تو وہیں گیٹ کے پاس ہی پڑا ہوا ہے جبکہ دو باورچی خانے میں پڑے ہوئے ہیں۔۔۔ بس تین ہی تھے"۔۔۔ جانسن نے کہا۔

"انہیں اٹھا کر کسی ایک کمرے میں ڈال دو"۔۔۔ ہیرلڈ نے کہا اور جانسن سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔

اسی لمحے فالڈر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔

"اسے کرسی پر بٹھا کر باندھ دو۔۔۔ میں تمہاری مدد کرتا ہوں"۔ ہیرلڈ نے فالڈر سے مخاطب ہو کر کہا اور چند لمحوں بعد روتھ ایک کرسی پر رسی سے بندھی ہوئی بیٹھی تھی لیکن اس کی گردن ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی۔

اسی لمحے جانسن بھی واپس آگیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"۔۔۔ ہیرلڈ نے کہا تو جانسن آگے بڑھا اور اس نے روتھ کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے اور دوسرے تھپڑ پر ہی روتھ چیختی ہوئی ہوش میں آگئی اور جانسن پیچھے ہٹ گیا۔

"گگ — گگ — کون ہو تم — کون ہو تم" — روتھ نے
حیرت اور خوف کے ملے جلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔
"مسز سکاٹ! — ہم جانتے ہیں کہ تم ایک عام سی گھریلو عورت
ہو۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم اپنی ہڈیاں ہمارے ہاتھوں تڑوا
باقی ساری عمر زمین پر گھسٹتے ہوئے گزارو — ہمیں تمہارے شوہر
سکاٹ سے صرف چند معلومات چاہئیں۔ اس لئے تم سکاٹ کو فون
کرو اور اُسے فوری طور پر گھر آنے پر مجبور کرو — لیکن یہ بات
یاد رکھنا کہ اگر تم نے اُسے کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی تو پھر
تمہاری زندگی کا چراغ ایک لمحے میں گل ہو جائے گا" — ہیرلڈ
نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
جیب سے ریوالور بھی نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔
"اوہ — اوہ — پلیز میرے شوہر کو مت مارو — تم
اُسے مار دو گے" — روتھ نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں
کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ہیرلڈ کوئی جواب دیتا، اچانک ساتھ ہی
میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔
"اس کے منہ پر ہاتھ رکھو — میں دیکھتا ہوں شاید سکاٹ
ہی فون ہو" — ہیرلڈ نے کہا۔
"اوہ باس! — میں سنتا ہوں۔ وہ مجھے اچھی طرح جانتا
میں اسے بلا لونگا" — جانسن نے کہا اور تیزی سے فون کی
طرف بڑھ گیا جب کہ فالڈر نے جلدی سے آگے بڑھ کر روتھ کے
منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

جانسن نے رسیور اٹھا لیا۔
"ہیلو — کون" — دوسری طرف سے اسکاٹ کی آواز
سنائی دی اور جانسن کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ وہ
سکاٹ کی آواز کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔
"جانسن بول رہا ہوں سکاٹ! — میں تمہارے دفتر فون
کرنے ہی والا تھا کہ تمہارا فون آ گیا — میں ابھی مورس سے
یہاں آیا ہوں لیکن یہاں تمہاری کوٹھی میں عجیب حالات ہیں۔
روتھ اور تینوں ملازم بیہوش پڑے ہوئے ہیں" — جانسن
نے کہا۔
"کیا — کیا کہہ رہے ہو — یہ کیسے ممکن ہے" — ؟
دوسری طرف سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا گیا۔
"میں درست کہہ رہا ہوں سکاٹ! — میں ایک ضروری کام
سے براڈلے آیا تھا تو میں نے سوچا کہ تم سے ملتا چلوں — مجھے
معلوم ہے کہ تم دفتر میں کاروبار میں مصروف رہتے ہو۔ اس لئے
میں گھر آ گیا تاکہ روتھ سے گپ شپ لگاؤں گا اور رات تمہارے
ساتھ گزار کر صبح واپس چلا جاؤں لیکن جب میں نے کار پھاٹک
پر روکی اور پھر کال بیل بجائی تو کوئی بھی پھاٹک پر نہ آیا۔ بار بار
کال بیل بجانے کے بعد بھی جب کوئی جواب نہ ملا تو میں پریشان
ہو گیا — پھر میں نے سائیڈ پھاٹک کو دھکیلا تو وہ اندر سے بند
تھا۔ میں اندر آیا تو ملازم غائب تھے — میں نے کوٹھی کو
چیک کیا تو تینوں ملازم ایک کمرے میں بیہوش پڑے ہوئے تھے اور

روتھ بھی سٹنگ روم کے صوفے پر بیہوش پڑی ہوئی تھی۔ میں نے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی لیکن لگتا ہے اسے کسی گیس سے بیہوش کیا گیا ہے ___ پھر میں نے سوچا کہ تمہارے دفتر فون کروں کہ تمہاری کال آگئی" ___ جالسن نے پوری کہانی سناتے ہوئے کہا

"اوہ اچھا ___ میں آ رہا ہوں۔ تم وہیں رکو" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جالسن نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب وہ اڑتا ہوا آئے گا" ___ جالسن نے رسیور رکھ کر ہیرلڈ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"تم ماسک میک اپ اتار کر باہر گیٹ پر چلے جاؤ تاکہ اسے فوری طور پر قابو میں کیا جا سکے ___ اور فالڈر۔ تم روتھ کو بیہوش کر دو۔ اب اس کی ضرورت ختم ہو گئی ہے" ___ ہیرلڈ نے کہا اور دوسرے لمحے کمرہ روتھ کی چیخ سے گونج اٹھا۔ فالڈر نے برق رفتاری سے اس کی کنپٹی پر بھرپور مکہ جڑ دیا تھا اور روتھ کی گردن ڈھلک گئی اس کے حلق سے بس ایک ہی چیخ نکل سکی تھی۔ جالسن اس دوران باہر جا چکا تھا۔

"آؤ ہم بھی باہر ہی رکیں" ___ ہیرلڈ نے فالڈر سے کہا اور پھر مڑ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سٹنگ روم میں سکاٹ، عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران کی کال پر فوراً کوٹھی آ گیا تھا لیکن جب عمران نے اس سے برکلے کے بارے میں بات چیت کی تو اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"برکلے انتہائی خطرناک آدمی ہے عمران! ___ وائٹ بلڈ تنظیم کی ے مورس پر دہشت چھائی ہوئی ہے ___ میرا اس سے ایک بار ؤ ہوا تھا لیکن پھر ہم دونوں کے درمیان صلح ہو گئی کیونکہ برکلے نے وعدہ ھا کہ وہ براڈلے میں کوئی اڈہ قائم نہ کرے گا" ___ سکاٹ نے ب دیتے ہوئے کہا۔

"بلیک تھنڈر تنظیم کے بارے میں بھی کچھ جانتے ہو" ___ عمران کہا۔

"بلیک تھنڈر ___ یہ کونسی تنظیم ہے ___ میں تو اس کا نام بھی پہلی

بارسن رہا ہوں" ـــــ سکاٹ نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ـــ اس کا مطلب ہے کہ تم اس سلسلے میں ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتے" ـــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم کھل کر مجھے بتاؤ عمران! ـــ کہ تم برکلے سے کیا چاہتے ہو۔؟ برکلے کی تنظیم میں میرے آدمی بھی موجود ہیں ـــــ میں ان کی مدد سے معلومات حاصل کر سکتا ہوں" ـــــ سکاٹ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"بلیک تھنڈر ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے جو انتہائی خفیہ رہ کر ایسے آلات اور ایجادات کرنے میں مصروف ہے کہ جن کی مدد سے وہ پوری دنیا پر اپنا کنٹرول قائم کر سکے ـــــ اس تنظیم کے ایجنٹ پوری دنیا میں پھیلے ہوتے ہیں لیکن وہ خود اس قدر خفیہ ہے کہ کسی کو بھی اس کے ہیڈ کوارٹر یا سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم نہیں ہے ـــــ یہ تنظیم انتہائی بادسائل بھی ہے اور انتہائی جدید ترین آلات بے دریغ استعمال کرتی ہے ـــــ پاکیشیا میں مختلف مشنز کے دوران اس کے کئی ایجنٹ مجھ سے ٹکرا چکے ہیں لیکن بس پاکیشیا کی خوش قسمتی تھی کہ وہ ہر مشن میں ناکام رہے ہیں لیکن چونکہ آج تک کوئی ایسا مشن سامنے نہ آیا تھا جس کی وجہ سے مجھے بلیک تھنڈر کے پیچھے جانا پڑتا اس لئے میں بھی خاموش رہا ـــ لیکن اب بلیک تھنڈر نے ایک ایسا کام کیا ہے کہ مجھے مجبوراً اس کے پیچھے آنا پڑا ہے۔ اس کے ایجنٹوں نے پاکیشیا سے ایک سائنسدان کو اس کے اہم ترین فارمولے سمیت اغوا کیا ہے اور وہ اسے نارک لے آئے ہیں۔ میں نے اس سائنسدان کو بھی واپس حاصل کرنا ہے اور اس کے فارمولے کو بھی ـــــ میں نے ان ایجنٹوں کا سراغ لگا

یا لیکن میرے نارک پہنچنے سے پہلے ہی ان دونوں ایجنٹوں کو ہلاک یا گیا ـــــ میں نے قاتلوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو کا ایک آدمی جوپیٹر سامنے آیا لیکن بلیک تھنڈر تنظیم ہمارے پیچھے ی چنانچہ میں نے واپس جانے کا ڈرامہ کیا اور بلیک تھنڈر کو مطمئن لیکن ہم راستے سے ہی نئے میک اپ واپس آ گئے ـــ نارک ر جب میں نے معلومات حاصل کیں تو مجھے پتہ چلا کہ میری فائل جوپیٹر ورس کے رہنے والے برکلے نے حاصل کی تھی۔ اس طرح مجھے م ہو گیا کہ برکلے بلیک تھنڈر کے لئے کام کر رہا ہے اور میری فائل کرنے کا مطلب ہے کہ بلیک تھنڈر نے میرے متعلق مشن اس کے لگایا ہے اور یہ برکلے یقیناً بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہے اور برکلے یوٹی لگائے جانے کا مطلب ہے کہ سائنسدان کو یقیناً فلوریڈا میں ہی رکھا گیا ہے ـــــ چنانچہ میں خاموشی سے نارک سے مورس ر پھر مورس میں ٹھہرنے کی بجائے سیدھا یہاں براڈلے آ گیا تاکہ یہاں برکلے کے خلاف کام کیا جا سکے ـــــ اب ہمارے پاس لائن آف ی بھی رہ گئی ہے کہ ہم اس برکلے کو قابو میں کریں اور پھر اس سے سائنسدان کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں اور اگر سائنسدان لیبارٹری میں ہے تو اس کا محل وقوع معلوم کریں" ـــــ عمران لہا۔

لیبارٹری ـــــ اوہ۔ ایک لیبارٹری کے بارے میں تو میں نے سنا ہے۔ یہ لیبارٹری فلوریڈا اور جارجیا کے درمیان ایک انتہائی ار گزار پہاڑی علاقے میں کہیں واقع ہے ـــــ اصل میں روتھ

کی ایک فرینڈ نے اس کا ذکر روتھ سے کیا تھا۔ وہ وہاں کام کرتی رہتی
ہے وہ مکینیکل انجنیئر ہے۔ روتھ نے مجھے بتایا تھا لیکن میں نے کوئی توجہ
نہ دی کیونکہ مجھے لیبارٹریوں وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہ رہی تھی" ——
سکاٹ نے جواب دیا تو عمران اور اس کے سارے ساتھی سکاٹ کی یہ
بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"روتھ کی وہ فرینڈ اب کہاں ہوگی —— یہ تو تم نے انتہائی اہم بات
بتائی ہے" —— عمران نے کہا۔

"مجھے تو نہیں معلوم —— تمہیں روتھ کی فطرت کے بارے میں تو اچھی
طرح علم ہے۔ اگر میں اس کی فرینڈ سے ذرا بھی دلچسپی کا اظہار کر دوں تو
روتھ میرا جینا حرام کر دیتی ہے —— ویسے اُسے معلوم ہوگا وہ اپنی
فرینڈ کے بارے میں سب کچھ جانتی ہے۔ میں اُسے فون کرتا ہوں" ——
سکاٹ نے کہا اور پھر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے
تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے رسیور
اٹھائے جانے کی آواز آنے کے باوجود جب کوئی نہ بولا تو سکاٹ کے چہرے
پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہیلو۔ کون" —— ؟ سکاٹ نے کہا۔

"جانسن بول رہا ہوں سکاٹ —— میں تمہارے دفتر فون کرنے ہی
والا تھا کہ تمہارا فون آگیا۔ میں ابھی مورس سے یہاں آیا ہوں لیکن یہاں
کوٹھی میں عجیب حالات ہیں۔ روتھ اور تینوں ملازم بیہوش پڑے ہوئے ہیں"
دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور سکاٹ کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا لاؤڈر
کی وجہ سے دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران اور اس کے ساتھیوں کو

سنائی دے رہی تھی اس لئے وہ سب بھی جانسن کی بات سن کر چونک پڑے تھے۔
کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے" ۔ سکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔
یں درست کہہ رہا ہوں سکاٹ" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر ان دونوں
درمیان جو بات چیت ہوئی اس نے نہ صرف سکاٹ بلکہ عمران اور
کے ساتھیوں کو بھی حیرت زدہ کر دیا تھا۔ دوسری طرف سے بولنے والا
ن سکاٹ کو بتا رہا تھا کہ کوٹھی میں روتھ اور ملازم اُسے بیہوش پڑے
ے ملے ہیں اور روتھ کو کسی گیس سے بیہوش کیا گیا ہے۔

"اوہ اچھا —— میں آ رہا ہوں۔ تم وہیں رکو" —— سکاٹ نے
ائی پریشان لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کے چہرے پر
ائی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

یہ کیا ہوگیا —— روتھ کو کس نے بیہوش کیا ہے —— میں جا رہا
ں عمران" —— سکاٹ نے تیز لہجے میں کہا اور بیرونی دروازے کی
ف دوڑ پڑا۔

ایک منٹ —— ایک منٹ سکاٹ —— یہ کوئی سازش بھی ہو سکتی
ہے —— ہو سکتا ہے برکلے کو ہمارے یہاں پہنچنے اور تم سے رابطہ
نے کی اطلاع مل گئی ہو اور تم سے ہمارے متعلق معلومات حاصل کرنے
لئے یہ ڈرامہ کھیلا جا رہا ہو —— ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں لیکن ہم
ٹھی سے باہر رک جائیں گے۔ تم اندر چلے جانا —— ایک ڈکٹا فون
ں تمہیں دے دیتا ہوں۔ اگر کوئی چکر ہوا تو ہم اندر آ جائیں گے" ——
ران نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن نکال کر اس نے سکاٹ کی
رف بڑھا دیا۔

احکامات دیتے تھے آلے سے برآمد ہوئی۔

"یس باس" ___ ایک دوسری آواز سنائی دی اور پھر تھپڑوں کی آواز کے ساتھ ہی سکاٹ کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔

"سکاٹ ___ تم نے اپنے ساتھ بندھی بیٹھی اپنی بیوی کو دیکھ لیا ہوگا ___ ہم نے تم سے صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اگر تم نے انکار کیا تو پھر تمہارے سامنے تمہاری بیوی پر ہولناک تشدد کیا جا سکتا ہے" ___ وہی تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"تم ہو کون ___ اور یہ جانسن کیا تمہارا ساتھی ہے" ___ سکاٹ کی تیز آواز سنائی دی۔

"ہاں! ___ جانسن کو مجبوراً سامنے آنا پڑا ہے ورنہ ہمارا ارادہ یہی تھا کہ ہم میک اپ میں ہی تم سے معلومات حاصل کر کے واپس چلے جائیں ___ اب میری بات غور سے سنو! ___ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل پاکیشیائی ایجنٹوں کا ایک گروہ ناراک سے مورس پہنچا اور پھر مورس سے وہ بس میں بیٹھ کر یہاں براڈلے پہنچے ہیں اور پھر انہیں تمہاری ملکیتی مارکیٹ میں دیکھا گیا ___ لیکن اس کے بعد وہ ہمارے آدمیوں کی نظروں سے غائب ہو گئے ہیں اور ہمیں معلوم ہے کہ تمہارا باپ پاکیشیا آتا جاتا رہتا تھا اور تمہارے تعلقات بھی پاکیشیا رہنے والوں سے ہیں اس لئے لازماً وہ تم سے ملنے آئے ہوں گے اور تم نے انہیں کہیں چھپا رکھا ہے" ___ وہی تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"بیگ میں سے گیس پسٹل نکالو صفدر ___ اور فوراً جا کر کوٹھی میں چار کیپسول فائر کر دو ___ جلدی کرو۔ کہیں یہ لوگ سکاٹ یا اس کی بیوی

مد نہ شروع کر دیں" ___ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور صفدر سر ہلاتے ہوئے بیگ میں سے پسٹل نکالا اور پھر کار سے اتر کر تیز دم اٹھاتا اس کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔

پاکیشیائی ایجنٹ ___ کون پاکیشیائی ایجنٹ ___ یہ تم کیا کہہ رہے ___ میرے والد ضرور پاکیشیا جاتے تھے لیکن وہ شکاری تھے کار کھیلنے پاکیشیا جاتے تھے ___ میں بھی بچپن میں ان کے ساتھ رہا ہوں لیکن اب تو طویل عرصہ ہو گیا ہے میرا پاکیشیا سے کوئی ہی نہیں رہا" ___ سکاٹ کی آواز سنائی دی۔

فالڈر ___ اس کی بیوی کو ہوش میں لے آؤ ___ یہ آسانی سے ں نہ کھولے گا" ___ وہی تحکمانہ آواز سنائی دی اور پھر ایک بار تھپڑوں کی آواز سنائی دینے لگی۔

رک جاؤ ___ رک جاؤ ___ وہ گھریلو عورت ہے اس پر تشدد کرو" ___ سکاٹ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

ابھی تو صرف تھپڑ ہی لگے ہیں اور تم چیخ پڑے ہو ___ جب ی بیوی کی ہڈیاں ٹوٹیں گی تب تمہارا کیا حال ہوگا" ___ اسی نہ آواز والے نے استہزائیہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے روتھ کے چیخنے وازیں سنائی دینے لگیں۔

سکاٹ ___ سکاٹ ___ یہ لوگ ___ اوہ ___ اوہ ___"

ل روتھ کی آواز ڈوبتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی مختلف ملی جلی زیں سنائی دیں اور پھر خاموشی چھا گئی اور عمران نے ایک طویل سانس ہوئے آلہ بند کر کے جیب میں ڈالا اور کار آگے بڑھا دی۔ وہ

سمجھ گیا تھا کہ صفدر کے فائر کئے ہوئے کیپسولوں نے کام دکھا دیا ہے۔
سکاٹ کی کار ابھی تک کوٹھی کے پھاٹک کے باہر موجود تھی اور جب
عمران کار لے کر وہاں پہنچا تو صفدر سائیڈ پھاٹک سے اندر جا کر بڑا
پھاٹک کھول چکا تھا۔

"سکاٹ کی کار اندر لے چلو صفدر" ---- عمران نے کھڑکی سے
باہر نکالتے ہوئے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا پھاٹک کے سامنے کھڑی
کی کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ کار کی چابی شاید اندر ہی موجود
تھی اس لئے چند لمحوں بعد کار سٹارٹ ہو کر آگے بڑھا لے گیا۔ عمران
نے بھی اپنی کار پھاٹک کے اندر لے جا کر ایک سائیڈ پر روک دی۔ صف
بھی ایک سائیڈ پر کار روک کر اس میں سے اتر آیا تھا۔

بیہوش کر دینے والی گیس کے اثرات چونکہ آٹھ دس منٹوں تک
بہرحال فضا میں رہتے تھے اس لئے وہ فوری طور پر آگے نہ بڑھنا
چاہتے تھے۔ عمران اور باقی ساتھی بھی کار سے نیچے اتر آئے جب
صفدر نے واپس جا کر بڑا پھاٹک اور پھر سائیڈ گیٹ بند کر کے ان
کے کنڈے لگا دیئے۔ عمران ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی دیکھ رہا

"آؤ۔ اب فضا صاف ہو چکی ہو گی لیکن وہ بیگ لے لو۔ اس
میں گیس کے اینٹی انجکشن موجود ہیں" ---- عمران نے اپنے ساتھیو
سے کہا اور تنویر نے کار سے بیگ اٹھا لیا اور پھر وہ سب تیز تیز قد
اٹھاتے عمارت کی طرف بڑھ گئے۔ پورچ کے ستونوں کے ساتھ ا
آدمی فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

"انہیں اٹھا کر اندر لے چلو" ---- عمران نے اپنے ساتھیوں

ور تنویر اور کیپٹن شکیل ان کی طرف بڑھ گئے۔ تنویر کے ہاتھ سے بیگ
ور نے لے لیا۔

ٹنگ روم میں سکاٹ اور اس کی بیوی روتھ کرسیوں کے ساتھ
ں سے بندھے بیٹھے تھے جب کہ تین افراد جن میں سے ایک جانسن
تھا وہیں فرش پر بیہوش پڑے ہوئے تھے۔ سکاٹ اور روتھ بھی
ش تھے۔

صفدر ۔۔۔ تم جا کر پوری کوٹھی کو چیک کرو" ---- عمران نے
ر سے کہا اور صفدر بیگ وہیں رکھ کر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند
بعد تنویر اور کیپٹن شکیل بیہوش افراد کو کاندھوں پر لادے اندر
ں ہوئے جب کہ عمران نے آگے بڑھ کر سکاٹ کی رسیاں کھولنا
ع کر دیں۔ جولیا روتھ کی طرف بڑھ گئی۔

ین ملازم نما آدمی ایک کمرے میں بلاک ہوتے پڑے ہیں اور کوئی
ں ہے کوٹھی میں" ---- صفدر نے واپس آ کر کہا اور عمران نے
ت میں سر ہلا دیا۔

ان سب کو علیحدہ علیحدہ کرسیوں سے باندھ دو۔ لیکن پہلے ان کی
تلاشی لے لو" ---- عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد اس کی
ت پر عملدرآمد کر دیا گیا۔ عمران نے بیگ سے اینٹی انجکشن نکال کر پہلے
ٹ اور پھر باری باری باقی سب بیہوش افراد کو بھی انجکشن لگا دیئے
۔ البتہ اس نے روتھ کو اینٹی انجکشن نہ لگایا تھا۔

اوہ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ عمران! ۔۔۔ تم آ گئے ۔۔۔ خدا کا شکر ہے۔
۔۔۔ مگر روتھ ۔۔۔ یہ ۔۔۔ یہ ابھی تک بیہوش ہے" ---- سکاٹ

نے سب سے پہلے ہوش میں آتے ہوئے کہا اور پھر ساتھ والے صوفے پر بیہوش پڑی روتھ کو دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا۔

"گھبراؤ نہیں ——— میں نے جان بوجھ کر اسے ہوش میں لانے والا انجکشن نہیں لگایا ——— روتھ سیدھی سادھی عورت ہے اور تم جانتے ہو کہ ابھی یہاں کیا ہونا ہے۔ اس لئے تم اسے اٹھا کر اس کے بیڈ روم میں لٹا آؤ ——— بعد میں اسے ہوش میں لے آئیں گے ——— جولیا تمہاری مدد کرے گی" ——— عمران نے سکاٹ سے کہا اور سکاٹ سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں روتھ کو اٹھا لیتی ہوں ——— آپ صرف مجھے ان کا بیڈ روم بتا دیں" ——— جولیا نے کہا اور جلدی سے آگے بڑھ اس نے صوفے پر بیہوش پڑی روتھ کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر سکاٹ کے ساتھ ہی قدم بڑھاتی وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

اسی لمحے ایک ایک کر کے بندھے ہوئے سب افراد کو ہوش آ گیا لیکن عمران خاموش کھڑا انہیں دیکھتا رہا۔ اس نے کوئی بات نہ کی تھی

"کون ہو تم" ——— اچانک ان میں سے ایک بولا اور عمران مسکرا دیا کیونکہ یہ وہی آواز تھی جسے اس نے دوسروں کو حکم دیتے ہوئے سنا تھا۔ اسے اسی آواز کی تلاش تھی۔

"تم اپنے ساتھیوں کے باس ہو ——— کیا نام ہے تمہارا" ——— عمران نے سپاٹ لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ اسی لمحے جولیا اور سکاٹ بھی واپس آ گئے۔

"میرا نام مائیکل ہے۔ لیکن تم کون ہو" ——— اس آدمی نے ہو

بلتے ہوئے کہا۔

"درست نام بتاؤ مسٹر" ——— عمران نے یکلخت غراتے ہوئے کہا یونکہ اب اسے لہجے سے ہی سچ جھوٹ پرکھنے کا تجربہ ہو چکا تھا۔

"میرا نام ہیرلڈ ہے" ——— اس بار اس آدمی نے جواب دیا اور ران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہارا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"بلیک تھنڈر سے نہیں ——— وائٹ بلٹ سے ہے" ——— ہیرلڈ ے جواب دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس کا ہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"تم برکلے کے ساتھی ہو" ——— عمران نے پوچھا۔

"ہاں" ——— ہیرلڈ نے جواب دیا۔

"برکلے کہاں ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"تو ہمارا خیال درست نکلا کہ سکاٹ نے ہی تم پاکستانی ایجنٹوں کو پناہ دے رکھی تھی ——— اب میں سمجھ گیا ہوں کہ تم پاکستانی ایجنٹ د" ——— اس بار ہیرلڈ نے کہا۔

"ہمیں اس پر فخر ہے مسٹر ہیرلڈ ——— لیکن میں اپنا سوال دوہرانے عادی نہیں ہوں" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"چیف باس سپیشل پراجیکٹ پر چلا گیا ہے اور ہم میں سے کسی کو ی معلوم نہیں کہ یہ پراجیکٹ کہاں ہے" ——— ہیرلڈ نے جواب دیا ر ایک بار پھر عمران کو یہی محسوس ہوا کہ ہیرلڈ جو کچھ کہہ رہا ہے سچ ہہ رہا ہے۔

"تم اس سے رابطہ کیسے کرتے ہو" ۔۔۔ عمران نے چند لمحوں
خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔
"ایک خصوصی ٹرانسمیٹر پر" ۔۔۔ ہیرلڈ نے جواب دیا۔
"کس فریکوئنسی پر" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"اس ٹرانسمیٹر پر کسی فریکوئنسی کی ضرورت نہیں ہوتی" ۔۔۔ ہیرلڈ
نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کہاں ہے وہ ٹرانسمیٹر" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"اوورسیز میں" ۔۔۔ ہیرلڈ نے جواب دیا۔
"دیکھو ہیرلڈ ۔۔۔ تم یقیناً پرانے آدمی ہو اس لئے تم عام آدمیوں
کی طرح جواب نہ دینے کی ضد نہیں کر رہے ۔۔۔ ویسے بھی
مجھے تم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ تم بریٹ
کے احکامات کی تعمیل کرنے کے پابند ہو۔ اس لئے میری خواہش ہے
کہ تم میرے سوالوں کے صحیح جواب دیتے جاؤ تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں
کو صحیح سلامت یہاں سے واپس جانے کی اجازت دے دوں گا ۔۔۔
مجھے معلوم ہے کہ سکاٹ تمہارے لئے ترنوالہ ثابت نہیں ہوگا اس لئے
یہاں سے زندہ واپس جانے کے باوجود تم سکاٹ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے
لیکن اگر تم نے جھوٹ بولا تو پھر یقیناً تم بھی عام آدمیوں کی صف میں
آجاؤ گے اور اس کے بعد تم خود بہتر سمجھتے ہو کہ عام آدمیوں کے ساتھ
کس طرح کا سلوک کیا جاتا ہے" ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
"میں نے اب تک کوئی غلط بات نہیں کی ۔۔۔ مجھے معلوم ہے
کہ تمہارا نام علی عمران ہے اور میں نے چیف سے لے کر تمہاری فائل پڑھی

ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ انتہائی زیرک اور شاطر ایجنٹ ہو۔ اس
لئے تم سے کچھ چھپانا بے کار ہے ۔۔۔ میں نے پہلے اپنا نام غلط
بتا کر تمہاری صلاحیتوں کو چیک بھی کر لیا تھا اس لئے میں جو کچھ کہہ
رہا ہوں وہ درست ہے ۔۔۔ اب یہ بات دوسری ہے کہ تم ہمارے
ساتھ کیا سلوک کرتے ہو" ۔۔۔ ہیرلڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"لیکن تم نے یہ کہہ کر غلط بیانی کی ہے کہ اس خصوصی ٹرانسمیٹر پر
کوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ نہیں کی جاتی ۔۔۔ کوئی ٹرانسمیٹر بھی ایسا
نہیں ہوتا۔ اگر فکسڈ فریکوئنسی کا بھی ہو تب بھی بہرحال اس پر ایک
فریکوئنسی تو ایڈجسٹ ہوتی ہی ہے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
"میں درست کہہ رہا ہوں ۔۔۔ ایکس ہی ٹرانسمیٹر پر نہ ہی کوئی
فریکوئنسی ایڈجسٹ ہوتی ہے اور نہ کی جاتی ہے" ۔۔۔ ہیرلڈ نے
جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ
رینگ گئی۔
"اوکے ۔۔۔ میں تمہاری بات پر یقین کر لیتا ہوں ۔۔۔ اب تم
یہ بتاؤ کہ بریٹ کا ٹائیگر تنظیم سے کیا تعلق ہے" ۔۔۔ عمران
نے کہا۔
"وہ اس کا سپر ایجنٹ ہے ۔۔۔ بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے" ۔۔۔ ہیر
لڈ نے جواب دیا۔
"وہ لیبارٹری کہاں ہے جہاں پاکستانی سائنسدان کو رکھا گیا ہے" ۔۔۔ عمران
نے پوچھا تو ہیرلڈ حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگ گیا۔

"او کے ۔۔۔ میں سمجھ گیا کہ تم درست کہہ رہے ہو اور یقیناً رکلے
اور بلیک تھنڈر اپنے ایسے راز تم جیسوں کو نہیں بتا سکتے ۔ سکاٹ
ان لوگوں نے تمہاری بیوی پر ہاتھ ڈالا ہے اس لئے اب ان کے
متعلق فیصلہ بھی تم نے ہی کرنا ہے ۔۔۔ میں نے اپنا کام مکمل
کر لیا ہے" ۔۔۔ عمران نے مڑ کر اپنے ساتھ کھڑے ہوئے سکاٹ
سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"فیصلہ تو ہو چکا ہے ۔۔۔ میں تو صرف اس انتظار میں تھا کہ تم
اپنی بات چیت مکمل کر لو" ۔۔۔ سکاٹ نے بڑے مطمئن لہجے میں
کہا اور دوسرے لمحے اس کا کوٹ کی جیب میں موجود ہاتھ باہر آیا تو اس
کے ہاتھ میں سائلنسر لگا ریوالور موجود تھا ۔

"تم لوگوں نے نہ صرف میری بیوی پر ہاتھ ڈالا بلکہ میرے تین بے گنا
ملازموں کو بھی ہلاک کر دیا ہے ۔۔۔ اور اگر عمران ساتھ نہ ہوتا تو نجانے
تم لوگ میرے اور میری بیوی کے ساتھ کیا سلوک کرتے ۔ اس لئے
تمہاری سزا موت ہے" ۔۔۔ سکاٹ نے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے
ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ ہیرلڈ او اس کے ساتھیوں
کی چیخوں سے گونج اٹھا ۔ سکاٹ اس وقت تک ان پر گولیاں برساتا
رہا جب تک وہ سب ختم نہ ہو گئے ۔ خاص طور پر اس نے جانسن کے
جسم میں تو کئی گولیاں اتار دی تھیں ۔

"یہ پستول پہلے ہی تمہارے پاس تھا" ۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا
"نہیں ۔۔۔ میں روتھ کے بیڈ روم سے لے آیا تھا" ۔۔۔ سکاٹ
نے پسٹل واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا ۔

"اب ان لاشوں کا کیا کرو گے" ۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا ۔
"اس کی فکر نہ کرو ۔۔۔ میں تمہارا احسان مند ہوں عمران" ۔
اٹ نے کہا ۔

"ارے نہیں ۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ۔۔۔ تم ان لاشوں کا کچھ
و ۔۔۔ اور اب میں نے روتھ بھابھی کو بھی ہوش میں لے آنا ہے
ہاں سنو ۔۔۔ اس سارے علاقے کا تفصیلی نقشہ مل سکتا ہے" ۔
ان نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"ہاں ۔ مل سکتا ہے ۔۔۔ آؤ میرے ساتھ" ۔۔۔ سکاٹ نے
اور عمران نے اپنے ساتھیوں کو باہر آنے کا اشارہ کیا اور وہ سب
تیز قدم اٹھاتے اس کمرے سے باہر آ گئے ۔

"جولیا ۔۔۔ تم جا کر بیڈ روم میں روتھ کو انجکشن لگا دو" ۔۔۔ عمران
کمرے سے باہر آتے ہی جولیا سے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی صفدر
ہاتھ سے بیگ لے کر ایک طرف کو بڑھ گئی ۔ صفدر آتے ہوئے
ے سے بیگ ساتھ لے آیا تھا ۔

"آؤ عمران ! ۔۔۔ میں تمہیں نقشہ دے دوں ۔ میرے دفتر میں
ے ۔ لیکن تم اس نقشے کا کیا کرو گے" ۔۔۔ سکاٹ نے عمران سے
طب ہو کر کہا ۔

"میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے اور میں اس آئیڈیئے کو چیک
ا چاہتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور سکاٹ نے سر ہلا دیا ۔
تھوڑی دیر بعد سوائے جولیا کے عمران اور اس کے باقی ساتھی سکاٹ
ساتھ اس وسیع و عریض دفتر نما کمرے میں پہنچ گئے ۔ سکاٹ نے

ایک الماری سے ایک کافی بڑا نقشہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔
"اوہ گڈ ۔۔۔ مجھے ایسا ہی نقشہ چاہیے تھا" ۔۔۔ عمران نے نقشہ کھولتے ہوئے کہا۔
"اب یہ بھی بتا دو کہ روتھ کو تمہارا تعارف کرانا ہے یا نہیں" ۔۔۔ سکاٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ارے نہیں ۔۔۔ ورنہ اس نے میرا فوری طور پر یہاں سے واپس جانا روک دینا ہے ۔۔۔ اور سنو! ۔۔۔ تم روتھ کو اس وقت تک بیڈ روم سے باہر نہ آنے دینا جب تک یہ لاشیں وغیرہ نہ ہٹا لیا وہ بے حد نفیس خاتون ہے ۔۔۔ میں تو چاہتا کہ اس وقت تک اسے ہوش میں بھی نہ لاؤں، جب تک تم سارا کام مکمل نہ کرا لیکن اس کا زیادہ دیر تک بیہوش رہنا بھی اس کے لئے خطرناک ہو سکتا تھا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور سکاٹ سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔
"مسٹر روتھ سکاٹ سے آپ اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل نہیں کریں گے" ۔۔۔ سکاٹ کے باہر جاتے ہی صفدر نے کہا۔
"میرا خیال ہے اس کی ضرورت نہیں پڑے گی ۔۔۔ ویسے بھی میں روتھ کی عادت جانتا ہوں۔ وہ غیر متعلقہ باتوں میں دلچسپی نہیں لیتی اس لئے یقیناً اس نے اپنی سہیلی سے اس بارے میں زیادہ سر پد بھی نہ کی ہو گی" ۔۔۔ عمران نے میز پر موجود پنسل کو نقشے پر جھکتے ہوئے کہا اور صفدر خاموش ہو گیا۔ عمران نے

پہلے مورس کے گرد ایک دائرہ لگایا اور پھر اس نے مختلف سمتوں میں لکیریں ڈالنی شروع کر دیں۔ تقریباً چھ لکیریں ڈالنے کے بعد اس نے ایک مخصوص انداز میں ان لکیروں کو کاٹنا شروع کر دیا اور پھر ایک پوائنٹ پر عمران کی پنسل کی نوک رک گئی۔ وہ چند لمحے غور سے اس پوائنٹ کو دیکھتا رہا پھر اس نے اس کے گرد دائرہ ڈال دیا۔
"ہونہہ ۔۔۔ یہ تو واقعی وہ پہاڑی علاقہ ہے جس کا ذکر سکاٹ نے کیا تھا ۔۔۔ ٹورجن ہلز" ۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب ۔۔۔؟" صفدر نے چونک کر پوچھا۔
"سکاٹ نے بتایا تھا کہ روتھ کی سہیلی فلوریڈا اور جارجیا کے درمیان ہی دشوار گزار پہاڑی علاقے میں لیبارٹری میں کام کرتی تھی اور اب میں نے ایکس سی ٹرانسمیٹر کے آئیڈیئے پر جو تحقیق کی ہے تو تب بھی یہی علاقہ سامنے آیا ہے۔ نقشے میں اس علاقے کا نام ٹورجن ہلز درج ہے اور اس پورے علاقے میں گھنے جنگلات واقع ہونے کے نشانات بھی موجود ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔
"ایکس سی ٹرانسمیٹر کے آئیڈیئے پر ۔۔۔ یہ کونسا ٹرانسمیٹر ہے۔ میں نے یہ نام ہی پہلی بار سنا ہے" ۔۔۔ صفدر نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔
"یہ ٹرانسمیٹر مخصوص ریز کے ذریعے کام کرتا ہے اور ان ریز کا نام ایکس سی ہے۔ اس ٹرانسمیٹر کا کمال یہ ہے کہ نہ ہی اس کی کال چیک کی جا سکتی ہے اور نہ کال کا محل وقوع۔ لیکن چونکہ ایکس سی ریز کے کام کرنے کے بارے میں معلومات مجھے حاصل ہیں اس لئے میں نے مورس کو مرکز بنا کر جب ان ریز کے کام کرنے کے مخصوص انداز کو مارک کیا تو ٹورجن ہلز

کا علاقہ سامنے آتا ہے۔ مورس سے اگر ایکس۔سی ٹرانسمیٹر پر کال کی جائے تو یہ کال صرف ٹورجن ہلز میں ہی رسیو کی جاسکتی ہے۔ اس سے ہٹ کر نہیں اور ہیرلڈ نے بتایا تھا کہ برکلے سپیشل پراجیکٹ میں چلا گیا ہے اور سپیشل پراجیکٹ یقیناً اس لیبارٹری کو ہی کہتے ہوں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کمال ہے۔۔۔ تم نے اتنی آسانی سے یہ سب کچھ معلوم کر لیا ہے حیرت ہے"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"دراصل میں اس مقولے پر عمل کرتا ہوں کہ اور بھی غم ہیں زمانے میں۔۔۔ اب فقرہ کیا پورا کروں۔ تم تو جانتے ہی ہو۔ بس فرق اتنا ہے کہ میں اور بھی غم والے قول پر عمل کرتا ہوں جب کہ تم اور بھی غم نہیں ہیں کے قول پر"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر تو بے اختیار مسکرا دیا جب کہ صفدر اور کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑے۔

"اگر واقعی یہ جگہ وہی ہے تو پھر مسز روتھ کی سہیلی سے اس لیبارٹری کے بارے میں یقیناً مفید معلومات حاصل ہو سکتی ہیں"۔۔۔ صفدر نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے نقشہ تہہ کرنا شروع کر دیا۔

برکلے لکڑی کے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے کیبن میں آرام کرسی [illegible]نیم دراز تھا۔ اس کے ساتھ ہی لکڑی کی ایک میز پر ایک فون اور ایک [illegible]ڈا سا ڈبہ پڑا ہوا تھا۔ کیبن میں ضروریات زندگی کی ہر چیز موجود تھی [illegible]یبن ایک پہاڑی چوٹی پر واقع انتہائی گھنے جنگل میں بنا ہوا تھا۔ [illegible]بن میں پیٹرومیکس لیمپ جل رہا تھا۔ برکلے سگریٹ پینے میں مصروف [illegible]ا اور ساتھ ہی وہ شراب کی بوتل سے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھی لے [illegible]ا تھا۔ کیبن کے باہر مشین گنوں سے مسلح دو افراد کھڑے صاف دکھائی [illegible]ے رہے تھے۔

برکلے نے سگریٹ کا آخری کش لے کر اسے میز پر موجود ایش ٹرے [illegible]ں رکھا ہی تھا کہ میز پر پڑے ہوئے ڈبے میں سے ہلکی سی سیٹی بجنے [illegible]آواز سنائی دی اور برکلے بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے [illegible]رے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے کیونکہ یہ ڈبہ دراصل

جدید ترین ٹرانسمیٹر ایکس۔ سی تھا اور اس کے دوسرے ذو سیٹ وائٹ ہا
کے انچارج ہیرلڈ اور اس کے سیکرٹری مورگن کے پاس تھے اور برکلے
مورس سے یہاں آتے ہوئے ان دونوں کو کہہ کر آیا تھا کہ اس
ٹرانسمیٹر پر اسے صرف اہم حالات میں ہی کال کیا جائے اس لئے
اس کی کال آنے کا مطلب تھا کہ کوئی اہم بات ہو گئی ہے۔ برکلے
نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ مورگن کالنگ" ۔۔۔ بٹن دبتے ہی برکلے کے سیکرٹری
کی متوحش آواز سنائی دی۔ یہ خصوصی ٹرانسمیٹر فون کے سے انداز میں
کام کرتا تھا اس لئے ہر فقرے کے بعد بٹن دبانے اور اوور کہنے کی ضرورت
نہ رہتی تھی۔

"یس برکلے اٹنڈنگ یو" ۔۔۔ برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس! ۔۔۔ غضب ہو گیا ہے ۔۔۔ ہیرلڈ، فالڈر، جانسن
جانسن کے دو ساتھیوں کی لاشیں مورس کے نشتل پارک میں پڑی ہوئی
ملی ہیں ۔۔۔ انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے" ۔۔۔ دوسری
طرف سے مورگن کی متوحش آواز سنائی دی تو برکلے کا چہرہ یکلخت
غصے کی شدت سے آگ کی طرح تپ اٹھا۔ اس کے ہونٹ بھینچ گئے

"کب کی بات ہے" ۔۔۔ آخر اس نے غراتے ہوئے لہجے میں

"ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاع ملی ہے باس" ۔۔۔ مورگن
نے جواب دیا۔

"کیا تم نے ان کی لاشیں دیکھی ہیں" ۔۔۔ ؟ برکلے نے پوچھا

"یس باس! ۔۔۔ میں خود پولیس آفس گیا تھا" ۔۔۔ مورگن

ب دیا۔

"کیا ان پر تشدد کیا گیا تھا" ۔۔۔ ؟ برکلے نے پوچھا۔

"نہیں باس! ۔۔۔ ان پر تشدد تو نہیں کیا گیا لیکن سوائے جانسن
قی سب میک اپ میں تھے ۔۔۔ جانسن کی وجہ سے ہی ہمارے
ں کو ان کے بارے میں اطلاع ملی اور باس! ۔۔۔ پھر پولیس آفس
ان کے چہروں سے میک اپ صاف کیا گیا، تب پتہ چلا کہ وہ کون
۔۔۔ مورگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم جیفرے سے کہو کہ وہ فوری طور پر انکوائری کرے ۔۔۔ ہیرلڈ
طرح میک اپ میں مارا جانا بتا رہا ہے کہ وہ کسی خاص مشن پر
رگا" ۔۔۔ برکلے نے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو ۔۔۔ جیسے ہی جیفرے کی طرف سے کوئی رپورٹ ملے، مجھے فوراً
دینا ۔۔۔ اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"۔
نے کہا۔ اس کا لہجہ اب سنبھلا ہوا تھا۔

"ان کے متعلق ابھی تک رپورٹ نہیں ملی ۔۔۔ وہ کہیں بھی دستیاب
ہو پا رہے۔ ویسے شک یہی کیا جا رہا ہے کہ ان سب کے قتل میں
کیشیائی ایجنٹوں کا ہی ہاتھ ہو سکتا ہے" ۔۔۔ مورگن نے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ اگر یہ لوگ عمران اور ان کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ جاتے
یقیناً میرے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ان پر تشدد
۔۔۔ اسی لئے میں نے تشدد کے بارے میں پوچھا تھا" ۔۔۔
نے کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور فراخ پیشانی پر شکنیں نمودار ہو گئی تھیں۔

"یہ قتل کس نے کیا ہو گا" ——— برکلے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز پر رکھی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ ایک لمبا گھونٹ لینے کے بعد اس نے بوتل واپس میز پر رکھی اور اٹھ کر کیبن میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ یہ اطلاع اس کے لئے اس قدر دھماکہ خیز ثابت ہو رہی تھی کہ اس کے دل میں بے پناہ اضطراب سا بھر گیا تھا وہ مسلسل ٹہلتا رہا اور پھر اسی طرح ٹہلتے ٹہلتے نجانے اسے کتنا وقت گزر گیا تھا کہ اچانک ڈبے میں سے ایک بار پھر ہلکی سی سیٹی کی آواز ابھری اور برکلے تیزی سے مڑا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ——— مورگن کالنگ" ——— ڈبے میں سے مورگن کی آواز سنائی دی۔

"یس ——— برکلے بول رہا ہوں" ——— برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس! ——— جیفرے آپ سے بات کرنا چاہتا ہے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس ——— بات کراؤ" ——— برکلے نے چونک کر کہا۔

"ہیلو باس! ——— میں جیفرے بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے ایک مختلف آواز سنائی دی۔

"یس ——— کیا رپورٹ ہے جیفرے" ——— ؟ برکلے نے کہا۔

"باس! ——— ہیرلڈ اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے ذمہ دار افراد کا پتہ میں نے چلا لیا ہے ——— لیکن ان کے خلاف کارروائی کے لئے آپ کی اجازت کی ضرورت ہے" ——— جیفرے نے کہا تو برکلے بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب! ——— تفصیل سے بات کرو" ——— برکلے نے سخت لہجے میں کہا۔

"باس! ——— میں نے معلوم کر لیا ہے کہ فالڈر نے ہیرلڈ کو فون پر اطلاع دی کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا پتہ چلا لیا ہے ——— اس اطلاع کے مطابق یہ ایجنٹ مورس کی بجائے براڈلے پہنچ گئے تھے اور انہیں سکاٹ کی شاپنگ مارکیٹ میں دیکھا گیا تھا۔ اس کے بعد ہیرلڈ نے جانسن کو کال کیا اور اسے رچمنڈ ہوٹل پہنچنے کے لئے کہا اور خود ہی میک اپ میں آنے کی بھی ہدایت دی اور خود ہیرلڈ بھی میک اپ میں رچمنڈ ہوٹل پہنچ گیا جہاں سے فالڈر نے فون کیا تھا ——— اس کے بعد ہیرلڈ نے دفتر فون کر کے اپنی کار رچمنڈ ہوٹل سے واپس دفتر لے جانے کی ہدایت کی ——— ان اطلاعات کے بعد میں براڈلے میں اپنے آدمیوں کو کام پر لگا دیا تو انہوں نے اس ویگن کو تلاش کر لیا جو یہاں گئی اور واپس آئی تھی اور اس ویگن سے ایسے آثار ملے کہ جیسے اس میں لاشیں رکھی گئی ہوں۔ چنانچہ میرے آدمیوں نے اس ویگن کے ڈرائیور کو گھیر لیا اور پھر سخت ترین تشدد کے بعد اس نے زبان کھول دی۔ اس نے بتایا کہ اس کا تعلق براڈلے کے سکاٹ گروپ سے ہے اور سکاٹ نے اسے اپنی رہائش گاہ پر بلوا کر یہ حکم دیا تھا کہ اس کی رہائش گاہ پر موجود

لاشیں ویگن میں ڈال کر مورس میں کسی ایسی جگہ پھینک آؤں جہاں سے
وہ پولیس کی نظروں میں آجائیں لیکن اس کے متعلق کسی کو معلوم نہ ہو سکے
چنانچہ اس ڈرائیور نے سکاٹ کی رہائش گاہ سے وہ لاشیں اٹھائیں اور
انہیں ویگن میں ڈال کر انہیں مورس لاکر پارک میں ڈال دیا اور خود
واپس چلا گیا" ---- جیفرے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ---- اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس
سکاٹ نے پناہ دی ہوئی ہے اور اس نے ہیرلڈ اور اس کے ساتھیوں
کو ہلاک کیا ہے" ---- برکلے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس ---- اور چونکہ آپ کا حکم ہے کہ سکاٹ یا اس کے گروپ
کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ اس لئے آپ سے اجازت لینے
کی ضرورت پڑ گئی ہے" ---- دوسری طرف سے جیفرے نے کہا۔

"ٹھیک ہے ---- لیکن صرف سکاٹ سے انتقام لینے سے مسئلہ
حل نہیں ہوگا۔ ہمیں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا پتہ چلانا ہے ---- تم
ایسا کرو کہ سکاٹ کو خفیہ طور پر اغوا کر کے براڈلے سے ملحقہ قصبے اتاگ
کے زیرو ہاؤس میں پہنچا دو اور پھر وہاں سے تم مورگن کو فون کر کے
اطلاع دے دینا ---- مورگن مجھے اطلاع دے گا اور میں خود زیرو ہاؤس
پہنچ کر اس سکاٹ سے معلومات حاصل کر دوں گا اور تم نے وہاں براڈلے
میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی تلاش کرنا ہے۔ اگر یہ لوگ وہاں نظر
آجائیں تو ان کا فوری خاتمہ کر دینا ہے" ---- برکلے نے کہا۔

"یس باس" ---- دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے نے بٹن دبا کر
رابطہ ختم کر دیا۔

"ہونہہ ---- تو یہ لوگ مورس کی بجائے براڈلے چلے گئے تھے۔ لیکن
م عمران نے ان پر تشدد کیوں نہیں کیا تھا ---- کیا ہیرلڈ یا اس کے
اتھیوں نے انہیں سب کچھ بتا دیا تھا" ---- برکلے نے کرسی پر بیٹھتے
وئے بڑبڑا کر کہا۔

"لیکن وہ بتا کیا سکتے تھے ---- انہوں نے زیادہ سے زیادہ یہی کہا
گا کہ میں سپیشل پراجیکٹ پر گیا ہوا ہوں لیکن سپیشل پراجیکٹ کے
ے میں تو وہ بھی کچھ نہیں جانتے" ---- چند لمحے خاموش رہنے
بعد ایک بار پھر برکلے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے چہرے پر
ید ترین الجھن کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"مجھے خود ان کے مقابلے پر اترنا چاہئے ---- یہ لوگ وائٹ بلڈ
آدمیوں کے بس کا روگ نہیں ہیں" ---- ایک بار پھر اس نے
بڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسی طرح وقفے وقفے سے بڑبڑاتا رہا اور
ران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف مختلف پلاننگ بناتا اور رد کرتا رہا۔
ریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد اچانک ڈبے میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی
ی اور برکلے نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ---- مورگن بول رہا ہوں" ---- مورگن کی آواز ڈبے میں
ے بلند ہوئی۔

"یس ---- برکلے اٹنڈنگ یو" ---- برکلے نے تیز لہجے میں جواب
یتے ہوئے کہا۔

"باس ---- جیفرے کی کال آئی ہے۔ سکاٹ کو اغوا کر کے اتاگ
زیرو ہاؤس پہنچا دیا گیا ہے ---- اسے اس کے گھر سے اغوا کیا گیا

ہے" ـــــ مورگن نے کہا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ برکلے نے کہا اور بٹن دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کیبن کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

باہر ایک کھلی جگہ پر اس کا تیز رفتار ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ وہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھا اور چند لمحوں بعد اس کا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو کر اس طرف کو تیزی سے بڑھنے لگا جدھر اتاگ قصبہ واقع تھا۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی انتہائی تیز پرواز کے بعد وہ اتاگ قصبے پہنچ گیا۔ زیرو ہاؤس ایک کافی بڑا زرعی فارم تھا اور یہ زرعی فارم برکلے کی ذاتی ملکیت تھا۔ اس نے فارم کے وسیع احاطے میں ہیلی کاپٹر اتارا اور پھر اچھل کر نیچے اترا تو برآمدے میں سے لمبے قد کا جیفرے تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"سکاٹ کو لے آنے میں کوئی پرابلم تو نہیں ہوا" ـــــ؟ برکلے نے جیفرے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں باس! ـــ وہ اپنے گھر میں بیوی کے ساتھ اکیلا موجود تھا میں نے گھر میں پہلے بیہوش کر دینے والی گیس فائر کرائی اور پھر میرے آدمی عقبی طرف سے اندر داخل ہو کر بیہوش سکاٹ کو اٹھا کر باہر لے آئے اور پھر اسے کار میں ڈال کر ہم سیدھا یہاں لے آئے ہیں ـــ وہ ابھی تک بیہوش ہے میں نے اسے اینٹی گیس کا انجکشن نہیں لگایا" ـــ جیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا اور برکلے نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے قدم اٹھاتا فارم کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ ایک کمرے کے فرش فرش پر سکاٹ بیہوشی کے عالم میں پڑا ہوا تھا۔ کمرے کے اندر جیفرے

دو مسلح ساتھی بھی موجود تھے۔ انہوں نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں
لکے کو سلام کیا۔

اسے کرسی پر باندھ کر ہوش میں لے آؤ" ـــــ برکلے نے فرش
بیہوش پڑے ہوئے سکاٹ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور جیفرے
اپنے ساتھیوں کو بلا کر انہیں ہدایات دینی شروع کر دیں۔ اس کے
تھیوں نے سکاٹ کو ایک کرسی پر باندھ دیا اور پھر جیفرے نے جیب
ایک سرنج نکالی جس کی سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی اس نے کیپ
ی اور سرنج میں موجود دوا اس نے سکاٹ کے بازو میں انجکٹ کر
اور سرنج خالی ہونے پر وہ پیچھے ہٹا اور اس نے سرنج ایک طرف
ینک دی۔

برکلے کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا۔ اس کی تیز نظریں سکاٹ پر ہی
ہوئی تھیں اور چند لمحوں بعد سکاٹ کے جسم میں حرکت کے اثرات نمودار
تے اور پھر ایک جھٹکے سے اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ لیکن اس کی آنکھوں
شعور کی چمک موجود نہ تھی اور پھر آہستہ آہستہ یہ چمک نمودار ہوئی اور
سکاٹ کے جسم نے ہلکا سا جھٹکا کھایا۔ وہ حیرت سے سامنے بیٹھے ہوئے
اور ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے
ت ابھر آئے تھے۔

مجھے پہچانتے ہو ناں سکاٹ" ـــــ برکلے نے انتہائی سرد لہجے
کہا۔

تم برکلے ـــ یہ میں کہاں ہوں" ـــــ؟ سکاٹ نے حیرت بھرے
میں کہا۔

"براڈلے سے دور میرے ایک اڈے میں ——— تم نے تو مجھ سے معاہدہ کیا تھا کہ تمہارا گروپ میرے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا لیکن تم نے میرے آدمیوں کو ہلاک کر کے انہیں واپس مورس پھینکوا دیا۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ وائٹ بلڈ اس قدر کمزور تنظیم ہے کہ وہ اپنے آدمیوں کے قاتلوں کو بھی تلاش نہ کر سکے گی" ——— برکلے نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہارے آدمیوں نے میری بیوی کی عزت پر ہاتھ ڈالا تھا برکلے ——— حالانکہ تم بھی اچھی طرح جانتے ہو کہ میری بیوی کا ان معاملات میں کبھی بھی کوئی تعلق نہیں رہا ——— وہ سیدھی سادھی ایک گھریلو عورت ہے اور تم بھی جانتے ہو کہ میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں لیکن اپنی بیوی کی طرف اٹھنے والی ٹیڑھی آنکھ بھی برداشت نہیں کر سکتا" ——— سکاٹ نے تیز لہجے میں جواب دیا تو برکلے چونک پڑا۔

"روتھ پر ہاتھ ڈالا تھا میرے آدمیوں نے ——— نہیں۔ تم غلط کہہ رہے ہو ——— ہیرلڈ ایسا آدمی نہیں ہے" ——— برکلے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ ایسا نہ کرتے تو مجھے کیا ضرورت تھی ان کے جسموں میں گولیاں اتارنے کی" ——— سکاٹ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یقیناً انہوں نے ایسا تمہاری زبان کھلوانے کے لئے کیا ہو گا۔ تم نے میرے دشمن پاکیشیائی ایجنٹوں کو پناہ دے رکھی ہے اور اب تمہیں یہ بتانا پڑے گا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں" ——— برکلے نے کہا۔

"یہی بات اس ہیرلڈ نے بھی کی تھی اور میں نے اُسے بتایا تھا کہ میں

یشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ البتہ میرا ایک بچپن کا دوست علی عمران اچانک میرے دفتر آیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک ضروری بزنس کے لئے یہاں آیا ہے ——— میں نے اُسے اپنے ساتھ لے جانا چاہا تو اس نے مجھے کہا کہ اس کے ساتھ کچھ کاروباری ساتھی ہیں اور وہ ہوٹل میں نہیں رہنا چاہتا اس لئے میں ان کے لئے عارضی طور پر رہائش گاہ کا بندوبست کر دوں ——— چنانچہ میں نے اُسے اپنی کوٹھی رہائش کے لئے دے دی اور وہ چلا گیا ——— میں ابھی دفتر میں ہی تھا کہ میں نے ایک کام کے لئے روتھ کو گھر فون کیا تو وہاں سے جانسن نے اٹھایا ——— جانسن ہمارا پرانا واقف کار تھا اور ہمارے گھر آتا رہتا تھا۔ جانسن نے مجھے بتایا کہ وہ گھر آیا تو اس نے میرے ملازموں اور میری بیوی روتھ کو بیہوش پڑے ہوتے پایا ہے۔ وہ میرے دفتر فون کرنے ہی والا تھا کہ میری کال آگئی ——— ظاہر ہے میں اس پر بے حد پریشان ہوا اور میں دفتر سے اٹھ کر فوراً اپنے گھر پہنچ گیا۔ وہاں جانسن مجھے گیٹ پر ہی ملا لیکن جیسے ہی میں اندر داخل ہوا اس جانسن نے عقب سے میرے سر پر وار کیا اور میں بیہوش ہو گیا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں اپنی کوٹھی کے ایک کمرے میں کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا اور ساتھ والی کرسی پر روتھ بندھی ہوئی تھی اور جانسن کے ساتھ چار اجنبی افراد بھی وہاں موجود تھے۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنا نام ہیرلڈ بتایا اور اس نے کہا کہ ان کا تعلق وائٹ بلڈ سے ہے اور وہ مجھ سے پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے انہیں یہی بات بتائی جو میں نے تمہیں بتائی ہے۔ لیکن اس ہیرلڈ نے میری بات پر

یقین کرنے کی بجائے اپنے ساتھی جسے اس نے فالڈر کہہ کر پکارا تھا
کو حکم دیا کہ وہ آگے بڑھ کر میری بیوی روتھ کی عزت میری نظروں کے
سامنے پامال کرے ——— میں نے اُسے بہت روکا اور بتایا کہ روتھ
سیدھی سادھی گھریلو عورت ہے اسے ان معاملات میں مت گھسیٹو
لیکن تمہارے آدمی تو بہرے بن گئے۔ تم سمجھ سکتے ہو کہ اس وقت میری
کیا حالت ہوئی ہوگی جب تمہارے آدمی نے روتھ کو کرسی سے کھینچ
کر فرش پر پھینکا اور اس کے کپڑے پھاڑنے شروع کر دیئے ۔ مجھے
نہیں معلوم کہ میرے اندر کوئی غیبی طاقت عود کر آئی تھی یا تمہارے آدمی
نے میرے جسم کے گرد رسی باندھتے ہوئے اس کی گانٹھ صحیح نہ لگائی تھی
مجھے کچھ ہوش نہیں ۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے کہ میرے جسم میں دوڑنے
والا خون لاوا بن گیا اور پھر رسیاں کھل گئیں یا ٹوٹ گئیں بہر حال جو کچھ
بھی ہوا میرا ہاتھ ان کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔ میری جیب میں سائلنسر
لگا پسٹل موجود تھا چنانچہ جب مجھے ہوش آیا تو تمہارے ساتھی گولیوں سے
چھلنی ہوئے پڑے تھے اور میری بیوی خوف کی وجہ سے دوبارہ بیہوش
ہو چکی تھی ——— اس کے بعد میں نے مدرس میں تمہیں کال کرنے
کی کوشش کی لیکن تمہارا کہیں پتہ نہ چلا تو میں نے یہی مناسب سمجھا کہ
اپنے آدمی کے ذریعے تمہارے آدمیوں کی لاشیں خاموشی سے مدرس
پھنکوا دوں" ——— سکاٹ نے کہا۔
"ہونہہ ——— تمہاری بات قابل قبول ضرور ہے کیونکہ ان لاشوں پر
تشدد کے آثار موجود نہ تھے ——— یہ عمران اور اس کے ساتھی تم سے
دوبارہ ٹکراتے" ——— برکلے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

میں نے بعد میں اس کوٹھی میں فون کیا جس کی چابی میں نے
ت کو دی تھی تو وہاں سے کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو میں خود وہاں
لیکن وہ کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی ——— البتہ وہاں ایسے آثار
د تھے جیسے وہاں کچھ لوگ رہتے رہے ہوں۔ میں نے عمران کو اپنے
پر تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن وہ مجھے کہیں دستیاب نہ ہو سکا
ن خاموش ہو گیا اور میں کیا کر سکتا تھا" ——— سکاٹ نے جواب
ے ہوئے کہا۔
دیکھو سکاٹ! ——— مجھے معلوم ہے کہ تم شریف آدمی ہو۔ اس لئے
تمہاری بات پر یقین کر لیتا ہوں لیکن تمہیں مجھ سے ایک وعدہ کرنا
" ——— برکلے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
کیسا وعدہ" ——— ؟ سکاٹ نے کہا۔
جیسے ہی یہ عمران تم سے رابطہ کرے۔ تم نے مجھے فوری اطلاع دینی
۔ وہ میرا دشمن ہے" ——— برکلے نے کہا۔
مگر وہ میرا بچپن کا دوست ہے۔ طویل عرصے بعد اس سے ملاقات
ھی اس لئے سوری ——— میں اس کی مخبری نہیں کر سکتا۔ البتہ یہ
کر سکتا ہوں کہ میں عمران کو یا اس کے کسی ساتھی کو یہاں کسی قسم
یت نہ دوں گا" ——— سکاٹ نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔
ڈ ——— تمہاری اس بات نے مجھے یقیناً بے حد مسرت بخشی ہے ۔
د ایسا ہی بے باک اور دلیر ہونا چاہیئے ——— او۔ کے ——— اب میں
د تلاش کر لوں گا ——— جیفرے ۔ میرے ساتھ آؤ" ——— برکلے
اٹ سے بات کہتے کرتے ساتھ کھڑے جیفرے سے کہا اور پھر بیرونی

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جیفرے اس کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔

"سنو جیفرے! ـــــ سکاٹ کی زندگی اس کی موت کی نسبت ہمارے لئے زیادہ فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے اس لئے میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے ـــــ تم ایسا کرو کہ اسے بیہوش کر کے اس کے جسم میں ٹرپل تھری ڈکٹا فون ایڈجسٹ کر دینا اور خود اپنے پورے گروپ کو براڈ لے میں الرٹ کر دو ـــــ یہ عمران لازماً کسی نہ کسی انداز میں دوبارہ سکاٹ سے رابطہ کرے گا اور ٹرپل تھری کی وجہ سے تم اسے چیک کر سکو گے ـــــ لیکن اگر وہ اکیلا ہو تو جلدی کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس کے سارے ساتھیوں کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں اور جیسے ہی اس کے سارے ساتھی تمہاری نظروں میں آئیں تو پھر تم نے ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ہچکچانا بلکہ انہیں فوری طور پر گولیوں سے اڑا دینا ہے ـــــ اگر تم اس مشن میں کامیاب ہو گئے تو پھر ہیرلڈ کی جگہ وائٹ بلڈ کے چیف تم ہو گے" ـــــ برکلے نے کہا۔

"یس باس! ـــــ آپ بے فکر رہیں۔ میں اس مشن کی تکمیل کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں صرف کر دوں گا ـــــ وائٹ بلڈ کا چیف بننا میری زندگی کی سب سے بڑی مسرت ہو گی" ـــــ جیفرے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیسے ہی تم مشن میں کامیاب ہو جاؤ، تم نے فوری طور پر مورگن کو اطلاع دینی ہے تاکہ وہ مجھے اطلاع کر سکے۔ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی اہم بات ہو تو تم مورگن کے ذریعے مجھ سے رابطہ کر سکتے ہو" ـــــ برکلے نے

طرف کھڑے اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ پھر وہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہوا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ اس کی خواہش تو یہی تھی کہ وہ خود اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اس مشن پر کام کرے لیکن اسے معلوم تھا کہ سکیشن ہیڈ کوارٹر کے لئے لیبارٹری زیادہ اہمیت رکھتی ہے اور دوسری بات یہ کہ مین ہیڈ کوارٹر نے عمران کو سپیشل ریزرو لسٹ میں شامل کیا ہوا تھا اس لئے اس کے قتل کی ممانعت تھی لیکن ظاہر ہے ہیڈ کوارٹر کے تحت عمران اپنے ساتھیوں سمیت واپس جا چکا تھا اور اب اگر وہ جیفرے کے ہاتھوں مارا جاتا ہے تو ہیڈ کوارٹر اس کے لئے اسے مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا تھا۔ اس لئے اس نے اپنی خواہش کے مطابق عمل کرنے کی بجائے خود کو لیبارٹری کے تحفظ کے لئے مخصوص کر لیا تھا۔

نیلے رنگ کی سٹیشن ویگن خاصی تیز رفتاری سے براڈلے سے شمال
کی طرف تقریباً تین سو کلو میٹر دور واقع شہر سلواکی کی حدود سے نکل کر
دوبارہ براڈلے کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔ سٹیشن ویگن میں عمران
اور اس کے ساتھی موجود تھے جب کہ ڈرائیونگ سیٹ پر سکاٹ کا ایک
خاص آدمی سویڈل موجود تھا۔ روتھ کی وہ سہیلی جو ٹورجن ہلز میں واقع خفیہ
لیبارٹری میں کام کرتی رہی تھی سلواکی میں رہتی تھی اُسے ایک خاص قسم
کی جلدی بیماری ہو گئی تھی جس کی وجہ سے اُسے نہ صرف لیبارٹری چھوڑنا
پڑی تھی بلکہ اس بیماری کی وجہ سے وہ کہیں اور سروس بھی نہ کر سکتی تھی
اور لیبارٹری کے مالکوں نے اس کی خدمات کے پیش نظر اس کا خصوصی
وظیفہ مقرر کر دیا تھا اس لئے وہ اب اپنے گھر میں رہ کر اپنی باقی زندگی
پوری کر رہی تھی۔ یہ بیماری اس قسم کی تھی کہ اس کے جسم کے ہر مسام سے
ایک لیس دار مادہ رستا رہتا تھا جس کا کوئی علاج نہ تھا۔ یہ بیماری لیبارٹری

ں ہونے والے ایک خصوصی تجربے کے دوران ایک ٹیسٹ ٹیوب ٹوٹ
نے کی وجہ سے روتھ کی سہیلی مارکین کو لگ گئی تھی۔ چونکہ عمران پہلے
ی سلواکی نہ گیا تھا اس لئے سکاٹ نے اپنے ایک خاص آدمی سویڈل
ان کے ساتھ بھیجا تھا اور چونکہ سویڈل کے اضافے کی وجہ سے وہ
ب کار میں اکٹھے سفر نہ کر سکتے تھے اس لئے سکاٹ نے انہیں اس
فر کے لئے سٹیشن ویگن مہیا کر دی تھی اور اب وہ روتھ کی سہیلی
ن سے ایک تفصیلی ملاقات کر کے واپس آرہے تھے۔ مارکین
م روتھ نے خصوصی خط لکھ دیا تھا اور اس خط کی وجہ سے مارکین
ن کے ساتھ مکمل تعاون کیا تھا اور لیبارٹری کے بارے میں جو
وہ جانتی تھی اس نے بتا دیا تھا لیکن اس نے جو کچھ بتایا تھا وہ
رٹری کے اندرونی محل وقوع کے بارے میں تھا کیونکہ باہر سے
رٹری میں جانے اور اندر سے باہر لے آتے وقت ہر شخص کو
ش کر دیا جاتا تھا اس لئے بیرونی طور پر وہ صرف اتنا بتا سکتی تھی
ہ لیبارٹری ٹورجن ہلز پر پہاڑی علاقے میں کہیں واقع ہے کیونکہ
، بار لیبارٹری میں جاتے ہوئے اتفاق سے اُسے راستے میں ہی
ں آگیا تھا لیکن چونکہ اُسے معلوم تھا کہ اگر اسے لے جانے والوں
س بات کا علم ہو گیا کہ اُسے راستے میں ہوش آگیا ہے تو وہ اصول
مطابق اُسے فوری گولی مار دیں گے اس لئے مارکین بیہوش بنی
ی تھی اور اس وقت اس نے دیکھا تھا کہ جس ہیلی کاپٹر پہ اُسے
جایا جاتا تھا وہ ہیلی پیڈ پر اترا اور پھر اُسے اور اس کے دو بیہوش
تھیوں کو ایک پہاڑی جیپ میں ڈال کر پہاڑی علاقے میں لے جایا

گیا اور آخر میں گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ایک چٹان پھٹی اور جیپ اندر داخل ہو گئی جہاں باقاعدہ ایک فراخ سڑک بنی ہوئی تھی اس طرح وہ لیبارٹری پہنچ گئی تھی لیکن اندرونی طور پر لیبارٹری کے محل وقوع اور وہاں کام کرنے والے افراد کی تعداد وغیرہ کے بارے میں مارکین نے انتہائی قیمتی معلومات بہم پہنچائی تھیں اور عمران کے لئے یہ معلومات بھی بے حد قیمتی تھیں اس لئے وہ اس ملاقات سے خاصا مطمئن نظر آ رہا تھا۔

"یہ ہیلی کاپٹر ۔۔۔ ادھر ہیلی کاپٹر کا کیا کام" ۔۔۔ اچانک فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران نے چونک کر کہا اس کی نظریں دور فضا میں اٹھتے ہوئے ایک ہیلی کاپٹر پر جمی ہوئی تھیں جو کھیتوں کے درمیان فضا میں بلند ہو رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر چھوٹا لیکن خاصا تیز رفتار تھا۔ وہ کافی بلندی پر جا کر تیزی سے مڑا اور پھر مغرب کی طرف بڑھتا ہوا چند لمحوں میں ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"یہ وائٹ بلڈ کے چیف برکلے کا ذاتی ہیلی کاپٹر ہے جناب ۔۔۔ میں اسے پہچانتا ہوں کیونکہ میرا گہرا دوست کافی عرصہ اس کا پائلٹ رہا ہے" ۔۔۔ سویڈل نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا تو نہ صرف اس کے ساتھ بیٹھا ہوا عمران بلکہ عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے اس کے سارے ساتھی بھی سویڈل کی یہ بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ برکلے کا ہیلی کاپٹر ہے یہ" ۔۔۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ! ۔۔۔ میں درست کہہ رہا ہوں لیکن آپ اس طرح چونک کیوں رہے ہیں ۔۔۔ کیا کوئی خاص بات ہے" ۔۔۔ سویڈل نے حیرت بھرے

ے میں کہا۔

"لیکن یہ برکلے یہاں کھیتوں میں کیا کر رہا تھا" ۔۔۔ عمران نے کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"ادھر اس کا بڑا ذاتی زرعی فارم ہے ۔۔۔ ہم اس وقت اتاگ قصبے حدود سے گزر رہے ہیں اور اتاگ قصبے کی بیشتر اراضی کا مالک برکلے ہے" ۔۔۔ سویڈل نے جواب دیا۔

"کیا تم نے اس کے زرعی فارم کو دیکھا ہوا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں ! ۔۔۔ باس سکاٹ کے پاس ڈرائیونگ کی ملازمت سے میں وائٹ بلڈ کے دفتر میں ڈرائیور کے طور پر ملازم رہا ہوں اور میں بار اپنے باس کے ساتھ یہاں آتا رہا ہوں" ۔۔۔ سویڈل نے دیا۔

"او۔کے ۔۔۔ تم اب سٹیشن ویگن کو اس زرعی فارم کی طرف لے چلو۔ لیکن نزدیک نہ جانا۔ دور رک کر ہمیں بتا دینا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جناب ! ۔۔۔ آپ باس کے مہمان ہیں اس لئے میرا مشورہ ہے کہ آپ نہ جائیں ۔۔۔ یہ وائٹ بلڈ والے انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ایسا نہ ہو پ کو کوئی نقصان پہنچ جائے" ۔۔۔ سویڈل نے انتہائی ہمدردانہ یں انہیں مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ۔۔۔ جلدی کرو" ۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا تو یڈل نے اس طرح سر ہلایا جیسے وہ مجبوراً رضامند ہو رہا ہو اور پھر تھوڑی آگے جانے کے بعد اس نے ویگن ایک بائی روڈ کی طرف موڑ دی۔

"اصل راستہ تو کافی آگے ہے جناب! ــــ لیکن یہ بائی روڈ ہیں
ادھر جاتی ہے" ــــ سویڈل نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا
پھر تقریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد انہیں دُور سے زرعی فارم کی وسیع
عریض عمارت نظر آنے لگی۔ لیکن ان کی طرف عمارت کا عقبی رُخ تھا
اس کا مطلب تھا کہ یہ سڑک زرعی فارم کے عقبی طرف جا نکلتی تھی۔

"فارم سے ذرا دُور ویگن روک دینا" ــــ عمران نے کہا تو سویڈل
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑا آگے لے جا کر اس نے ویگن ایک
سائیڈ پر کر کے روک دی۔

"تم بھی نیچے آ جاؤ" ــــ عمران نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے
ہوئے سویڈل سے کہا۔ عمران کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے تھے۔

"تنویر۔ اس سیدھے سادھے آدمی کو اس طرح بیہوش کر دو کہ اس
کے حلق سے آواز نہ نکلے" ــــ عمران نے نیچے اترتے ہوئے تنویر
سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا سٹیشن ویگن کے سامنے سے ہوتا ہوا دوسری
طرف کھڑے سویڈل کی طرف بڑھ گیا اور پھر ہلکی سی چیخ کے ساتھ ہی
سویڈل ایک دھماکے سے نیچے گر گیا۔

"برکلے کی یہاں آمد بتا رہی ہے کہ یہ اس کا کوئی خاص اڈہ ہے۔
یہاں کوئی خاص کام ہو رہا ہے اس لئے ہم نے اسے چیک کرنا ہے۔
عمارت خاصی وسیع ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اندر کافی آدمی ہوں اس
لئے عمارت پر پہلے بیہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر ہوں گے
اور پھر ہم اندر جائیں گے" ــــ عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب
ہو کر کہا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے ویگن کی عقبی سیٹ پر رکھا ہوا

ل بیگ اٹھا کر ہاتھ میں لے لیا۔ یہ بیگ وہ مسلسل اپنے ساتھ رکھتا
ونکہ کسی بھی مرحلے پر اس کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔ اس میں مخصوص
ے کے ساتھ ساتھ میک اپ باکس، فرسٹ ایڈ باکس اور ایسی ہی
ی ضرورت کی چیزیں موجود تھیں اور پھر وہ سب تیزی سے عمارت
ف بڑھ گئے۔

صفدر نے بیگ سے مخصوص پسٹل نکالا اور پھر بیگ تنویر کے ہاتھ
ے کر وہ پنجوں کے بل دوڑتا ہوا عمارت کی دائیں سائیڈ کی طرف
ے لگا جب کہ عمران اور اس کے دوسرے ساتھی وہیں رُک گئے۔
ر اب ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا اور تھوڑی دیر بعد انہوں
ل کی مخصوص ٹھک ٹھک کی آوازیں سنیں اور چند لمحوں بعد صفدر
ہوا واپس آ گیا۔

یں نے چار کیپسول فائر کئے ہیں ــــ میرے خیال میں یہ کافی
گے" ــــ صفدر نے کہا۔

کر اندر رہنے والے تمہاری طرح غیرت مند ہوئے تو کافی رہیں گے
ذیر کی طرح ــــ مم ــــ مم ــــ میرا مطلب ہے کہ زیادہ غیرت مند
تو ــــ" عمران نے تنویر کا چہرہ بگڑتے دیکھ کر بات بدل
سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

تنویر سے مذاق کرنے کا کوئی موقع چھوڑتے بھی ہو" ــــ جولیا
رتے ہوئے کہا۔

نویر کب میرے لئے کوئی موقع چھوڑتا ہے ــــ سائے کی طرح
ساتھ لگا رہتا ہے" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب

دیا اور فضا بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"تم سے بات کرتے ہوئے شیطان بھی ڈرتا ہوگا"۔۔۔۔ جولیا نے
بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ عمران کی بات سن کر انار کی طرح
سرخ پڑ گیا تھا۔

"تنویر تو نہیں ڈرتا۔۔۔ بے شک اس سے پوچھ لو"۔۔۔ عمران نے
کہا اور فضا ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"میرا خیال ہے کہ اب تک گیس کا اثر ختم ہوگیا ہوگا"۔۔۔ صفدر
نے شاید موضوع بدلنے کی غرض سے کہا۔

"ارے ہاں!۔۔۔ ہمارا یہاں کھلے عام ٹھہرنا بھی غلط ہے۔۔۔ کہیں
وہ ہیلی کاپٹر واپس نہ آجائے"۔۔۔ جولیا نے کہا اور عمران نے
اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب دوڑتے ہوئے عمارت کی سائیڈ
ہو کر عمارت کے سامنے والے حصے کی طرف پہنچ گئے۔ عمارت کا
پھاٹک بند تھا۔ تنویر نے پھاٹک پر چڑھ کر اندر چھلانگ لگا دی اور
لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور وہ سب اندر داخل ہو گئے۔

"ارے۔۔۔ اوہ۔۔۔ سکاٹ اور یہاں"۔۔۔ عمران نے ایک ک
میں داخل ہوتے ہی بری طرح چونکتے ہوئے کہا کیونکہ کمرے میں ا
کرسی پر سکاٹ رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ک
میں چار افراد بیہوش پڑے ہوئے تھے جب کہ ایک آدمی سکاٹ کی کر
کے بالکل قریب گرا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ڈبیا
جبکہ دوسرے ہاتھ میں خنجر تھا۔ باہر برآمدے میں بھی دو آدمی بیہوش پڑے
ہوئے تھے۔ عمران نے جھک کر اس آدمی کے ہاتھ سے وہ ڈبیا نکال

سے کھولا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ ڈبیا کے اندر ایک چھوٹا سا بٹن
موجود تھا اور اس بٹن کو دیکھتے ہی عمران کے ہونٹ بھینچ گئے۔ وہ اس
مخصوص ساخت کے ڈکٹا فون کو دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔ یہ کھال کے
اندر کام کرنے والا ڈکٹا فون تھا اور خنجر کی دوسرے ہاتھ میں موجودگی بتا
رہی تھی کہ جس وقت گیس کیپسول فائر کئے گئے اس وقت یہ آدمی سکاٹ
کے جسم میں ڈکٹا فون ایڈجسٹ کرنے ہی والا تھا۔

"اس آدمی کو کرسی پر باندھ دو"۔۔۔ عمران نے ڈبیا بند کر کے
اسے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور اس نے اس آدمی کے دوسرے
ہاتھ سے خنجر بھی نکال لیا۔

کیپٹن شکیل اس دوران سکاٹ کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں
کھول کر اسے ایک صوفے پر لٹا چکا تھا۔ اس نے تنویر کی مدد سے اس
آدمی کو اسی کرسی پر بٹھا کر انہی رسیوں سے اسے جکڑ دیا جن سے سکاٹ
جکڑا ہوا تھا۔

"صفدر۔۔۔ اب پہلے سکاٹ کو اینٹی انجکشن لگا دو تاکہ ہم اس سے
حالات پوچھ لیں۔۔۔ کیپٹن شکیل اور جولیا دونوں باہر نگرانی کریں
گے بلکہ اس ڈرائیور سویڈل کو ویگن میں ڈال کر ویگن کو کسی محفوظ جگہ
پر پہنچا دو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ برکلے ہیلی کاپٹر پر واپس آجائے یا ان
کا کوئی ساتھی ادھر آنکلے اور ہم پھنس جائیں"۔۔۔ عمران نے کہا
اور کیپٹن شکیل اور جولیا دونوں سر ہلاتے ہوئے باہر کی طرف مڑ گئے
جب کہ صفدر نے بیگ سے اینٹی انجکشن نکال کر اس میں موجود محلول کو
صوفے پر بیہوش پڑے سکاٹ کے بازو میں انجکٹ کر دیا لیکن انجکشن کے

اثرات ظاہر ہونے کا وقت گزر گیا لیکن سکاٹ ہوش میں نہ آیا تو عمران چونک پڑا۔

" اوہ ــــ پہلے اسے یقیناً چوٹ لگا کر بیہوش کیا گیا ہوگا تاکہ اس کے جسم میں ڈکٹا فون ایڈجسٹ کیا جا سکے۔ اسی لئے یہ گیس کے اثرات ختم ہو جانے کے باوجود ہوش میں نہیں آ رہا" ــــــــ عمران نے کہا اور پھر تیزی سے وہ سکاٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ہاتھ میں موجود خنجر جیب میں ڈالا اور پھر دونوں ہاتھوں سے سکاٹ کا منہ اور ناک بند کر دیا چند لمحوں بعد ہی سکاٹ کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے اور عمران پیچھے ہٹ گیا۔

تھوڑی دیر بعد سکاٹ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ اٹھنے کی کوشش میں صوفے سے نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ عمران نے اسے سنبھال کر دوبارہ صوفے پر بٹھا دیا۔

" تم ــ تم ــ عمران تم ــ اوہ ــ یہ ــ یہ ــ" سکاٹ نے شعور میں آتے ہی سامنے بیٹھے عمران کو دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ برکلے کا اڈا ہے ــــ ہم روتھ کی فرینڈ مارکین سے مل کر سلوا کی سے واپس براڈلے آ رہے تھے کہ ہم نے دور سے کھیتوں کے درمیان سے ایک ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند ہو کر مغرب کی طرف جاتے دیکھا ــــ تمہارے ڈرائیور سویڈل نے بتایا کہ یہ برکلے کا ذاتی ہیلی کاپٹر ہے اس پر ہم چونک پڑے اور پھر سویڈل نے ہی بتایا کہ یہاں برکلے کا ذاتی زرعی فارم ہے۔ چنانچہ ہم ادھر آ گئے ــــ ہم نے باہر سے بیہوش کر دینے

والی گیس کے کیپسول فائر کئے اور پھر ان کے اثرات دور ہونے پر جب ہم اندر آئے تو تم کرسی پر بندھے ہوئے بیٹھے نظر آئے۔ تمہارے ساتھ ایک آدمی فرش پر بیہوش پڑا ہوا تھا جس کے ایک ہاتھ میں خنجر اور دوسرے ہاتھ میں ایک ڈبیا تھی جس میں ایسا ڈکٹا فون تھا جسے کھال کے اندر سی دیا جائے تو وہ کام کرتا ہے" ــــــــ عمران نے اسے ساری سچوئیشن سمجھاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ــ تو یہ برکلے نے چال کھیلی ہے کہ میرے جسم میں ڈکٹا فون لگا کر مجھے رہا کر دے تاکہ اس طرح وہ تمہارا کھوج لگا سکے" ــــــــ سکاٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" تم یہاں کیسے پہنچ گئے اور برکلے یہاں کیوں آیا تھا" ــــ عمران نے پوچھا۔

" میں روتھ کے ساتھ اپنے گھر میں موجود تھا کہ اچانک میرا ذہن چکرایا اور میں بیہوش ہو گیا ــــ پھر مجھے ہوش آیا تو میں یہاں کرسی پر بندھا ہوا بیٹھا تھا اور برکلے میرے سامنے کھڑا تھا ــــ اس نے مجھ سے تمہارے متعلق پوچھا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس کے ساتھیوں کو میری رہائش گاہ پر ہلاک کیا گیا ہے۔ میں نے اسے روتھ کی بے عزتی والی کہانی سنا دی" ــــ سکاٹ نے کہا۔

" تفصیل سے بتاؤ کہ تم سے برکلے کی کیا گفتگو ہوئی ــــ یہ اہم ہے" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سکاٹ نے برکلے سے ہونے والی تمام گفتگو تفصیل سے دوہرا دی۔ پھر یہ آدمی جسے تم نے کرسی سے باندھ رکھا ہے اس کا نام براڈلے نے جیفرے لیا تھا، وہ اسے باہر لے گیا۔ پھر مجھے ہیلی کا

کی آواز سنائی دی۔ اس کے بعد یہ جیفرے اندر آگیا اور اس نے میرے
پر اچانک ریوالور کا دستہ مار کر مجھے بیہوش کر دیا ـــــ اس کے بعد
مجھے ہوش آیا تو تم سامنے موجود تھے" ـــــ سکاٹ نے کہا اور عمران
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب وہ برکلے کی تمام پلاننگ اچھی طرح سمجھ گیا
تھا اور واقعی اگر وہ اس طرح اچانک یہاں نہ پہنچ جاتے تو برکلے کی یہ
پلاننگ یقیناً کامیاب ہو جاتی اور انہیں معلوم بھی نہ ہوتا کہ سکاٹ کے
جسم میں موجود ڈکٹا فون کی وجہ سے وہ چیک کر لئے گئے ہیں۔

"صفدر ـــ اب اس جیفرے صاحب کو ہوش میں لے آؤ تاکہ
معلوم ہو سکے کہ برکلے اسے کیا ہدایات دے کر گیا ہے" ـــ عمران
نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا ایک طرف رکھے سپیشل بیگ
کی طرف بڑھ گیا۔

"مارکین سے کچھ معلومات مل گئیں یا نہیں" ـــــ ؟ سکاٹ نے
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ـــ اس نے روتھ کا خط پڑھ کر ہم سے مکمل تعاون کیا ہے
اس کے پاس لیبارٹری کی اندرونی ساخت کے بارے میں معلومات
تھیں لیکن اس سے گفتگو کے بعد یہ بات حتمی طور پر طے ہو گئی ہے کہ
پاکیشیائی سائنسدان کو یقیناً اسی لیبارٹری میں رکھا گیا ہے کیونکہ مارکین
نے جس انداز کی لیبارٹری کی تفصیلات بتائی ہیں وہاں ایسے فارمولے
پر ریسرچ کی جا سکتی ہے ـــــ اور اب برکلے کو ہیلی کاپٹر میں جاتا
دیکھ کر اور مارکین سے گفتگو کے بعد یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ ہمارا
ٹارگٹ ابھی ٹورجن ہلز میں ہی ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

اسی لمحے جیفرے کی کراہ سنائی دی اور عمران جیفرے کی طرف
جہ ہو گیا۔

"تم ـــ تم آزاد ہو گئے ـــ یہ ـــ یہ کس طرح ہو گیا ـــــ یہ
ں ہیں" ـــــ ؟ جیفرے نے ہوش میں آتے ہی کہا۔

"ہم وہی ہیں جیفرے ـــ جن کی تلاش کے لئے تم نے سکاٹ
سم میں ڈکٹا فون ایڈجسٹ کرنا چاہتے تھے" ـــــ عمران نے
راتے ہوئے کہا تو بندھا ہوا جیفرے بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے
رے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم ـــ تم ـــ یہاں کیسے پہنچ گئے" ـــــ ؟ جیفرے نے
بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تمہارے پاس برکلے کے ہیلی کاپٹر نے ہماری رہنمائی کی ہے۔ بہرحال
تم صرف اتنا بتا دو کہ ہمارے متعلق برکلے نے تمہیں کیا ہدایات دی
ں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ہدایات دینی ہیں ـــ اس نے تمہارے قتل کا حکم دیا تھا
ی" ـــــ جیفرے نے مایوس سے لہجے میں کہا۔

"تم نے ہماری ہلاکت کی اطلاع برکلے کو دینی تھی اس کے لئے
ذریعہ اختیار کرتے" ـــــ ؟ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے میں وائٹ بلڈ کے انچارج کو اطلاع دیتا اور بس" ـــــ
رے نے جواب دیا۔

"تنویر ـــ مسٹر جیفرے کچھ زیادہ ہی مایوس نظر آ رہے ہیں اور مجھے
کی خوبصورت آنکھوں میں موجود مایوسی کی کیفیات پسند نہیں آ رہیں

اس لئے تم اسے کم از کم ففٹی پرسنٹ تو کم کر دو" ـــــ عمران نے ساتھ کھڑے تنویر سے کہا اور ساتھ ہی جیب سے وہی خنجر نکال کر تنویر کی طرف بڑھا دیا جو اس نے جیفرے کے ہاتھ سے نکال کر اپنی جیب میں ڈالا تھا۔

"کیا ـــ تم کیا کرنا چاہتے ہو" ـــــ؟ جیفرے نے چونک کر پوچھا۔

"کچھ نہیں ـــ صرف تمہاری ایک آنکھ تنویر نکال دے گا۔ اس طرح مایوسی کی کیفیت ففٹی پرسنٹ کم ہو جائے گی" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ جیفرے کوئی جواب دیتا، تنویر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے کمرہ جیفرے کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ تنویر نے ایک ہی وار میں خنجر کی نوک سے اس کی ایک آنکھ کا ڈھیلا باہر نکال دیا تھا۔ جیفرے چیختا ہوا تکلیف کی شدت سے بیہوش ہو گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ میں چیک کر سکوں کہ اب مایوسی کی کیفیت کی کیا پوزیشن ہے" ـــــ عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا اور تنویر نے بیہوش جیفرے کے چہرے پر زوردار تھپڑوں کی جیسے بارش کر دی اور چوتھے پانچویں تھپڑ پر جیفرے نے ایک بار پھر چیخ مار کر ہوش میں آگیا۔

"ارے ـــ یہ تو ساری مایوسی دوسری آنکھ میں جمع ہو گئی ہے۔ اس لئے دوسری آنکھ بھی نکال دو تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری

نہ آنکھیں ہوں گی اور نہ ان میں تیرتی ہوئی مایوسی نظر آئے گی" عمران نے پہلے کی طرح سرد لہجے میں کہا اور تنویر ایک بار پھر خون آلود نوک دار خنجر اٹھائے آگے بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ ـــ رک جاؤ ـــ میں بتاتا ہوں ـــ رک جاؤ" ـــــ اچانک جیفرے نے ہذیانی انداز میں چیخنا شروع کر دیا اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر تنویر کو روک دیا۔

"بتاؤ" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری ہلاکت کی اطلاع باس کے سیکرٹری مورگن کو فون پر دیتا اور مورگن یہ اطلاع ایک خصوصی ٹرانسمیٹر پر باس کو دے دیتا" ـــــ جیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مورگن کو معلوم ہے کہ برکلے کہاں ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"سب کو یہی معلوم ہے کہ وہ سپیشل پراجیکٹ پر گیا ہے۔ لیکن سوائے باس کے اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ یہ سپیشل پراجیکٹ کہاں ہے"۔ جیفرے نے جواب دیا۔

"مورگن کا فون نمبر بتاؤ" ـــــ عمران نے کہا اور جیفرے نے فون نمبر بتا دیا۔

"اب ان کا کیا کرنا ہے" ـــــ؟ عمران نے مڑ کر سکاٹ سے کہا۔

"وہی جو پہلے ان کے ساتھیوں کے ساتھ کیا تھا" ـــــ سکاٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی باہر آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ سب زرعی فارم کی حدود سے باہر آ گئے۔ جولیا نظر نہ آ رہی تھی۔

"جولیا کہاں ہے کیپٹن شکیل" ——— ؟ عمران نے کیپٹن شکیل سے پوچھا۔

"وہ باہر ویگن میں موجود ہے" ——— کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"ریوالور مجھے دو عمران ——— اور تم باہر جاؤ۔ میں آرہا ہوں" ——— ان کے ساتھ باہر آتے ہوئے سکاٹ نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے سائلنسر لگا ریوالور نکالا اور سکاٹ کے ہاتھ میں دے دیا۔

زرعی فارم سے باہر نکل کر وہ کیپٹن شکیل کی رہنمائی میں اس طرف کو بڑھ گئے جدھر ان کی سٹیشن ویگن موجود تھی۔ سویڈل کو ہوش آچکا تھا اور وہ ڈرائیونگ سیٹ پر خاموش بیٹھا ہوا تھا جب کہ جولیا ویگن سے باہر کھڑی تھی۔

"کیا ہوا" ——— ؟ جولیا نے ان کے قریب پہنچتے ہی عمران سے پوچھا۔

"کچھ نہیں ——— سکاٹ اپنے علاقے کی صفائی میں مصروف ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سکاٹ بھی زرعی فارم سے نکل کر ان کی طرف بڑھنے لگا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا سویڈل پہلے سکاٹ کا نام سن کر چونکا تھا لیکن جب اس نے سکاٹ کو فارم سے نکلتے ہوئے دیکھا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ باس ——— اور یہاں" ——— سویڈل کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی لیکن اس کی بات کا کسی نے جواب نہیں دیا۔

"ان لاشوں کا کیا کرو گے ——— کیا یہیں پڑی رہیں گی" ——— ؟ عمران نے سکاٹ کے قریب پہنچتے ہوئے پوچھا۔

ہیں ——— میں براڈلے پہنچ کر اپنے آدمیوں کو سویڈل کے ساتھ بھیجوں گا تاکہ ان لاشوں کو اس طرح ٹھکانے لگا دیا جائے کہ برکلے ا ہی نہ ہو سکے کہ یہ لوگ کہاں گئے ——— ورنہ اگر یہ لاشیں ڑی رہیں تو پھر وہ سمجھ جائے گا کہ میں نے انہیں ہلاک کیا ہے۔ ٹ بلڈ خاصی طاقتور تنظیم ہے" ——— سکاٹ نے کہا۔

ہی بات ہے تو ان لاشوں کو سٹیشن ویگن میں ڈال کر لے جایا ہے" ——— عمران نے کہا۔

یں ——— انہیں ساتھ لے جانا بے سود ہے۔ میرے آدمی انہیں میں قریب ہی زمین میں دفن کر دیں گے ——— لیکن اب تمہارا لام ہے۔ کیا تم اب اس مورگن کے پیچھے مورس جاؤ گے" ——— ؟ نے ویگن میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

یں ——— مجھے یقین ہے کہ برکلے نے اس لیبارٹری کے بارے کو کچھ نہیں بتایا ہوگا ——— ہم براڈلے پہنچ کر اب ٹورجن ہلز روانہ ہو جائیں گے" ——— عمران نے کہا اور سکاٹ نے یں سر ہلا دیا۔

بر کلے اپنے مخصوص کیبن میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے
مصروف تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں جلتا ہوا سگریٹ تھا جب کہ سا
میز پر شراب کی کھلی ہوئی بوتل بھی رکھی ہوئی تھی۔ اُسے اتاگ کے ز
فارم سے آتے ہوئے آج دوسرا روز تھا لیکن مورگن کی طرف سے
کال نہ آئی تھی۔ اس سے وہ یہی سمجھا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی
تک سکاٹ سے نہ ملے ہوں گے۔ اس لئے جیفرے اور اس کا گروہ ح
میں نہ آیا ہوگا لیکن وہ بہرحال مطمئن تھا کہ سکاٹ کے جسم میں لگائے
والے ڈکٹا فون والی اسکی پلاننگ بہرحال کامیاب رہے گی اور جلد
بدیر بہرحال اُسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے بارے
اطلاع مل جائے گی۔ اس لئے وہ بڑے مطمئن انداز میں بیٹھا کتا
کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ میز پر موجود انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی
آواز سن کر برکلے بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے کتاب الٹا کر میز

ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
یس" ـــــ برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔
باس! ـــ ایئر چیک پوسٹ نمبر وَن سے راڈی بول رہا ہوں"۔
طرف سے ایک آواز سنائی دی۔
کیا بات ہے ـــ کیوں کال کی ہے؟" ـــــ برکلے نے
بھرے لہجے میں پوچھا۔
باس! ـــ جنوب کی طرف سے ایک جیپ ٹورجن ہلز کی طرف
دکھائی دے رہی ہے" ـــــ دوسری طرف سے راڈی نے
ب دیا تو برکلے بے اختیار چونک پڑا۔
جیپ کتنے فاصلے پر ہے" ـــ ؟ برکلے نے حیران ہو کر پوچھا۔
ابھی تو کافی دُور ہے باس! ـــ لیکن اس کا رُخ بہرحال ٹورجن ہلز
رف ہی ہے" ـــــ راڈی نے جواب دیا۔
اوہ ـ کوئی شکاری وغیرہ ہوں گے ـــــ فرسٹ چیک پوسٹ
ے خود ہی انہیں روک کر واپس بھجوا دیں گے۔ لیکن تم انہیں چیک
تے رہنا" ـــــ برکلے نے کہا۔
یس باس" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے نے رسیور
دیا۔
ایک تو ان شکاریوں نے جان عذاب میں ڈال رکھی ہے ـــ کوئی
ئی شکاری پارٹی ادھر آ ہی نکلتی ہے" ـــ برکلے نے رسیور رکھ
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز پر رکھی ہوئی کتاب دوبارہ اٹھا لی۔
دس پندرہ منٹ بعد انٹر کام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور برکلے

نے چونک کر ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا ۔
" یس " —— برکلے نے تیز لہجے میں کہا ۔
" راڈی بول رہا ہوں باس —— جیپ فرسٹ چیک پوسٹ پر کچھ دیر رک کر اب آگے بڑھی چلی آ رہی ہے اور انہوں نے اسے کلیئر کر دیا ہے " —— راڈی نے جواب دیا ۔
" کلیئر کر دیا ہے —— کون لوگ ہیں یہ —— معلوم کرتا ہوں میں " —— برکلے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس نے تیزی سے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود الماری کھول کر اس میں سے فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکال کر واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا ۔ اس نے اس کے بٹن پریس کر دیئے ۔
" ہیلو ہیلو —— برکلے کالنگ ۔ اوور " —— برکلے نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دینی شروع کر دی ۔
" یس باس —— جیمز بول رہا ہوں فرسٹ چیک پوسٹ سے ۔ اوور " چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے ایک آواز برآمد ہوئی ۔
" ایک جیپ کو تم نے پاس کیا ہے —— کون ہیں اس جیپ میں اور کیوں پاس کی ہے ۔ اوور " —— برکلے نے تیز لہجے میں کہا ۔
" باس ! —— جیفرے اور اس کے ساتھی ہیں ۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ نے انہیں بلوایا ہے ۔ اوور " —— دوسری طرف سے کہا گیا
برکلے بے اختیار اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔
" جیفرے اور اس کے ساتھی —— کیا مطلب —— وہ یہاں کیسے آ سکتے ہیں ۔ انہیں تو یہاں کا علم ہی نہیں —— اور اگر ہو بھی سہی تو وہ یہاں

، کی بجائے میرے سیکرٹری کے ذریعے مجھے کال بھی کر سکتے تھے ۔
" —— برکلے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔
باس ! —— میں جیفرے کو ذاتی طور پر جانتا ہوں اس لئے میں ے کلیئر کر دیا ہے —— اب آپ اگر کہیں تو میں انہیں واپس
ں ۔ اوور " —— جیمز کا لہجہ سہما ہوا تھا ۔
نہیں —— جب تک تم ان تک پہنچو گے وہ سیکنڈ چیک پوسٹ تک چکے ہوں گے —— میں خود سیکنڈ چیک پوسٹ سے بات کرتا
۔ اوور اینڈ آل " —— برکلے نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر کر کے اس نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور یا اور مختلف نمبرز یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے ۔ سیکنڈ چیک پوسٹ کافی قریب تھی اس لئے وہاں انٹرکام سسٹم موجود تھا ۔ فرسٹ پوسٹ پہاڑیوں کے آغاز میں تھی اس لئے وہاں یہ سسٹم نہ لگایا
ا ۔
یس ۔ مائیکل اٹنڈنگ " —— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف یک آواز سنائی دی ۔
برکلے بول رہا ہوں " —— برکلے نے سخت لہجے میں کہا ۔
یس باس " —— دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت ن مودبانہ ہو گیا ۔
مائیکل —— ایک جیپ فرسٹ چیک پوسٹ سے کلیئر ہو کر تمہاری آ رہی ہے —— بقول جیمز اس جیپ میں میرے ماتحت جیفرے ں کے ساتھی ہیں ۔ جیمز کے مطابق وہ جیفرے کو ذاتی طور پر جانتا

بے اس لئے ہو سکتا ہے کہ جیپ میں واقعی جیفرے ہی ہو۔ لیکن
نے انہیں کلیئر بھی نہیں کرنا اور اس قسم کا رویہ بھی اختیار نہیں کرنا
انہیں شک گزرے ۔۔۔ تم انہیں شک گزرے بغیر انہیں بیہوش
کردو اور پھر مجھے اطلاع دو ۔۔۔ میں خود وہاں آکر انہیں چیک
کروں گا" ۔۔۔ برکلے نے کہا۔

" یس باس ۔۔۔ میں ایس۔ وی گیس سے انہیں بیہوش کردو
انہیں پتہ بھی نہ چلے گا" ۔۔۔ دوسری طرف سے مائیکل نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔۔۔ پوری طرح محتاط رہنا اور ان کے بیہوش ہ
ہی مجھے اطلاع دینا" ۔۔۔ برکلے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" جیفرے یہاں کیسے آسکتا ہے ۔۔۔ یہ کیسا پراسرار چکر چل گ
برکلے نے ہونٹ چباتے ہوئے خود کلامی کے سے انداز میں کہا او
کرسی سے اٹھ کر وہ کیبن میں ٹہلنے لگا۔

" کہیں یہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہوں" ۔۔۔ اچانک اس
ذہن میں خیال آیا۔

" نہیں ۔۔۔ وہ تو کسی صورت بھی یہاں نہیں آسکتے ۔۔۔ انہ
کسی صورت بھی یہاں کے بارے میں علم نہیں ہو سکتا ۔۔۔ مگر جیفر
بھی تو علم نہیں ہو سکتا۔ پھر جیفرے کیسے آگیا" ۔۔۔ برکلے نے ب
ہوئے کہا اور پھر ایک خیال کے تحت اس نے میز پر رکھے ہوئے ا
ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا کر اس پر کال دینی شروع کر دی۔

" یس باس ۔۔۔ مورگن بول رہا ہوں۔ اوور" ۔۔۔ دوسری ط
مورگن نے اس کی کال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

جیفرے کی طرف سے کوئی کال۔ اوور" ۔۔۔ ؟ برکلے نے پوچھا۔
کوئی کال نہیں آئی باس۔ اوور" ۔۔۔ مورگن نے جواب دیتے
ئے کہا۔

او کے ۔۔۔ اوور اینڈ آل ۔۔۔ برکلے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے
ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

یہ ضرور کوئی پراسرار چکر ہے" ۔۔۔ برکلے نے ٹرانسمیٹر آف کرتے
ئے کہا اور پھر وہ کیبن میں ٹہل ٹہل کر مائیکل کی کال کا انتظار کرنے
قریباً نصف۔ گھنٹے کے انتظار کے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور
نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

یس" ۔۔۔ برکلے نے چیختے ہوئے کہا۔

باس! ۔۔۔ حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ جیپ میں موجود افراد کو
ں کر دیا گیا ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے مائیکل نے جواب دیتے
ئے کہا۔

ان میں کوئی عورت بھی ہے" ۔۔۔ برکلے نے اچانک ایک خیال
ت پوچھا۔

نہیں باس! ۔۔۔ پانچوں مرد ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

او کے ۔۔۔ میں آرہا ہوں" ۔۔۔ برکلے نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ
سے کیبن کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کا
کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے اڑتا ہوا سیکنڈ چیک پوسٹ
ف بڑھ گیا۔ چند منٹ کی پرواز کے بعد ہی ہیلی کاپٹر سیکنڈ چیک
لٹ پر پہنچ گیا۔ وہاں ایک جیپ کے ساتھ چار مسلح افراد کھڑے ہوئے

تھے۔ برکلے نے ایک مسطح چٹان پر ہیلی کاپٹر اتار دیا اور پھر اچھل کر
اترا اور دوڑتا ہوا چیک پوسٹ کے بڑے سے کمرے کی طرف بڑھ
اسی لمحے کمرے کے دروازے سے ایک لمبا تڑنگا آدمی باہر آ گیا یہ ما
" آپ یہ باس " ——— مائیکل نے سلام کرتے ہوئے کہا اور بر
ہلاتا ہوا اس بڑے سے کمرے میں داخل ہو گیا جہاں فرش پر پا
بیہوش پڑے ہوئے تھے اور ان میں سے واقعی ایک جیفرے
وہی قدوقامت وہی جسم اور وہی حلیہ۔
" یہاں میک اپ واشر تو ہے ——— ان کے چہرے چیک کر
برکلے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
" لیس باس " ——— مائیکل نے کہا اور اس نے اپنے ایک آ
میک اپ واشر لانے کے لئے کہا۔ چند لمحوں بعد جدید قسم کا میک
واشر دوسرے کمرے سے وہاں لایا گیا اور برکلے نے سب سے پہلے
کا چہرہ چیک کرنے کا حکم دے دیا۔ لیکن اس وقت برکلے کی ا
کی انتہا نہ رہی جب جدید میک اپ واشر کے استعمال کے باوجود
کے چہرے پر کوئی تبدیلی رونما نہ ہوئی۔
" یہ ——— یہ کیسے ممکن ہے " ——— برکلے نے ہونٹ چباتے ہو
" اسے کرسی پر باندھ دو اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ ———
انٹی گیس محلول تو ہے ناں تمہارے پاس " ——— برکلے نے
سے مخاطب ہو کر کہا۔
" لیس باس " ——— مائیکل نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر
کے حکم کی تعمیل کر دی گئی اور کرسی پر بندھے بیٹھے جیفرے کو

نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔
جیفرے " ——— برکلے نے بے چین سے لہجے میں اس کے پوری
ہوش میں آنے سے پہلے ہی اس سے مخاطب ہو کر کہا۔
اوہ — لیس باس — مگر یہ — یہ ——— " جیفرے نے انتہائی
بھرے لہجے میں بندھے ہوئے جسم اور سامنے فرش پر بیہوش پڑے
ے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
تم یہاں کیسے آتے ہو جیفرے " ——— ؟ برکلے نے انتہائی
لہجے میں کہا۔
باس! ——— میں نے مورگن کو کال کرنے کی کوشش کی لیکن مورگن
یڈ فون خراب تھا اس سے بات نہ ہو سکی ——— عمران اور اس
ساتھیوں کے متعلق مجھے سکاٹ سے حتمی اطلاع مل گئی تھی کہ انہوں
ی ذریعے سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ سپیشل پراجیکٹ ٹوڑجن ہلز میں
اور وہ ٹوڑجن ہلز کی طرف روانہ ہو گئے ہیں ——— میں اس سلسلے
فوری طور پر آپ کو اطلاع دینا چاہتا تھا تاکہ وہ لوگ کہیں اچانک
تک نہ پہنچ جائیں۔ مجھے اور کوئی صورت نظر نہ آئی تو میں خود
ر آ گیا " ——— جیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
تمہیں کیسے علم ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھی ٹوڑجن ہلز کی طرف
ہیں " ——— ؟ برکلے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
باس! ——— سکاٹ کے جسم میں ٹرپل تھری ڈکٹا فون لگا کر میں نے
ے واپس اس کی رہائش گاہ پر پہنچوا دیا ——— پھر اس کے ہوش آنے
ں اس کی زبان سے نکلنے والا ہر لفظ سنتا رہا۔ پھر باس! اس نے

کسی کو فون کیا۔ دوسری طرف سے بولنے والی کوئی عورت مارکین تھی
اس نے اس سے پوچھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پاس پہنچے
ہیں تو اس عورت کی رسیور سے نکلنے والی آواز بھی ڈکٹا فون نے کیچ
کر لی ۔۔۔ اس عورت نے سکاٹ کو بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس
کے پاس خاص پیغام لے کر پہنچے تھے اور اس نے انہیں لیبارٹری کے
بارے میں تمام تفاصیل بتا دی ہیں۔ اس پر سکاٹ نے وہ تفصیلات
پوچھیں تو مارکین نے بتایا کہ یہ لیبارٹری ٹورجن ہلز میں پہاڑی کے اند
خفیہ طور پر واقع ہے ۔۔۔ پھر سکاٹ کے پوچھنے پر مارکین نے بتایا
کہ عمران اور اس کے ساتھی اس کی باتیں سننے کے بعد یہی کہہ رہے
تھے کہ وہ یہیں سے ہی ٹورجن ہلز کی طرف روانہ ہو جائیں گے اور
انہیں گئے ہوئے اٹھارہ گھنٹے گزر چکے ہیں۔ اس لئے اگر وہ سکاٹ
کے پاس واپس نہیں پہنچے تو پھر یقیناً وہ ٹورجن ہلز پہنچ گئے ہوں گے
جس پر سکاٹ نے رسیور رکھ دیا ۔۔۔ اس گفتگو کو سن کر میں سمجھ گیا
کہ اب پاکیشیائی ایجنٹوں کا یہاں رک کر انتظار کرنا فضول ہے ۔۔۔
میں نے فوری طور پر مورگن کو فون کرنے کی کوشش کی لیکن
اس کا فون ہر بار ڈیڈ ملا ۔۔۔ مجھے اتنا تو معلوم تھا کہ آپ سپیشل
پراجیکٹ گئے ہیں اور مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ سپیشل پراجیکٹ کسی
خفیہ لیبارٹری کا نام ہے۔ اس لئے میں نے آخر کار یہی فیصلہ کیا
میں خود جا کر آپ کو اس خطرے کی اطلاع دوں ۔۔۔ میرا خیال
تھا کہ اگر میں پہلے مورسن گیا اور پھر وہاں سے آپ کو اطلاع دی
وقت بہت ضائع ہو گا جب کہ براڈلے سے ٹورجن ہلز نسبتاً زیاد

نزدیک تھیں ۔۔۔ جیفرے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"مورگن کا فون نمبر کیا ہے" ۔۔۔ برکلے نے چند لمحے خاموش
رہنے کے بعد پوچھا تو جیفرے نے فوراً ہی فون نمبر بتا دیا جو بالکل
درست تھا۔
"او کے ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ میں کسی حد تک مطمئن ہو گیا ہوں ۔۔۔
بہرحال مجھے اطلاع مل گئی ہے اس لئے اب تم اپنے ساتھیوں سمیت
واپس مورسن چلے جاؤ" ۔۔۔ برکلے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
کہا اور دروازے کی طرف مڑتے ہوئے اس نے مائیکل کو اپنے
ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔
"مائیکل! ۔۔۔ یہ واقعی اپنا آدمی ہے۔ تم اس کے ساتھیوں کو
ہوش میں لے آؤ اور پھر اسے اور اس کے ساتھیوں کو واپس بھجوا دو۔
اور سنو! ۔۔۔ پاکیشیائی ایجنٹ جن میں ایک عورت اور چار مرد شامل
ہیں اگر جیفرے کی اطلاع درست ہے تو وہ یقیناً یہاں پہنچیں گے
اس لئے تم نے پوری طرح چوکنا رہنا ہے" ۔۔۔ برکلے نے مائیکل
سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یس باس" ۔۔۔ مائیکل نے جواب دیا اور برکلے تیزی سے اپنے
ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد اس کا ہیلی کاپٹر واپس اس
کے کیبن کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا لیکن اب اس کے چہرے پر اطمینان
کے تاثرات نمایاں تھے۔
کیبن میں پہنچ کر برکلے نے سب سے پہلے ایکس بی ٹرانسمیٹر پر
مورگن کو کال کیا۔

"باس! — میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ کو کال کیا تھا لیکن آپ نے کال اٹنڈ نہ کی تھی اس لئے میں بے حد پریشان ہو گیا تھا۔ آپ کے لئے ایک انتہائی اہم اطلاع تھی میرے پاس" ——— دوسری طرف سے مورگن نے رابطہ قائم ہوتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں! — میں ایک کام کے لئے گیا تھا — کیا اطلاع ہے تمہارے پاس" — ؟ برکلے نے کہا۔

"باس! — جیفرے اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اتاگ میں آپ کے زرعی فارم سے کچھ فاصلے پر زمین میں دفن شدہ پولیس کو دستیاب ہوئی ہیں" — دوسری طرف سے کہا گیا تو برکلے کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے ایٹم بم فائر کر دیا ہو۔

"کیا — کیا کہہ رہے ہو — کہیں تم نشہ تو نہیں کرنے لگ گئے میں اس جیفرے سے خود بات کر کے آ رہا ہوں اور وہ اصل جیفرے تھا" — برکلے نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"جناب! — جیفرے کی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملی تو میں نے خصوصی طور پر براڈلے میں موجود ایک آدمی کو کہا کہ وہ جیفرے کو تلاش کر کے اُسے کہے کہ وہ مجھ سے بات کرے تاکہ میں اس سے تازہ ترین صورت حال معلوم کر کے آپ کو اطلاع دوں — لیکن پھر اس آدمی کی طرف سے اطلاع دی گئی کہ براڈلے پولیس کی ایک گشتی پارٹی کو اتاگ کے رہنے والے ایک آدمی نے اطلاع دی کہ اس نے زرعی فارم کے قریب سے گزرتے ہوئے ایک آدمی کا ہاتھ زمین سے باہر نکلے ہوئے دیکھا ہے۔ چند کتے اس ہاتھ کو جھنجھوڑ رہے تھے۔ اس پر گشتی پولیس

فوراً وہاں پہنچی تو وہاں واقعی تازہ کھدی ہوئی زمین نظر آ رہی تھی پھر پوری تلاش پر وہاں سے آٹھ لاشیں دستیاب ہوئی تھیں اور زرعی فارم میں بھی خون کے دھبے موجود تھے — پولیس ان لاشوں کو براڈلے لے آئی تو میرے آدمی نے پولیس آفس میں جا کر جب ان لاشوں کو چیک کیا تو اس نے جیفرے کی لاش پہچان لی اور پھر مجھے کال کیا۔ میں نے فوری طور پر آپ کو اطلاع دینی چاہی لیکن آپ کی طرف سے کال ہی اٹنڈ نہ کی گئی تھی" — مورگن نے کہا۔

"تمہارا فون ڈیڈ رہا ہے" — ؟ برکلے نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں باس! — ایک لمحے کے لئے بھی ڈیڈ نہیں رہا۔ کیوں"۔ مورگن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے — میں چیک کرتا ہوں" — برکلے نے کہا اور جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس — مائیکل سپیکنگ" — رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مائیکل کی آواز سنائی دی۔

"وہ جیفرے اور اس کے ساتھی کہاں ہیں" — ؟ برکلے نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"وہ واپس جانے کے لئے جیپ میں بیٹھ رہے ہیں باس" — دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ — یہ غلط لوگ ہیں۔ فوری طور پر انہیں جیپ سمیت اڑا دو۔

جیپ پر میزائل فائر کر دو اور انہیں گولیوں سے بھون ڈالو ـــــ فوراً کارروائی کرو۔ رسیور علیحدہ رکھو تاکہ فوری مجھے رپورٹ دے سکو۔ گو آن ـــ جلدی کرو" ـــــ برکلے نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز کے چند لمحوں بعد پے در پے دو خوفناک دھماکوں اور مشین گن چلنے کی آوازیں دور سے سنائی دیں اور پھر خاموشی چھا گئی۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

"ہیلو باس! ـــ کیا آپ لائن پر ہیں" ـــــ ؟ مائیکل نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس ـــ کیا ہوا" ـــــ ؟ برکلے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس! ـــ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ـــــ جیپ پر میزائل سے دو فائر کئے گئے ہیں۔ جیپ کے ان لوگوں سمیت پرخچے اڑ گئے ہیں۔ ایک باہر گرا تھا۔ اس پر ہم نے مشین گن کی گولیوں کی بارش کر دی اب کیا کرنا ہے" ـــــ مائیکل نے اسی طرح تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔

"کرنا کیا ہے۔ ان لاشوں کو اٹھوا کر دور پھنکوا دو اور ملبہ بھی صاف کرا دو" ـــــ برکلے نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ لاشیں دیکھنے نہیں آئیں گے باس" ـــــ ؟ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"نہیں ـــ اس کی ضرورت نہیں ـــــ اور سنو ـــــ ان لوگوں کے ختم ہونے جانے پر مطمئن نہ ہو جانا بلکہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خیال رکھنا۔

سمجھے" ـــــ برکلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ گو اس نے دھماکوں اور مشین گنوں کی آوازیں اپنے کانوں سے خود سنی تھیں لیکن اس کے باوجود نجانے کیا بات تھی کہ اس کا دل مطمئن نہ ہو پا رہا تھا۔

"یہ لوگ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے ـــــ ؟ آخر ایسا میک اپ تھا کہ اس قدر جدید میک اپ واشر سے بھی صاف نہ ہوا تھا ـــــ یہ یقیناً کوئی پُراسرار گورکھ دھندہ ہے" ـــــ برکلے بڑبڑاتے ہوئے سیاہ رنگ کے ٹیلیفون سیٹ کا رسیور اٹھا کر اس تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو ـــ برکلے کالنگ" ـــــ برکلے نے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ مودبانہ تھا۔

"یس ـــ ڈاکٹر جرگن اٹنڈنگ یو" ـــــ دوسری طرف سے ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر جرگن! ـــ ٹورجن ہلز میں اجنبی افراد کو چیک کیا گیا ہے جن میں سے پانچ کو ہلاک کر دیا گیا ہے ـــــ خیال ہے کہ کچھ افراد ابھی تک ٹورجن ہلز میں چھپے ہوئے ہیں۔ ان کی تلاش جاری ہے۔ اس لئے آپ پلیز سپیشل ڈیفنس سسٹم آن کر دیں" ـــــ برکلے نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ کون لوگ ہیں" ـــــ ؟ ڈاکٹر جرگن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ایکریمی ہی ہیں ـــ ہو سکتا ہے حکومت ایکریمیا کے ایجنٹ ہوں"۔

برکلے نے جواب دیا۔ اب ظاہر ہے وہ ڈاکٹر جرگن کو یہ تو نہ بتا سکتا
تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں سے لیبارٹری کو خطرہ ہے۔

"او۔ کے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے نے اطمینان بھرا
سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب کم از کم لیبارٹری ہر لحاظ سے
محفوظ ہو چکی تھی۔

عمران اور اس کے ساتھی بڑی سی جیپ میں سوار تیزی سے
ٹورجن پہاڑیوں کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ اس بار ڈرائیونگ
سیٹ پر سوڈیل کی بجائے ایک دوسرا آدمی تھا جس کا نام ادام تھا اور
یہ ادام سکاٹ کا دوست تھا اور خاصا مشہور شکاری بھی تھا۔ ٹورجن پہاڑیوں
کو اس نے کسی زمانے میں شکار کے لئے اچھی طرح کھنگالا ہوا تھا۔ لیکن
بقول ادام پھر یہ پہاڑیاں حکومت فلوریڈا سے ایکریمیا کے کسی بڑے لارڈ
نے لیز پر حاصل کر لیں اور وہاں اپنی ذاتی شکار گاہ بنا لی۔ اس کے بعد
ان پہاڑیوں پر عام آدمیوں کا داخلہ ممنوع کر دیا گیا۔ پہاڑیوں کے انتہائی
وسیع رقبے کے گرد باقاعدہ خاردار تاریں لگا دی گئیں۔ چیک پوسٹیں بنائی
گئیں اور سب سے بلند پہاڑی پر باقاعدہ ایئر چیک پوسٹ قائم کر دی گئی۔
جو دور سے کسی کو پہاڑیوں کی طرف آتے چیک کر سکتی تھی ادام کو سکاٹ
نے عمران کی فرمائش پر ایک اور قصبے سے خاص طور پر بلایا تھا اور سکاٹ

نے اُسے صاف بتادیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کون ہیں اور کس مقصد
کے لئے ٹورجن ہلز جانا چاہتے ہیں تو ادمام نے عمران اور اس کے ساتھیوں
کی ہر طرح مدد کرنے کی حامی بھر لی۔ ادمام سے ملنے والی معلومات کے بعد
عمران نے ان پہاڑیوں میں داخل ہونے کے لئے ایک خصوصی پلاننگ
کی۔ جیفرے کا قدوقامت چونکہ اس کی طرح تھا اس لئے عمران نے
خود جیفرے بننے کا فیصلہ کیا اور پھر سکاٹ کی مدد سے اس نے مورسن
سے خاص قسم کی ہربل کریمیں منگوائیں۔ وہ ایسا میک اَپ کرنا چاہتا تھا
جو کسی میک اَپ واشر سے صاف نہ ہو سکے۔ چنانچہ اس نے یہ سپیشل
میک اَپ نہ صرف اپنے اوپر کیا بلکہ سوائے ادمام کے اس نے باقی
سب ساتھیوں کے چہروں پر بھی یہی خصوصی میک اَپ کر دیا۔ جولیا
کو وقتی طور پر سکاٹ کے پاس چھوڑ دیا گیا تھا کیونکہ جولیا کی موجودگی
ان کے لئے باقاعدہ شناخت کا کام کرتی تھی لیکن عمران نے وعدہ کر
لیا تھا کہ ٹورجن ہلز پر برکلے اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے کے
بعد لیبارٹری کی تباہی سے پہلے وہ جولیا کو پہاڑیوں پر بلوا لے گا۔
عمران نے اپنے مشن کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ پہلے حصے
میں اس نے ٹورجن ہلز پر موجود برکلے اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ
کرنا تھا اور دوسرے حصے میں اس نے لیبارٹری میں داخل ہو کر وہاں
سے احسن بیگ کو باہر نکالنا تھا اور پہلے حصے پر عمل کرنے کی غرض سے
اس نے جولیا کو ڈراپ کر دیا تھا۔ چونکہ عمران کو یہ رپورٹ مل چکی تھی کہ
سکاٹ کے آدمیوں نے جیفرے اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس
زرعی فارم سے اٹھا کر دور کھیتوں میں دفن کر دی ہیں اور اب اصل

ـرے کے منظرِ عام پر آنے کا کوئی سکوپ باقی نہ رہا تھا تو اس نے
ـرے بننے کا فیصلہ کیا تھا چنانچہ اس پلاننگ کے بعد وہ جیپ میں
ـہ اور ادمام نے انتہائی تیز رفتاری سے جیپ کو ٹورجن ہلز کی طرف
ـ دیا۔ ادمام چونکہ اس سارے علاقے سے بخوبی واقف تھا اس
ـاس نے ایک ایسا شارٹ کٹ راستہ اختیار کیا تھا کہ وہ چار گھنٹوں
ـمفر کے بعد ہی ٹورجن ہلز کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔
ـعمران صاحب ــــــ" ادمام نے ساتھ بیٹھے ہوئے عمران سے
ـلب ہو کر کچھ کہنا چاہا۔
ـ میرا نام جیفرے ہے مسٹر" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں اس کی
ـ کاٹتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بالکل جیفرے سے ملتا تھا۔
ـ سوری مسٹر جیفرے ـــــ میں یہ کہہ رہا تھا کہ اب ہمیں لازماً
ـ کر لیا گیا ہو گا" ـــــ ادمام نے کہا۔
ـ تو کیا ہوا ـــ ہم کوئی دشمن تو نہیں ہیں۔ ان کے اپنے ہیں" ـــــ
ـن نے جواب دیا اور ادمام نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر
ـ وہ پہاڑی سلسلے کے دامن میں پہنچ گئے اور دُور سے انہیں ایک
ـعدہ چیک پوسٹ بنی ہوئی نظر آگئی جس کے باہر دس مسلح افراد
ـود تھے پھر جیسے ہی جیپ وہاں جا کر رکی۔
"ارے جیفرے تم ـــ اور یہاں ـــ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں" ـــــ
ـلک ایک آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں جیپ کی طرف بڑھتے
ـئے کہا اور اس کا انداز اور بے تکلفانہ لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ جیفرے کو
ـتی طور پر جانتا ہے۔

"اور میں تمہیں یہاں دیکھ کر حیران ہو رہا ہوں" ——— عمران نے
جیپ سے نیچے اترتے ہوئے مسکرا کر کہا۔
"ظاہر ہے تم تو سمجھ رہے ہو گے کہ جیمز جو اتنے عرصے سے نہیں ملا
تو کہیں مر کھپ گیا ہو گا" ——— اس آدمی نے بڑے پرجوش انداز
میں عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے دل ہی دل میں
اطمینان کا سانس لیا۔ اس آدمی نے روانی میں اپنا نام خود بتا کر عمران کا
ایک بڑا مسئلہ حل کر دیا تھا۔ ورنہ تو عمران سوچ رہا تھا کہ اس کی ساری
پلاننگ پہلے مرحلے میں ہی ناکام ہو جائے گی۔
"ہاں واقعی ___ باس برکلے کہاں ہے" ——— ؟ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"باس برکلے ___ وہ تو اوپر اپنے مخصوص کیبن میں ہو گا۔ کیوں
ارے ہاں! ___ تم ادھر کیسے آ گئے۔ تم تو مورس کے شہزادے ہو" ———
جیمز نے کہا۔
"میں نے فوری طور پر باس کے پاس پہنچنا ہے ___ میں باس کے
لئے ایک انتہائی ایمرجنسی پیغام لے کر آیا ہوں" ——— عمران نے جوا
دیتے ہوئے کہا۔
"میرے پاس فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر ہے۔ اس پر بات کر لو"۔
جیمز نے کہا۔
"ارے نہیں ___ یہ ایسی بات ہے کہ سب کے سامنے نہیں کی جا
سمجھ گئے ہو" ——— عمران نے بات کرتے ہوئے بڑے پراسرار
انداز میں آنکھ کا کونا دباتے ہوئے کہا۔

وہ ___ پھر ٹھیک ہے ___ جاؤ بھی جاؤ۔ تمہارے مزے میں
ہیں کہ یہاں ویران پہاڑیوں میں پڑے اپنی قسمت کو رو رہے
ر جب سے باس یہاں آیا ہے۔ ہمارا تو ہر لمحہ عذاب میں گزر
ہے" ——— جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا۔
واپسی میں تفصیلی بات چیت ہو گی ___ اس وقت جلدی ہے"
نے کہا اور واپس اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ جیمز نے اپنے
ں کو رکاوٹ ہٹانے کا حکم دیا اور عمران کے جیپ میں بیٹھتے ہی
نے جیپ آگے بڑھا دی۔ ادام نے پھر کچھ بولنا چاہا لیکن عمران
ں کے بازو پر ہاتھ رکھ کر مخصوص انداز میں دبا کر اسے بولنے
ں دیا اور ادام سر ہلاتا ہوا خاموش ہو گیا۔ جیپ اب تنگ سے
راستے پر دوڑتی ہوئی اوپر کو چڑھتی چلی جا رہی تھی۔ لیکن ابھی
ن کچھ زیادہ نہ تھی اور راستہ بھی خاصا پیچدار سا تھا اور پھر تھوڑی
انہیں دور سے دوسری چیک پوسٹ نظر آنے لگ گئی۔ پہاڑی
ہونے کی وجہ سے جیپ کی رفتار خاصی سست تھی اس لئے
چیک پوسٹ تک پہنچتے پہنچتے انہیں کافی وقت لگ گیا لیکن
ی جیپ رکی، اچانک سائیڈ پر کھڑے ایک آدمی نے جیب سے
کالا اور دوسرے لمحے چھوٹی سی سفید گیند کی طرح کوئی چیز اڑتی
انہیں ایک لمحے کے لئے نظر آئی، دوسرے لمحے وہ گیند ادام کے
ے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن ایک لمحے کے ہزارویں
یں اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اور پھر
اس کی آنکھیں کھلیں تو اس کا ذہن ایک بار پھر بھک سے اڑ گیا۔

کیونکہ اس نے اپنے آپ کو ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا پایا تھا۔ اس کے ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں ایک طرف پڑے صاف دکھائی دے رہے تھے لیکن سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ اس کی کہانی ختم ہو چکی ہے۔ اس کے سامنے برکلے کھڑا تھا بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ۔ برکلے سے گو یہ اس کی پہلی ملاقات تھی لیکن اس کا حلیہ وہ سکاٹ سے معلوم کر چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی زمین پر جدید میک اپ واشر پڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور اس کے ساتھ وہ آدمی کھڑا تھا جس کے ہاتھ سے اس نے وہ سفید گیند نکل کر جیب کی طرف آتے دیکھی تھی۔ یہ ساری صورت حال اس کے ذہن نے ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں چیک کر لی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن نے فوری طور پر یہ تجزیہ بھی کر لیا کہ اس کا میک اپ اس کی توقع کے عین مطابق صاف نہیں ہو سکا۔ ورنہ برکلے اس طرح ان کے سامنے موجود نہ ہوتا بلکہ انہیں یقیناً بیہوشی کے عالم میں ہی موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا۔

"جیفرے"۔۔۔ سامنے کھڑے برکلے کی بے چین سی آواز سنائی دی اور عمران کے ذہن میں ساری بات اس کا لہجہ سنتے ہی صاف ہو گئی کہ میک اپ واش نہ ہونے کی وجہ سے برکلے اس کے متعلق تذبذب کا شکار ہو گیا ہے۔

"اوہ۔ یس باس ۔۔۔ مگر یہ ۔۔۔ یہ ۔۔۔" عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر برکلے اور عمران کے درمیان ہونے والی گفتگو جیسے جیسے آگے بڑھتی گئی عمران کے

ذہن اطمینان کی لہریں زیادہ تیزی سے دوڑنے لگیں کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کی سنائی ہوئی کہانی سے برکلے پوری طرح مطمئن ہو چکا ہے اور جب سب سے آخر میں اس نے مورگن کا فون نمبر پوچھا اور عمران نے فوری طور پر بتا دیا کیونکہ عمران پہلے ہی جیفرے سے یہ فون نمبر معلوم کر چکا تھا تو اس نے برکلے کے چہرے پر مکمل اطمینان کے تاثرات نمودار ہوتے دیکھ لئے اور اس نے اس کا اظہار بھی کر دیا۔ پھر اس نے اپنے ساتھ کھڑے لمبے تڑنگے آدمی جس نے گیند مار کر انہیں بیہوش کیا تھا ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور باہر کی طرف مڑ گیا۔

"مائیکل ۔۔۔ یہ واقعی ۔۔۔" برکلے کی آواز دروازے سے باہر سے سنائی دی اور پھر آہستہ آہستہ مدھم ہوتی چلی گئی۔ اس دوران عمران نے اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کا استعمال شروع کر دیا کیونکہ برکلے مطمئن تو ہو گیا تھا لیکن ہو سکتا تھا کہ کسی بھی وقت اس کا موڈ بدل جاتا۔ اس لئے عمران کوئی رسک نہ لے سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اسے دور سے ہیلی کاپٹر کا پنکھا چلنے کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ رسیاں کاٹتا وہ لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔

"جیفرے کی رسیاں کھول دو اور اس کے ساتھیوں کو اینٹی گیس محلول سونگھا کر ہوش میں لے آؤ ۔۔۔ آئی ایم سوری جیفرے ۔۔۔ یہ سب کچھ چیف کے حکم پر ہوا ہے" ۔۔۔ مائیکل نے مسکراتے ہوئے عمران سے کہا۔

"کوئی بات نہیں ۔۔۔ ان حالات میں باس کا فیصلہ درست تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ رسیوں کی گرفت سے

آزاد ہو چکا تھا اور پھر ایک ایک کر کے اس کے ساتھی بھی ہوش میں آتے گئے۔ عمران نے چیک کر لیا تھا کہ وہاں مائیکل کے آٹھ مسلح ساتھی بھی موجود تھے۔

"ذرا اپنے ساتھیوں کو تو بلاؤ مائیکل ___ میں نے ایک بات چیک کرنی ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے مائیکل سے کہا۔

"کیا" ___؟ مائیکل نے حیران ہو کر کہا۔

"تم بلاؤ تو سہی" ___ عمران نے کہا تو مائیکل نے باہر موجود چار ساتھیوں کو اندر آنے کا کہہ دیا اور چند لمحوں بعد مائیکل سمیت اس کے آٹھوں ساتھی اس بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔

"آپ لوگ سامنے والی دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جائیں پلیز ___ میں مائیکل کو ایک خاص چیز دکھانا چاہتا ہوں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے کیا کارروائی شروع کر دی ہے" ___ مائیکل کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ابھی میری کارروائی تمہارے سامنے آجائے گی اور اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے مائیکل" ___ عمران نے کہا اور مائیکل نے سب ساتھیوں کو دیوار کے ساتھ کھڑے ہونے کے لئے کہا۔

"اب دیکھو ___ درمیان والے کی بیلٹ کو قریب جا کر غور سے دیکھو" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہے بیلٹ میں" ___؟ مائیکل نے لاشعوری طور پر آگے قدم بڑھاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے عمران نے سائیڈ میز پر پڑی ایک

شین گن جھپٹی اور پھر کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں
ے گونج اٹھا۔ اس سے پہلے کہ مائیکل اور اس ساتھی سنبھلتے، عمران
ے انہیں بھون ڈالا تھا اور جب اسے یقین ہو گیا کہ یہ سب مر چکے
ں تو اس نے مشین گن واپس میز پر رکھ دی۔

"ہماری بیہوشی کے دوران کیا ہوا تھا" ___ صفدر نے کہا اور
ران نے اسے اور باقی ساتھیوں کو مختصر طور پر حالات بتا دیئے۔

"اوہ ___ پھر تو ان کی موت ضروری تھی۔ ورنہ یہ ہمیں کسی صورت
ی آگے نہ جانے دیتے ___ اور واپس ہم جا نہ سکتے تھے" ___
فدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران! ___ اب اگر ہم جیپ پر آگے بڑھے تو ہمیں چیک
یا جائے گا اور وہ برکلے چونک پڑے گا" ___ تنویر نے کہا۔

"ہاں! ___ اس لئے اب ہمیں پیدل اور درختوں کی اوٹ لے کر آگے
نا ہو گا ___ تم یہاں سے ضروری اسلحہ اکٹھا کر لو" ___ عمران
کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر آگئے۔ ساتھ والے
ے سے انہیں طاقتورم اور ضروری اسلحہ مل گیا۔ عمران جان بوجھ کر
ی اسلحہ ساتھ نہ لایا تھا کہ کہیں پہاڑیوں پر کوئی ایسا سائنسی سسٹم موجود
و جو اسلحے کو چیک کر سکتا ہو اور اس طرح وہ مشکوک ہو کر مارے جائیں۔
پھر وہ ابھی وہاں سے آگے بڑھنے اور برکلے کے کیبن تک پہنچنے کی
نگ کر رہے تھے کہ یکلخت میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی بیل بج
ی اور وہ سب چونک پڑے۔ عمران نے انہیں ہونٹوں پر انگلی رکھ کر
ش رہنے کے لئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر انٹرکام

کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس — مائیکل سپیکنگ" ——— عمران نے مائیکل کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"وہ جیفرے اور اس کے ساتھی کہاں ہیں" ——— دوسری طرف سے برکلے کی حلق کے بل چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"واپس جانے کے لئے جیپ میں بیٹھ رہے ہیں باس" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اوہ — یہ غلط لوگ ہیں۔ فوری طور پر انہیں جیپ سمیت اڑا دو جیپ پر میزائل فائر کر دو اور انہیں گولیوں سے بھون ڈالو ——— فوراً کارروائی کرو — رسیور علیحدہ رکھو تاکہ فوری مجھے رپورٹ دے سکو گو آن۔ جلدی کرو" ——— برکلے کی اسی طرح چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس باس" ——— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح اچھلنا شروع کر دیا جیسے وہ دروازے کی طرف دوڑنے لگا ہو۔ پھر وہ آہستہ آہستہ پنجوں کے بل دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے صفدر کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی میزائل گن لے لی اور ساتھ ہی اُسے اسی انداز میں ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ جب کہ باقی ساتھی خاموشی سے اپنی جگہوں پر کھڑے رہے۔

عمران نے دروازے سے باہر پہنچ کر میزائل گن کا رخ دور کھڑی جیپ کی طرف کیا اور یکے بعد دیگرے دو بار ٹریگر دبا دیا۔

"تم بھی مشین گن سے فائر کرو" ——— عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں صفدر سے کہا اور دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے میزائلوں کے د

خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی فضا مشین گن کی ریٹ ریٹ سے گونج اٹھی اور واقعی سامنے کھڑی ہوئی جیپ کے پرزے میزائلوں کی وجہ سے اڑ کر دور دور تک بکھر گئے۔ عمران نے صفدر کو فائرنگ بند کرنے کا اشارہ کیا اور پھر واقعی دوڑتا ہوا واپس کمرے میں آ گیا۔

"ہیلو باس! — کیا آپ لائن پر ہیں" ——— ؟ عمران نے ایک طرف رکھا ہوا رسیور اٹھاتے ہوئے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس — کیا ہوا" ——— ؟ برکلے کی آواز سنائی دی۔

"باس! — آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے ——— جیپ پر میزائل گن سے دو فائر کئے گئے ہیں۔ جیپ کے ان لوگوں سمیت پرخچے اڑ گئے ہیں ——— ایک باہر گرا تھا اس پر ہم نے مشین گن کی گولیوں کی بارش کر دی ہے ——— اب کیا کرنا ہے" ——— عمران نے مائیکل کے لہجے میں اسی طرح تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔

"کرنا کیا ہے۔ ان لاشوں کو اٹھوا کر دور پھنکوا دو اور ملبہ بھی صاف کرا دو" ——— دوسری طرف سے اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"آپ لاشیں دیکھنے نہیں آئیں گے باس" ——— عمران نے کہا۔

"نہیں — اس کی ضرورت نہیں — اور سنو — ان لوگوں کے ختم ہونے پر مطمئن نہ ہو جانا بلکہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خیال رکھنا۔ سمجھے" ——— دوسری طرف سے برکلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

"بڑے بال بال بچے ہیں — اگر برکلے یہاں ہماری موت کا حکم جاری کر دیتا تو پھر معاملہ سیریس ہو جاتا ——— ویسے میں نے کوشش تو کی

تھی کہ وہ یہاں آجائے تاکہ کم از کم مشن کا پہلا حصہ تو مکمل ہو جائے۔ لیکن وہ نہیں آیا ——— بہرحال اب ہمیں آگے جانا ہوگا" ——— عمران نے کہا۔

"آپ انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہیں جناب! ——— میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس طرح بھی صورت حال سے نمٹا جا سکتا ہے" ——— ادام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب ہمارے کام کا حصہ ہے ادام ——— لیکن ہمارا کام صرف سچوئشن کو ڈیل کرنے کی کوشش کرنا ہوتا ہے۔ نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب! ——— میرا خیال ہے کہ اب ہمیں اصل خطرہ اس فضائی چیک پوسٹ سے ہو سکتا ہے اور آپ کو بھی اب نیا میک اپ کرنا ہوگا اور ہمیں بھی۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ برکلے وہاں جا کر کسی مشین کے ذریعے ہمیں چیک کرے تو کم از کم ہماری شکلیں دیکھ کر تو نہ چونک پڑے" ——— صفدر نے کہا اور عمران نے اس کی بات کی تائید کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد ان سب کے چہرے ریڈی میڈ میک اپ کی وجہ سے خاصی حد تک تبدیل ہو چکے تھے۔

"یہ کیبن جس میں برکلے موجود ہے کہاں ہو سکتا ہے" ——— عمران نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے ادام سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کیا کہہ سکتا ہوں۔ ان پہاڑیوں میں کسی بھی جگہ ہو سکتا ہے" ——— ادام نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک کر رک گیا۔

"ایک منٹ۔ میں کوشش کرتا ہوں۔ شاید بات بن جائے" ——— عمران نے کہا اور پھر تیزی سے واپس کمرے میں داخل ہو گیا اور پھر اس نے میز کی درازوں کی تلاشی لینی شروع کر دی جس پر انٹرکام پڑا ہوا تھا اور چند

لمحوں بعد جب وہ میز کی سب سے نچلی دراز سے ایک فائل برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا تو اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر کمرے میں آ گئے تھے۔ عمران نے فائل کھول کر اسے دیکھنا شروع کر دیا۔ فائل میں پانچ چھ کاغذات اور ایک ہاتھ سے بنا ہوا نقشہ موجود تھا۔ کاغذات میں ٹورجن ہلز پر واقع چیک پوسٹس اور ایئر چیک پوسٹ کے بارے میں اشارات درج تھے اور ایک دوسرے سے رابطہ کے لئے انٹرکام کے نمبرز کے ساتھ ساتھ ہر جگہ پر موجود افراد کے نام اور پتے اور ان کے متعلق تفصیلات درج تھیں اور نقشے میں ان چیک پوسٹوں کا محل وقوع بتایا گیا تھا۔

عمران غور سے نقشے کو دیکھتا رہا۔ نقشے میں ایک پہاڑ ایسا بھی تھا جس کے گرد دائرہ لگا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ڈبل سی کے الفاظ درج تھے اور عمران سمجھ گیا کہ ڈبل سی کا مطلب چیف کیبن ہی ہو سکتا ہے۔

"آؤ۔ یہ سب سے اہم چیز ہے۔ اب ہم آسانی سے اس کیبن تک پہنچ سکتے ہیں" ——— عمران نے کہا اور فائل کو موڑ کر اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور پھر وہ کمرے سے نکل کر تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔

برکلے اپنے کیبن میں موجود تھا کہ یکلخت کیبن تیز سیٹی کی آواز سے گونج اٹھا اور یہ آواز سنتے ہی برکلے اس طرح اچھلا جیسے کیبن میں سیٹی کی آواز کی بجائے بم پھٹ پڑا ہو۔ اور پھر وہ تیزی سے کیبن کے آخری حصے کی طرف دوڑ پڑا۔ وہاں پہنچ کر اس نے ایک کونے میں ایک مخصوص جگہ پر پیر مارا تو وہاں سے زمین کا ایک تختہ صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اُٹھ گیا۔ یہاں سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں اور اب سیٹی کی تیز آواز نیچے سے ہی آتی سنائی دے رہی تھی۔ برکلے تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ یہاں دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی الماریاں موجود تھیں اور ایک طرف ایک میز اور اس کے پیچھے کرسی رکھی ہوئی تھی۔ میز پر ایک بڑی سی مستطیل مشین پڑی ہوئی تھی۔ سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی۔ یہ سیکشن ہیڈکوارٹر سے بات کرنے کا مخصوص ٹرانسمیٹر تھا۔ ایسا ٹرانسمیٹر جس سے سوائے خاص آدمی کے دوسرا کوئی

بات ہی نہ کر سکتا تھا۔ ورنہ ایک لمحے میں اس میں سے قاتل شعاع نکل کر اس کا خاتمہ کر سکتی تھی۔ اسے کسی صورت بھی ڈاج نہ دیا جا سکتا تھا۔ اور نہ ہی اس کی کال ٹیپ کی جا سکتی تھی نہ سنی جا سکتی تھی اور نہ اس کا محل وقوع کسی بھی صورت میں چیک کیا جا سکتا تھا۔ یہ بلیک تھنڈر کی اپنی ایجاد تھی اور یہ ٹرانسمیٹر خاص خاص ایجنٹوں کو دیا جاتا تھا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔ برکلے اٹنڈنگ۔ اوور" ۔۔۔ برکلے ایک بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"سپیشل کوڈ" ۔۔۔ مشین سے ایک آواز سنائی دی اور برکلے نے کوڈ دوہرا دیا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ سب باتیں اس مشین میں موجود کمپیوٹر سے ہی پوچھی جا رہی ہیں اور جب یہ مشین مکمل طور پر مطمئن ہو جائے گی، تب وہ برکلے کا رابطہ سیکشن ہیڈکوارٹر سے کرائے گی ورنہ نہیں۔

"ایس ایچ سے بات کرو" ۔۔۔ کافی دیر تک مختلف کوڈ پوچھنے کے بعد مشین سے آواز نکلی اور برکلے نے بے اختیار اطمینان کا گہرا سانس لیا۔

"ہیلو ۔۔ ایس ایچ کالنگ۔ اوور" ۔۔۔ اس بار ٹرانسمیٹر سے ایک اور سٹائل کی مشینی آواز سنائی دی۔ یوں لگتا تھا جیسے دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز سینکڑوں مختلف قسم کی مشینوں سے گزر کر آ رہی ہو۔

"یس ۔۔ برکلے اٹنڈنگ۔ اوور" ۔۔۔ برکلے نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر جرگن کو تم نے سپیشل ڈیفنس سسٹم آن کرنے کے لئے کہا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ کچھ ایکریمی ایجنٹ اس پاس موجود ہیں۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ اوور" ـــــ برکلے نے بے اختیار ایک طویل سانس لینے کے بعد کہا کیونکہ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ اُسے ایس۔ ایچ نے کیوں کال کیا ہے۔ اس نے ڈاکٹر جرگن کو سپیشل ڈیفنس سسٹم آن کرنے کا کہا تھا اور ڈاکٹر جرگن نے یقیناً سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع دی ہو گی۔

"کون ہیں وہ ـــــ؟ تم نے ایس۔ ایچ کو اس بارے میں اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"باس! ـــ ان لوگوں کی کوئی خاص اہمیت نہ تھی۔ وہ شکاری تھے اور ادھر آ نکلے تھے ـــــ فرسٹ چیک پوسٹ والوں نے انہیں واپس جانے کے لئے کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر ان کی جیپ پر میزائل گن سے فائرنگ کر کے جیپ سمیت ان کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اوور" ـــــ برکلے نے جواب دیا۔ ظاہر ہے اب وہ ایس۔ ایچ کو یہ تو نہ بتا سکتا تھا کہ یہ لوگ کون تھے اور یہ بھی نہ بتا سکتا تھا کہ فرسٹ چیک پوسٹ کراس کر کے یہ لوگ سیکنڈ چیک پوسٹ پر آ گئے تھے اور وہاں مارے گئے تھے۔

"کیا تم نے خود انہیں چیک کیا ہے۔ اوور" ـــــ؟ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ اوور" ـــــ برکلے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر اب شدید الجھن کے تاثرات نمودار ہوتے چلے جا رہے تھے کیونکہ اُسے مسلسل جھوٹ بولنا پڑ رہا تھا حالانکہ آج سے پہلے ایس۔ ایچ سے اس طرح جھوٹ بولنے کی اسے کبھی ضرورت ہی نہ پڑی تھی اور اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ ایک جھوٹ بول کر آدمی کس طرح پھنس جاتا ہے کہ

سے سنبھالنے کے لئے اُسے مسلسل جھوٹ بولنا پڑ جاتا ہے اور وہ جس طرح مسلسل جھوٹ بولتا چلا جاتا ہے اسی طرح وہ ایک نادیدہ جال میں پھنستا چلا جاتا ہے۔

"ان لوگوں کی جیپ فرسٹ چیک پوسٹ پر تباہ کی گئی ہے یا سیکنڈ چیک پوسٹ پر۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کا یہ سوال ہی بتا رہا تھا کہ انہیں کسی طرح اصل حقیقت کا علم ہو گیا ہے۔

"سیکنڈ چیک پوسٹ پر باس۔ اوور" ـــــ برکلے نے اس بار اصل بات کہہ ڈالی۔

"لیکن تم نے پہلے فرسٹ چیک پوسٹ کہا تھا۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سوری باس! ـــ میرے ذہن سے نکل گیا تھا۔ اوور" ـــــ برکلے نے مجبوراً کہا۔

"کیا یہ بات درست ہے کہ تم نے ان لوگوں کی موت کو خود چیک کیا ہے۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے کو حقیقتاً ایسے محسوس ہوا جیسے اس کا جسم پسینے میں بھیگتا چلا جا رہا ہو۔

"یس باس! ـــ میں نے انٹرکام پر آوازیں سُن کر چیک کیا تھا۔ اوور" برکلے نے بات کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ـــــ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں غلط طور پر سپر ایجنٹ بنایا گیا ہے ـــــ تمہارے پاس سپر ایجنٹ جیسی صلاحیتیں ہی سرے سے موجود نہیں ہیں۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا

اور برکلے کو اپنا ذہن اور کمرے میں موجود الماریاں بیک وقت تیزی سے گھومتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

" میں سمجھا نہیں باس۔ اوور" ——— برکلے نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تمہیں بر اس مشن کی کامیابی کے بعد سپر ایجنٹ الیگزینڈر کی سفارش پر سپر ایجنٹ بنایا گیا تھا اور جب سے تم سپر ایجنٹ بنے ہو ——— یہ پہلا مشن تمہارے سپرد کیا گیا ہے لیکن اس پہلے مشن میں ہی تمہاری صلاحیتیں سپر ایجنٹ تو کیا عام درجے کے ایجنٹ سے بھی کم تر ثابت ہو رہی ہیں۔ سنو ——— تم کہہ رہے ہو کہ جیپ پر آنے والوں کو دوسری چیک پوسٹ پر ختم کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوا۔ البتہ جیپ پر میزائل ضرور فائر کیے گئے ہیں لیکن جیپ خالی تھی ——— اور تم سے جو مائیکل بات کر رہا تھا وہ مائیکل نہیں، پاکیشیا کا علی عمران تھا ——— تمہیں علم نہیں ہے کہ لیبارٹری کا سپیشل ڈیفنس سسٹم آن ہونے کے بعد لیبارٹری کے اندر ایسی مشینری آن ہو جاتی ہے جس سے پوری پہاڑیاں اور ان کے اندر ہونے والا ہر واقعہ باقاعدہ ریکارڈ بھی ہوتا ہے اور چیک بھی ہوتا ہے اور اس مشینری کے سامنے نہ کوئی میک اپ اور نہ کوئی بناوٹی آواز نہیں ٹھہر سکتی۔ چنانچہ جیسے ہی سپیشل ڈیفنس سسٹم آن ہوا، جیپ میں موجود ایک ایکریمی اور چار پاکیشیائی چہرے صاف نظر آنے لگے اور پھر انہیں بیہوش کرنا۔ تمہارا وہاں جانا۔ ان کا میک اپ چیک کرنا پھر انہیں چھوڑ دینا۔ اس کے بعد کیبن میں تمہاری مورگن سے ہونے والی گفتگو ——— پھر تمہارے آدمی مائیکل اور اس کے ساتھیوں کا قتل اور عمران کے ہاتھ مائیکل

مخصوص فائل سب کچھ ریکارڈ ہو گیا اور ڈاکٹر جرگن نے فوری طور پر
ن۔ ایچ سے رابطہ قائم کیا اور پھر اس مشینری میں ریکارڈ ہونے والی
فوری طور پر ایس۔ ایچ کو منتقل کر دی گئی اور اس طرح ایس۔ ایچ
علوم ہو گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی ٹورجن ہلز پر پہنچ چکے ہیں اور
رف پہنچ چکے ہیں بلکہ وہ اس وقت تمہارے کیبن کی طرف بڑھ رہے
ں ——— تمہیں چاہیئے تھا کہ جیسے ہی تمہیں اطلاع ملی تھی کہ عمران
اس کے ساتھی پاکیشیا جانے کی بجائے واپس آگئے ہیں تم ایس، ایچ
ہری رپورٹ دیتے تاکہ تمہیں ان کے بارے میں تفصیلی ہدایات
جا سکتیں اور ویسے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل تمہاری
یتیں کسی طرح بھی بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹ جیسی ثابت نہیں ہوئیں
مہاری کارکردگی سے بلیک تھنڈر کی توہین ہوئی ہے اس لئے
یں موت کی سزا دی جاتی ہے۔ اوور اینڈ آل" ——— دوسری طرف
کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی مشین سے یکلخت سرخ رنگ کی تیز شعاع
کر برکلے کے سینے پر پڑیں اور برکلے بے اختیار چیختا ہوا اچھل کر
سمیت پیچھے گرا اور ایک لمحہ تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا اور اس
اتھ ہی مشین میں خوفناک دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے مشین ٹکڑے
ے ہو کر ادھر ادھر بکھر گئی۔

عمران اور اس کے ساتھی درختوں کی اوٹ لیتے ہوئے مسلسل اس طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جس طرف مائیکل کی میز کی دراز سے برآمد ہونے والے نقشے کے مطابق برکلے کا کیبن تھا کہ اچانک دور سے انہیں ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی اور وہ سب بجلی کی سی تیزی سے اِدھر اُدھر جھاڑیوں میں گھستے چلے گئے۔ اسی لمحے درختوں کے اوپر انہیں ہیلی کاپٹر اڑ کر اس طرف کو جاتا دکھائی دیا جس طرف سے وہ آ رہے تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ کافی آگے جا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"برکلے یقیناً اس سیکنڈ چیک پوسٹ پر جا رہا ہے اور وہاں موجود اپنے ساتھیوں کی لاشیں دیکھنے کے بعد یہاں کی صورت حال یقیناً تیزی سے تبدیل ہو جائے گی۔ اس لئے ہمیں اس کی واپسی سے پہلے پہلے ہر صورت میں اس کیبن تک پہنچنا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے جھاڑی سے

ـتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھنے لگا اور تھوڑی دیر بعد
ـس دور سے درختوں کے درمیان ایک بڑا سا لکڑی کا کیبن نظر
ـ لگا لیکن کیبن کے ارد گرد کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ یوں لگتا تھا
ـیبن خالی پڑا ہوا ہو۔ وہ سب احتیاط سے چاروں طرف پھیل کر
ـ بڑھتے چلے گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب چاروں طرف سے
ـ تک پہنچ گئے۔ کیبن اور اس کے اطراف واقعی خالی تھے وہاں
ـ آدمی موجود نہ تھا۔

عمران تیزی سے آگے بڑھا اور کیبن میں داخل ہو گیا۔ کیبن ہر قسم
ـازوسامان سے مکمل طور پر آراستہ تھا۔

"یہ تو واقعی خالی ہے"۔۔۔۔ تنویر نے عمران سے پیچھے کیبن میں
ـہوتے ہوئے کہا۔

"برکلے شاید یہاں اکیلا رہتا ہے اور وہ ہیلی کاپٹر پر واپس گیا ہے"۔
ـنے کہا اور پھر ذرا سا آگے بڑھتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ
ـکے آخری حصے میں فرش کا ایک حصہ صندوق کے ڈھکن کی طرح
ـاٹھا ہوا تھا اور سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں
ـنیچے بھی خاموشی تھی۔

ـصفدر بھی کیبن کے اندر آ گیا تھا جب کہ باقی ساتھی باہر ہی رک گئے
ـر چند لمحوں بعد جب عمران، تنویر اور صفدر سیڑھیاں اترتے ہوئے
ـنیچے تو وہ تینوں بے اختیار اچھل پڑے۔ یہ ایک کمرہ تھا جس میں
ـی لاش پڑی ہوئی تھی۔ جس کے گرد کسی مشین کے ٹوٹے ہوئے
ـچھوٹے پرزے بکھرے پڑے تھے البتہ اس مشین کا اصل ڈھانچہ

جو بری طرح تڑمڑ سا گیا تھا مین کے اوپر ہی پڑا تھا۔ اس تہہ خانے کی
دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی الماریاں موجود تھیں۔
" برکلے کی لاش تو یہاں پڑی ہے۔ پھر ہیلی کاپٹر پر کون گیا ہے۔
یہ کیا چکر چل گیا ہے" ——— ؟ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
اچانک ایک الماری سے سیٹی کی تیز آواز سنائی دی اور عمران اور ا
کے ساتھی بے اختیار چونک کر اس الماری کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے
جلدی سے الماری کے پٹ کھولے تو اس کے اندر ایک بڑی سی مشین
موجود تھی ——— سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی اور ایک بلب
بھی مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ عمران کچھ دیر اس مشین کو غور سے دیکھتا ر
مشین بالکل نئی تھی اور اس پر بٹن کے نیچے لکھے ہوئے الفاظ نمایا
تھے۔ کچھ دیر غور سے دیکھنے کے بعد عمران نے بے اختیار ایک طو
سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی انتہائی جدید ٹیلی ویوٹرانسمیٹر
اس نے ایک بٹن پر انگلی رکھ کر اسے پریس کر دیا تو سیٹی کی آواز بند
اور اس کی جگہ ایک مشینی سی آواز نکلنے لگی۔
" ہیلو ہیلو ——— میں چیف باس سیکشن ہیڈ کوارٹر نمبر الیون بلیک
الماری کے سامنے کھڑے پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران سے مخاطب
مسٹر علی عمران! ——— میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو دیکھ بھی رہا
اور تمہاری باتیں بھی سن رہا ہوں ——— مجھے معلوم ہے کہ تم لو
سیکنڈ چیک پوسٹ پر کس طرح برکلے کو دھوکہ دینے میں کامیاب ر
اور وہاں کے انچارج مائیکل اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے
کامیاب رہے ہو ——— اس سے پہلے تم نے برکلے کے آدمی جیف

وپ میں فرسٹ چیک پوسٹ پر وہاں کے انچارج جیمز کو بھی شاندار
ندازمیں ڈاج دیا ——— برکلے بلیک تھنڈر کا صرف ایجنٹ تھا۔ لیکن
ے انتہائی اہم مشن میں اس کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے مین ہیڈ کوارٹر
سیکشن ہیڈ کوارٹر نمبر الیون کی سفارش پر اسے سپر ایجنٹ بنا دیا تھا
ن اب اس سپر مشن میں اس کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے سیکشن ہیڈ کوارٹر
یہ احساس ہو گیا کہ برکلے کے پاس ایسی صلاحیتیں نہیں تھیں کہ وہ
ب تھنڈر کا سپر ایجنٹ بن سکتا ——— اسے سپر ایجنٹ بنانے میں
ں۔ ایچ الیون کے ایک اور سپر ایجنٹ الیگزینڈر نے سفارش کی
ی۔ چنانچہ ایس۔ ایچ نے فوری طور پر اہم فیصلے کئے اور برکلے اور
لیگزینڈر دونوں کو موت کی سزا دے دی اور اس پر عملدرآمد بھی
دیا گیا ہے ——— ہمیں احساس ہے کہ تمہارا نام مین ہیڈ کوارٹر
ریزرو لسٹ میں ہے اس لئے مین ہیڈ کوارٹر کے فیصلے کے مطابق
ب تھنڈر تمہیں ہلاک نہیں کر سکتی ——— یہ ریزرو لسٹ مین ہیڈ کوارٹر
اس لئے تیار کی ہے کہ جب بلیک تھنڈر پوری دنیا کا کنٹرول سنبھالے
تو اس لسٹ میں شامل افراد بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹ بن جائیں
اس میں تمہارے نام کے ساتھ ساتھ کافرستان کے کرنل فریدی کا
بھی شامل ہے۔ اگر تمہارا نام اس لسٹ میں شامل نہ ہوتا تو بہت
تمہیں ہلاک کر دیا جاتا۔ کیونکہ بلیک تھنڈر کے لئے تمہیں ہلاک کرنا
مشکل کام نہیں ہے۔ اب بھی اس مشین سے نکلنے والی صرف
شعاع تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ بہرحال
بات کو چھوڑو ——— اب رہ گئی اس سپر مشن کی بات۔ جس کے لئے

تم پاکیشیا سے یہاں پہنچے ہو۔ تو ایس ۔ ایچ ۔ الیون کی ایک لیبارٹری
واقعی ان پہاڑیوں کے نیچے موجود ہے اور تمہارے ملک کا سائنسدان
احسن بیگ اور اس کا فارمولا بھی اس لیبارٹری میں موجود ہے ۔
ہمیں معلوم ہے کہ تم چاہے جو کچھ بھی کر لو ۔ نہ ہی اس لیبارٹری میں
داخل ہو سکتے ہو اور نہ ہی یہاں سے کچھ حاصل کر سکتے ہو۔ اس لئے
ہم نے پہاڑیوں میں موجود بر کلے کے تمام ساتھیوں کو بھی واپس بھجوا
دیا ہے" ۔ دوسری طرف سے بولنے والے نے پوری تفصیل سے
بات کرتے ہوئے کہا اور عمران، تنویر اور صفدر تینوں حیرت سے گنگ
کھڑے مشین سے نکلنے والی آواز سنتے رہے۔

"کیا میں بھی کچھ کہہ سکتا ہوں جناب چیف باس صاحب سیکشن
ہیڈ کوارٹر نمبر الیون" ۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"ہاں بولو ۔ میں نے پہلے بتایا ہے کہ میں سن بھی رہا ہوں اور
تمہیں دیکھ بھی رہا ہوں" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پہلے تو میری طرف سے شکریہ قبول کرو کہ آج کا دن میرے لئے
ایک یادگار دن ہو گا کہ آج مجھے بلیک تھنڈر کے ایک سیکشن ہیڈ کوارٹر
چلا ہے اس کا نمبر الیون، میرا مطلب ہے کہ کرکٹ ٹیم کے مطابق آخری
نمبر ہی سہی اور اگر تمہیں کرکٹ سے دلچسپی ہے تو تمہیں معلوم ہی ہو گا
کہ بیچارہ گیارہواں کھلاڑی آؤٹ نہ ہونے کے باوجود دسویں کھلاڑی
کے آؤٹ ہونے پر خاموشی سے واپس پویلین میں چلا جاتا ہے ۔ اس
لئے گیارہویں کھلاڑی کی ٹیم میں وہ عزت تو نہیں ہوتی جو پہلے نمبر دار
پر کھلاڑیوں کی ہوتی ہے ۔ لیکن بہرحال وہ ٹیم کا کھلاڑی تو ہوتا ہے

...لئے تمہارا نمبر گیارہواں ہی سہی ۔ بہرحال تم بلیک تھنڈر کے سیکشن
...ہیڈکوارٹرز ٹیم کے کھلاڑی تو ہو، جس سے میری بات ہو رہی ہے
...نہ آج سے پہلے تو بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹوں، میرا مطلب ہے کہ
...پارے وہ لوگ جو کھلاڑیوں کی نیٹ پریکٹس کے دوران انہیں گیندیں
...ا اٹھا کر دیتے رہتے ہیں، سے ہی واسطہ پڑتا رہا ہے ۔ جہاں
...ے اس ریزرو لسٹ کا تعلق ہے تو بلیک تھنڈر کے مین ہیڈکوارٹر کے
...ر پرواران خاصے ہوشیار لوگ معلوم ہوتے ہیں کہ پوری دنیا میں جو شخص
...ں ان کے لئے مشکل ثابت ہوتا ہے اس کا نام وہ ریزرو لسٹ میں
...ہ دیتے ہیں تاکہ بلیک تھنڈر کے باقی کل پرزوں پر رعب جمایا جا سکے۔
...ان لوگوں کو تو ہم نے خود چھوٹ دے رکھی ہے ۔ جہاں تک
...ہاری اس بات کا تعلق ہے کہ اس مشین سے نکلنے والی شعاع ہم تینوں
...خاتمہ کر سکتی ہے تو تم اسے بیشک آزما کر دیکھ لو۔ تمہاری یہ کوشش
...د فیصد ناکام رہے گی۔ اس لئے کہ بلیک تھنڈر نے ہی سائنس میں اکیلے
...قی نہیں کی، پاکیشیا میں بھی لوگ سائنس پڑھتے ہیں اور اس کا یہی ثبوت کافی
...ے کہ بلیک تھنڈر کو پاکیشیائی سائنسدان احسن بیگ کو اس کے فارمولے
...یت اغوا کرنا پڑا ہے ۔ اور یہ بھی پاکیشیا کی اہمیت ہے کہ تم
...لٹر احسن بیگ کی برآمدگی کے اس مشن کو سپر مشن کہہ رہے ہو۔ ویسے
...ے پاس ایسے آلات بھی موجود ہیں کہ کوئی شعاعی ہتھیار ہم پر اثر نہیں
...سکتا ۔ باقی رہی یہ بات کہ تمہاری یہ لیبارٹری ناقابل تسخیر ہے۔
یقیناً ایسا تمہارے لئے ہو گا، ہمارے لئے نہیں ۔ میں نے اس سے
...ی زیادہ ناقابل تسخیر لیبارٹریوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی امداد

سے تسخیر کیا ہوا ہے۔ البتہ تم لوگوں نے ان پہاڑیوں سے اپنے آدمیوں
کو واپس بلوا کر مجھے مزید قتل و غارت کرنے سے بچا لیا ہے۔ کیونکہ
مجھے اس خوامخواہ کی قتل و غارت سے ہمیشہ الجھن ہوتی ہے اس لئے
میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کے جواب میں تمہیں بھی کوئی انعام دیا جائے
اور وہ انعام ہوگا تمہاری اس لیبارٹری کا صحیح سلامت رہ جانا ۔۔۔ اور
اسے واقعی میری اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے انعام سمجھنا۔
باقی رہا پاکیشیائی سائنسدان احسن بیگ اور اس کا فارمولا ۔۔۔ تو چونکہ
ان دونوں کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور پاکیشیا کے مفادات کا تحفظ ہمارے
فرائض میں شامل ہے اس لئے ان دونوں کو تو بہرحال ہم واپس لے ہی
جائیں گے اور تمہارا یہ سپر مشن ہمارے ہی ہاتھوں تکمیل کو پہنچے گا ۔۔۔
دیٹس آل" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہاری یہ زہریلی زبان ایک لمحے میں کاٹی جا سکتی ہے۔ لیکن
مین ہیڈ کوارٹر کے احکامات کی وجہ سے میں مجبور ہوں ۔۔۔ بہرحال تم
سے جو ہوتا ہے وہ کر لو ۔۔۔ اور سنو! ۔۔۔ دو منٹ کے اندر اس تہہ خانے
بلکہ اس کیبن سے ہی باہر نکل جاؤ۔ ورنہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی
موت کی ذمہ داری مجھ پر نہ ہوگی ۔۔۔ دیٹس آل" ۔۔۔ دوسری طرف
سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جلتا ہوا بلب بجھ
گیا۔ مگر بلب کے بجھتے ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر مشین
کے نچلے حصے میں موجود ایک بٹن دبا دیا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے
اس نے خنجر نکالا اور مشین کی سائیڈ سے نکل کر الماری کے عقب میں جانے
والی تار کو اس نے خنجر کی مدد سے ایک لمحے میں کاٹ دیا۔

"اب کر لو دھماکہ چیف باس صاحب" ۔۔۔ عمران نے پیچھے ہٹتے
ہوئے مسکرا کر کہا اور اسی لمحے اس تار میں سے جو الماری کے عقب سے
آ رہی تھی شعلہ سا نکلا اور تار کا سرا دھڑا دھڑ جلنے لگا۔ عمران نے
ہاتھ میں موجود خنجر کے دستے کو جلدی سے اس سرے پر رکھ کر تار کے
جلتے ہوئے سرے کو پوری قوت سے رگڑ دیا۔ دوسرے لمحے آگ بجھ گئی
اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"کیا اسے معلوم نہیں ہو جائے گا کہ اس کا کام نہیں ہوا" ۔۔۔؟
تنویر نے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ اس کے لحاظ سے اس وقت کیبن اور یہ تہہ خانہ خوفناک
دھماکوں سے تباہ و برباد ہو چکا ہوگا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور تنویر نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ اگر لیبارٹری تباہ نہ ہوگی تو ہمارا مشن کیسے مکمل
ہوگا ۔۔۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"یہ تو عمران نے اس پر رعب جمانے کے لئے کہہ دیا ہے صفدر
سمجھا کرو" ۔۔۔ عمران کے بولنے سے پہلے تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے ۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ بلیک تھنڈر سائنس میں
باقی دنیا سے آگے ہے۔ اب تم اس مشین کو ہی دیکھ لو۔ ابھی شاید ہماری
دنیا کے سائنسدان اس کے آئیڈیئے کو بھی نہ سوچ سکے ہوں گے اور
بلیک تھنڈر اسے استعمال بھی کر رہی ہے ۔۔۔ لیبارٹری سائنسی لحاظ
سے واقعی ناقابل تسخیر ہوگی لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہو تو پھر واقعی
ہر نا ممکن ممکن بن جاتا ہے۔ لیکن ہمیں کیا ضرورت ہے خوامخواہ لیبارٹری

تباہ کرنے کی ۔۔۔ ہمارا مشن تو احسن بیگ کو حاصل کرنا ہے وہ ہم کر لیں گے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"۔۔۔؟ تنویر اور صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک میں اس مشین کو سمجھا ہوں یہ بلیک تھنڈر کے عالمی ٹرانسمیٹر نیٹ ورک کا ایک حصہ ہے اس لئے یقیناً اس کی مدد سے ہم لیبارٹری کے انچارج سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ اس چیف باس نے اسے فوری طور پر تباہ کرنا ضروری سمجھا ۔۔۔ جب میں اسے دوبارہ ورکنگ آرڈر میں لے آؤں گا تو پھر اس سے لیبارٹری سے رابطہ قائم کر کے کوئی چکر چلانا پڑے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن کیا اس کے دوبارہ ورکنگ آرڈر میں آتے ہی چیف باس کو علم نہ ہو جائے گا"۔۔۔؟ صفدر نے کہا۔

"اس کے دو رینج سیکشن ہیں۔ ایک شارٹ اور لانگ ۔۔۔ اگر ہم اس کے شارٹ رینج سیکشن کو آن کر لیں تو میرا خیال ہے کہ ہم لیبارٹری سے رابطہ قائم کر لیں گے اور اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر الماری کے خانے میں رکھی اس مشین کو اٹھا کر وہ اوپر جاتی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کیبن میں پہنچ چکے تھے۔

"کیا ہوا ۔ تم لوگوں نے اندر بہت دیر لگا دی"۔۔۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل نے کیبن میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور صفدر اور تنویر اُسے اب تک ہونے والی ساری بات چیت اور کارروائی کی تفصیل بتانے میں مصروف ہو گئے جب کہ اس دوران عمران مشین کو میز پر رکھ کر کیبن کی

اشی لینے میں مصروف ہو گیا تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک بنکل کٹ وہاں سے تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ کٹ نے شاید لٹ ہیلی کاپٹر کی ایمرجنسی مرمت کے لئے یہاں رکھی ہوئی تھی لیکن یہ ں مشین کو کھولنے کے بھی کام آسکتی تھی۔

"اب پہرے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے سب لوگ آرام کریں۔ ں اس مشین کو کھول کر اس کی مشینی کارکردگی کو پوری طرح سمجھنا چاہتا وں تاکہ اگر ہو سکے تو اس کی مدد سے ہی ہم اپنا مشن مکمل کر کے ٹھنڈے ٹھنڈے واپس جا سکیں"۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا ر کہا اور پھر اس نے مشین کو کھولنا شروع کر دیا۔ ساری مشین کھول کر ں نے ایک ایک پرزے کو چیک کیا اور پھر اُسے واپس بند کرنا شروع ر دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ اس ے سارے ساتھی باہر چلے گئے تھے تاکہ عمران اس ریسرچ کے دوران سٹرب نہ ہو۔

"کچھ پتہ چلا"۔۔۔ اچانک صفدر نے کیبن میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"بہت کچھ پتہ چل گیا ہے ۔۔۔ یہ تو پوری جادو کی پٹاری ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوتے کہا۔ وہ اب مشین کو دوبارہ بند کرنے میں مصروف تھا اور صفدر سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا اور پھر جب تک عمران نے مشین مکمل طور پر بند کی، سارے ساتھی وہاں پہنچ گئے۔

عمران نے مشین اٹھائی اور پھر سب ساتھیوں سمیت وہ نیچے تہہ خانے میں آگیا۔ اس نے مشین کا رابطہ اس تار سے جوڑ دیا جسے اس نے خنجر سے ٹا تھا۔

"یہ تار کس کام آتی ہے عمران صاحب" ۔۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔
"نیچے کہیں اٹیمک بیٹری موجود ہے۔ یہ اس کی تار ہے۔ اس سے یہ مشین کام کرتی ہے لیکن اس کی باقی کارکردگی ریڈیو سگنلز کی مرہون منت ہے" ۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے سارے ساتھیوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے مشین کے مختلف بٹن آپریٹ کرنے شروع کر دیئے اور دوسرے لمحے مشین سے ہلکی سی گھر گھر کی آوازیں سنائی دیں اور پھر یکلخت ایک انسانی آواز سنائی دی۔
"ڈاکٹر شلٹن ۔۔۔ ایس۔ ایچ نے ہمیں پوری طرح ہوشیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔ اوپر دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ موجود ہیں لیکن سپیشل ڈیفنس سسٹم آن ہونے کی وجہ سے وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس کے باوجود تم ہوشیار رہنا" ۔۔۔۔ بولنے والے کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ بوڑھا آدمی ہے۔
"یس ڈاکٹر جرگن ۔۔۔ لیکن کیا ایس۔ ایچ ان لوگوں کا خاتمہ نہیں کر سکتا"۔ دوسری آواز سنائی دی۔
"ایس۔ ایچ نے بتایا ہے کہ مین ہیڈکوارٹر نے ایسا کرنے سے منع کر دیا ہے ورنہ ایس۔ ایچ تو بہت غصے میں تھا ۔۔۔۔ ان ایجنٹوں نے اس سے بے حد توہین آمیز گفتگو کی ہے لیکن وہ مین ہیڈکوارٹر کی وجہ سے مجبور ہے ۔۔۔۔ ویسے وہ کہہ رہا تھا کہ وہ مین ہیڈکوارٹر سے بات کرے گا اور مین ہیڈکوارٹر نے اجازت دے دی تو پھر وہ ان کا خاتمہ کر دے گا۔ ورنہ دوسری صورت میں یہ لوگ خود ہی سر ٹکرا ٹکرا کر آخر کار واپس چلے جائیں گے" ۔۔۔۔ ڈاکٹر جرگن نے جواب دیا۔

"یس ڈاکٹر" ۔۔۔۔ ڈاکٹر شلٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایسی
از سنائی دی جیسے رسیور رکھا گیا ہو۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے
ب بار پھر مشین کے بٹن آپریٹ کرنے شروع کر دیتے اور دوسرے لمحے
ین میں سے سیٹی جیسی آواز نکلنے لگی اور کئی بلب بیک وقت جلنے
ینے لگے۔ سیٹی کی آواز چند لمحے نکلتی رہی پھر یکلخت وہ بند ہوئی اور
ں کی جگہ ڈاکٹر جرگن کی آواز سنائی دی۔
"یس ۔ ڈاکٹر جرگن اٹنڈنگ یو" ۔۔۔۔ ڈاکٹر جرگن کا لہجہ بے حد
ڈبانہ تھا۔
"چیف باس ایس۔ ایچ" ۔۔۔۔ عمران کے حلق سے ویسی ہی آواز
لی جیسی اس سے بات کرتے ہوئے چیف باس سیکشن ہیڈکوارٹر کی تھی۔
"یس چیف ۔۔ کیا حکم ہے" ۔۔۔۔ ڈاکٹر جرگن کا لہجہ اسی طرح
بے حد مودبانہ تھا۔
"ڈاکٹر جرگن! ۔۔۔ میری مین ہیڈکوارٹر سے بات ہوئی ہے۔ میں
لے تو سوچا تھا کہ مین ہیڈکوارٹر مجھے اس بات کی اجازت دے دے گا
ہ میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دوں ۔۔۔ لیکن مین ہیڈکوارٹر
لے میری توقعات کے بالکل برعکس حکم دے دیا ہے" ۔۔۔۔ عمران
نے کہا۔
"اوہ ۔۔ وہ کیا چیف" ۔۔۔۔ ڈاکٹر جرگن کی چونکتی ہوئی آواز
سنائی دی۔
"مین ہیڈکوارٹر نے حکم دیا ہے کہ یہ ایجنٹ انتہائی خطرناک ہیں اس
لئے لیبارٹری کو رسک میں نہیں ڈالا جا سکتا۔ چنانچہ مین ہیڈکوارٹر نے

حکم دیا ہے کہ پاکیشائی سائنسدان احسن بیگ کو اس کے فارمولے سمیت فوری طور پر سپیشل دے کھول کر باہر بھجوا دیا جائے" ــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ــ اگر مین ہیڈ کوارٹر نے ایسا حکم دیا ہے تو پھر واقعی یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہوں گے چیف ــــ لیکن چیف ــ اس سائنسدان کو باہر بھیجنے کے لئے ہمیں سپیشل ڈیفنس سسٹم آف کرنا پڑے گا" ــــ ڈاکٹر جرگن نے کہا۔

"اب اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ــــ اس ایجنٹ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ لیبارٹری کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ اُسے صرف وہ سائنسدان اور فارمولا چاہیئے۔ اور ہاں ــ اس فارمولے پر کام شروع ہے یا۔؟" عمران نے کہا۔

"نہیں جناب! ــ ابھی کام شروع نہیں ہوا کیونکہ احسن بیگ یہاں آتے ہی بیمار پڑ گیا تھا اور پھر یہاں پہلے سے جو کام شروع تھا وہ مکمل ہونے والا تھا اس لئے یہی فیصلہ کیا گیا تھا کہ اس کام کے مکمل ہونے کے بعد اس پر کام شروع کیا جائے گا ــــ میں نے آپ کو بتایا تو تھا" ڈاکٹر جرگن نے کہا۔

"اچھا ــ مین ہیڈ کوارٹر نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ اس فارمولے کی اگر کوئی نقل وغیرہ بنائی گئی ہے تو وہ بھی ساتھ بھجوا دی جائے تاکہ یہ ایجنٹ پوری طرح مطمئن ہو کر واپس چلے جائیں" ــــ عمران نے کہا۔

"جناب! ــ احسن بیگ بیحد ہوشیار آدمی ہے اس نے پہلے ہی اس فارمولے کی مائیکرو فلم ایسے کیمیکلز لگا کر تیار کی ہوئی ہے کہ اگر اس کی

مزید نقل بنانے کی کوشش کی جائے تو پورا فارمولا ہی ضائع ہو سکتا ہے۔ اس لئے کوئی نقل بنائی ہی نہیں گئی" ــــ ڈاکٹر جرگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ــــ تم ایسا کرو کہ فوری طور پر احسن بیگ اور فارمولے کو لیبارٹری سے نکال کر اس کیبن تک پہنچا دو جو برکلے کے لئے مخصوص تھا تاکہ مین ہیڈ کوارٹر کے حکم کی فوری تعمیل ہو سکے ــــ تمہیں معلوم تو ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر اپنے احکامات کی فوری تعمیل چاہتا ہے" ــــ عمران نے کہا۔

"یس چیف باس" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

"کمال ہے ــ حیرت ہے ــ تم نے تو واقعی جادو جیسا کارنامہ سرانجام دیا ہے" ــــ عمران کے پیچھے ہٹتے ہی سب سے پہلے تنویر نے کہا۔

"اس مشینری کو سمجھ لینے کے بعد یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے ــــ اب دعا کرو کہ احسن بیگ اور فارمولے کے یہاں تک پہنچنے سے پہلے وہ ایس ایچ ڈاکٹر جرگن کو کال نہ کر دے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــ واقعی یہ خطرہ تو بہرحال موجود ہے۔ لیکن عمران صاحب! آپ نے جس انداز میں ڈاکٹر جرگن سے بات کی ہے آپ کو کیسے اس بات کا علم ہوا کہ وہ ایس، ایچ ڈاکٹر جرگن سے ایسے بے تکلفانہ انداز میں گفتگو کرتا ہوگا" ــــ صفدر نے کہا۔

"کچھ نفسیات میں بھی دخل رکھنا پڑتا ہے ــــ بلیک تھنڈر کا سارا

سیٹ اَپ جدید ترین سائنسی آلات پر رکھا گیا ہے اس لئے ظاہر ہے
کہ اس کی کل متاع سائنس لیبارٹریاں اور سائنسدان ہی ہوں گے ۔
اس لئے لازماً ایک اہم اور بڑی سائنس لیبارٹری کے انچارج سائنسدان
سے بلیک تھنڈر کے انتظامی عہدیدار رعب دار یا کرخت لہجے میں بات
نہ کرتے ہوں گے اور اگر کوئی بات ہوتی بھی تو پھر اسے بہرحال سنبھالنا
تو پڑتا" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب ہمیں باہر جانا چاہیئے ---- نجانے یہ لوگ کدھر سے آئیں" ----
اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم سب باہر جاؤ ---- مجھے اس وقت تک یہیں رہنا ہوگا جب تک
احسن بیگ کیبن تک نہ پہنچ جائے ---- کیونکہ اگر اس دوران ایس
ایس۔ ایچ نے ڈاکٹر جرگن سے رابطہ قائم کیا تو مجھے بھی معلوم ہوجائے گا
اور میں اسے سنبھالنے کی کوشش کروں گا" ---- عمران نے جواب
دیا اور سارے ساتھیوں نے سر ہلاتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف کا رُخ
کرلیا۔ عمران الماری کے سامنے کھڑا بغور اس مشین کو دیکھ رہا تھا۔ اس
کے چہرے پر سسپنس کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ یہ لمحات واقعی اس
کے لئے بھی انتہائی اعصاب شکن ثابت ہو رہے تھے۔ وہ دل ہی دل
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا کہ وہ ایس۔ ایچ، احسن بیگ کے کیبن
تک پہنچنے سے پہلے ڈاکٹر جرگن سے رابطہ قائم نہ کرے ورنہ واقعی اس
کی ساری پلاننگ یکلخت فیل ہوسکتی تھی۔ پھر آدھے گھنٹے کے اس
جان لیوا سسپنس کے بعد اچانک اُسے سیڑھیوں میں سے صفدر کی
آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب ---- عمران صاحب! ---- دو آدمی جن میں ایک
پاکیشائی ہے، دُور سے آتے دکھائی دے رہے ہیں" ---- صفدر نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آگیا۔

"اوہ خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ تو واقعی بے حد رحیم و کریم ہے"
عمران نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے
چلتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کیبن سے باہر
آگیا۔ صفدر بھی اس کے پیچھے باہر آگیا۔

"وہ دیکھیئے ---- وہ سامنے" ---- صفدر نے کہا اور عمران نے دیکھا کہ
واقعی وہاں کچھ دُور دو آدمی تیز تیز قدم اٹھاتے کیبن کی طرف آرہے تھے
ان میں سے ایک نوجوان پاکیشائی تھا اور دوسرا ادھیڑ عمر ایکریمی تھا۔
دوسرے کے جسم پر سفید کوٹ تھا اور اس نے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھے
ہوئے تھے جیسے وہ پناہ طلب کر رہا ہو۔ اور عمران اس کا مطلب سمجھ گیا
اُسے خطرہ تھا کہ کہیں اُسے دشمن سمجھ کر دُور سے ہی گولی نہ مار دی جائے۔

"آجاؤ ---- ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے" ---- عمران نے اونچی آواز
میں کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں قریب پہنچ گئے۔ پاکیشائی نوجوان کا
چہرہ زرد تھا اور اس کے زرد چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم پاکیشائی ہو ---- یا ----؟" دوسرے آدمی نے حیرت سے عمران اور
اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی ایکریمی
میک اَپ میں تھے اور عمران اس کے بولتے ہی سمجھ گیا کہ یہ ڈاکٹر شلٹن ہے
وہی ڈاکٹر شلٹن جس سے ڈاکٹر جرگن بات کر رہا تھا لیکن ظاہر ہے کہ وہ
یہاں اس کا اظہار نہ کرسکتا تھا۔

"ہم پاکیشائی ہیں ___ مگر تم کون ہو۔ یہ تو پاکیشائی سائنس دان ڈاکٹر
احسن بیگ لگتا ہے" ___ عمران نے چہرے پر حیرت کے تاثرات پیدا
کرتے ہوئے کہا۔ لہجے میں بھی مصنوعی حیرت تھی۔
"میرا نام ڈاکٹر شلٹن ہے اور یہ واقعی پاکیشائی سائنسدان احسن بیگ
ہے ___ لیکن تم تو کسی طرح بھی پاکیشائی نہیں لگ رہے ___ چہروں
سے تو تم ایکریمی ہی لگتے ہو" ___ ڈاکٹر شلٹن نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔
"ہم میک اپ میں ہیں ڈاکٹر شلٹن ! ___ لیکن کہیں آپ لوگ ہم
سے دھوکہ تو نہیں کر رہے ___ ہم تو خود ڈاکٹر احسن بیگ اور اس
کے فارمولے کو حاصل کرنے یہاں آتے تھے اور ڈاکٹر احسن بیگ تو
لیبارٹری میں تھے اور ہم ابھی سوچ ہی رہے تھے کہ اس لیبارٹری کو
کس طرح اوپن کرایا جائے" ___ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"بلیک تھنڈر کے مین ہیڈکوارٹر نے تم پر احسان کر دیا ہے اور اسی
کے حکم پر ڈاکٹر احسن بیگ کو اس کے فارمولے سمیت تمہارے پاس
لے آیا گیا ہے۔ تم اسے وصول کر لو ___ اس کا فارمولا بھی اس کے پاس
ہے۔ بے شک اس سے پوچھ لو" ___ ڈاکٹر شلٹن نے کہا۔
"ڈاکٹر احسن بیگ ! ___ کیا تم واقعی ڈاکٹر احسن بیگ ہو" ___ عمران
نے اس بار پاکیشائی زبان میں براہ راست ڈاکٹر احسن بیگ سے بات کرتے
ہوئے کہا۔
"ہاں ___ میں ڈاکٹر احسن بیگ ہوں اور میرا فارمولا بھی میرے پاس
موجود ہے ___ مگر تم لوگ کون ہو" ___ ؟ ڈاکٹر احسن بیگ نے

حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"او۔ کے ڈاکٹر شلٹن ! ___ اب آپ جا سکتے ہیں۔ ہماری طرف سے
اپنے ہیڈ کوارٹر کا شکریہ ادا کر دیں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے
ڈاکٹر شلٹن سے کہا اور ڈاکٹر شلٹن سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔
"آؤ ڈاکٹر احسن بیگ ___ اندر کیبن میں آجاؤ" ___ عمران نے
ڈاکٹر احسن بیگ سے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ کیبن میں پہنچ گئے۔
"سب سے پہلے تو اپنی رہائی پر میری طرف سے مبارکباد قبول کرو۔
میرا نام علی عمران ہے اور میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں۔
آپ کے اغوا کے بعد حکومت پاکیشیا نے آپ کی برآمدگی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ
سروس کی ڈیوٹی لگائی تھی اور ہمیں خوشی ہے کہ ہمارا مشن کامیاب رہا
ہے" ___ عمران نے کہا۔
"اوہ ___ تو یہ بات ہے۔ ویری گڈ ___ ویسے انہوں نے کمال کیا ہے
کہ مجھے خود ہی رہا کر دیا ہے۔ ورنہ میں تو حقیقتاً مایوس ہو چکا تھا" ___
ڈاکٹر احسن بیگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے باقی ساتھی بھی اندر آگئے
یقیناً ڈاکٹر شلٹن ان کی نظروں سے غائب ہو چکا ہو گا۔
"آیئے ڈاکٹر احسن بیگ ___ ان لوگوں کا شکریہ ادا کر دیا جائے۔ یہ
ہمارا اخلاقی فرض ہے" ___ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔
"کس کا شکریہ ___ کیا مطلب" ___ ؟ ڈاکٹر احسن بیگ نے حیران
ہوتے ہوئے کہا۔
"ان کا ___ جنہوں نے آپ کو رہا کیا ہے" ___ عمران نے سیڑھیاں
اترتے ہوئے کہا۔ باقی ساتھی بھی ان کے پیچھے تہہ خانے میں آگئے۔

"اوہ ـــ یہ لاش ـــ یہ کس کی لاش ہے" ـــــ ڈاکٹر احسن بیگ نے تہہ خانے میں پڑی برکلے کی لاش دیکھ کر بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹ برکلے کی لاش ہے ـــ آپ کو بین الاقوامی تنظیم بلیک تھنڈر نے اغوا کرایا تھا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ! ـــ مجھے بتایا گیا تھا۔ ویسے یہ تنظیمیں ایسے ایسے لوگوں کو خرید لیتی ہیں کہ آدمی سوچ بھی نہیں سکتا" ـــــ ڈاکٹر احسن بیگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ کس کی بات کر رہے ہیں۔ آپ رسالت خان کی بیٹی گل رخ کی بات کر رہے ہیں ناں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر احسن بیگ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ـــ تو آپ اُسے بھی جانتے ہیں۔ میں واقعی اس کے متعلق کہہ رہا تھا ـــ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ" ـــــ ڈاکٹر احسن بیگ نے کہنا شروع کیا۔

"اس کا کوئی تعلق بلیک تھنڈر سے نہ تھا۔ اُسے اغوا کیا گیا تھا ـــ آپ کسی طرح بھی ٹریس نہ ہو رہے تھے اس لئے بلیک تھنڈر کا خیال تھا کہ چونکہ آپکا گریٹ لینڈ میں مس گل رخ سے کافی دوستانہ رہا ہے اس لئے وہ لازماً آپ کے متعلق جانتی ہو گی لیکن وہ بے خبر تھی ـــ پھر بلیک تھنڈر نے گریٹ لینڈ میں آپکے رشتہ دار کو ٹریس کیا اور اس سے آپ کا فون نمبر حاصل کیا اور پھر گل رخ کو مجبور کیا کہ وہ آپ کو فون کر کے آپ کو ہوٹل میں بلائے ـــ اس طرح مس گل رخ کو استعمال

کیا گیا۔ لیکن بلیک تھنڈر کا وہ ایجنٹ جس نے آپ کو اغوا کیا ہے واقعی شریف آدمی تھا کہ اس نے گل رخ کو کوئی تکلیف بھی نہ پہنچائی بلکہ اسے آزاد کر کے اس کے والدین کے پاس واپس بھجوا دیا ـــــ دراصل آپ کے اغوا کا شاید کسی کو علم بھی نہ ہوتا۔ لیکن گل رخ کا والد گل رخ کی بازیابی کے لئے مجھ سے ملا تھا اور میں نے اُسے ٹریس کر ہی لیا تھا کہ وہ واپس گھر پہنچ گئی۔ اس طرح آپ کے اغوا کا علم ہوا اور پھر حکومت نے آپ کی اور آپ کے فارمولے کی بازیابی سیکرٹ سروس کے ذمے ڈال دی" ـــــ عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے یہ بتا کر کہ گل رخ کا تعلق مجرموں کی اس بین الاقوامی تنظیم سے نہیں ہے، میرے سینے سے ایک بہت بڑا پتھر ہٹا دیا ہے" ـــــ ڈاکٹر احسن بیگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ کہیں تو یہ پتھر مستقل آپ کے سر پر رکھ دیا جائے ـــــ رسالت خان یقیناً میری بات نہ ٹالیں گے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان احسن بیگ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ـ کیا مطلب ! ـــ کونسا پتھر ـــ میں سمجھا نہیں ـــ کیسا پتھر" ـــــ ڈاکٹر احسن بیگ نے حیران ہو کر کہا۔

"وہی پتھر ـ جسے اٹھانے سے پہلے باقاعدہ تین بار قبول ہے کہنا پڑتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو احسن بیگ کے چہرے پر یکلخت مسرت اور شرم کے ملے جلے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"میں سمجھ گیا ـــ آپ یہ بھاری پتھر مستقل اٹھانے کے خواہش مند ہیں ـ فکر نہ کریں۔ آپ کو میں ویٹ لفٹر بننے کا اعزاز ضرور دلواؤں گا۔"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ کھڑے اس کے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے اور ڈاکٹر احسن بیگ کے چہرے پر اور زیادہ شرم کے تاثرات اُبھر آئے۔

عمران نے آگے بڑھ کر الماری میں موجود مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد مشین کے کئی بلب جل اٹھے اور اس کے ساتھ ہی اس میں سے لمبی سیٹی بجنے کی سی آواز نکلنے لگی۔

"ایس۔ ایچ۔ الیون"۔۔۔ اچانک سیٹی کی آواز بند ہو کر اس میں سے ایک مشینی سی آواز نکلی۔

"ایس۔ ایس۔ ون کال۔ ایم۔ ای ٹاپ ایم۔ ای چیف باس ایس ایچ۔ الیون سے بات کراؤ"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو چیف باس ایس۔ ایچ۔ الیون اٹنڈنگ ۔۔۔ تم کون ہو"؟ دوسری طرف سے اسی چیف باس کی انتہائی حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"زیادہ حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ تم گیارہویں کھلاڑی ہو۔۔۔ اور میں نے تمہیں پہلے ہی تفصیل سے بتایا تھا کہ گیارہویں کھلاڑی کی کیا اہمیت ہوتی ہے۔۔۔ میرا نام علی عمران ہے اور میں تمہارے اسی خصوصی ٹرانسمیٹر سے ہی بات کر رہا ہوں لیکن میں نے اس کا بلاسٹنگ سیکشن بھی آف کر دیا ہے اور ریڈ ریز سیکشن بھی۔۔۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ٹیلی ویژن سیکشن بھی۔۔۔ اس لئے اب تم اسے بلاسٹ کر سکتے ہو نہ اس شعاع کا وار ہم پر کر سکتے ہو جس

وار تم نے برکلے پر کیا تھا اور نہ ہمیں دیکھ سکتے ہو۔۔۔ تم صرف میری بات سن سکتے ہو اور جواب دے سکتے ہو۔۔۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے تاکہ میں تمہیں بتا دوں کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ تمہاری لیبارٹری بھی صحیح سلامت ہے اور ڈاکٹر جرگن، ڈاکٹر شلٹن اور اس میں کام کرنے والے دوسرے تمام سائنسدان بھی سلامت ہیں۔ البتہ پاکیشیائی سائنسدان ڈاکٹر احسن بیگ مع اپنے فارمولے کے زندہ سلامت ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اور اس وقت میرے پاس موجود ہے اور سپر مشن مکمل ہو چکا ہے۔۔۔ میں تمہارے اس خصوصی ٹرانسمیٹر کو اس کی ایٹمک بیٹری سمیت ٹورجین ہلز سے اپنے ساتھ لے آیا تھا اور اب مورس سے بات کر رہا ہوں۔۔۔ ہماری خصوصی فلائٹ تیار کھڑی ہے اور تم سے بات کرتے ہی ہم اس فلائٹ کے ذریعے پاکیشیا روانہ ہو جائیں گے۔۔۔ اور یہ بھی سن لو کہ اگر میں چاہتا تو اس ٹرانسمیٹر کی مدد سے تمہارے سیکشن ہیڈکوارٹر کو بھی ٹریس کر سکتا تھا لیکن ابھی چونکہ مجھے اس کی ضرورت نہیں پڑی اس لئے میں نے ایسا نہیں کیا لبتہ یہ مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ تمہارا یہ سیکشن ہیڈکوارٹر نمبر الیون شمالی بحر اوقیانوس کے کسی نامعلوم جزیرے میں واقع ہے لیکن اگر تم نے ہمارے پیچھے کسی کو بھیجا یا ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ ڈالی تو پھر اس جزیرے کو ٹریس کرنا میرے لئے مشکل نہ ہوگا اور اس کے بعد یقیناً یہ جزیرہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سمندر کی گہرائیوں میں دفن ہو جائے گا۔ مین ہیڈکوارٹر کو اہو تو بے شک رپورٹ دے دینا۔۔۔ لیکن یہ سوچ کر رپورٹ دینا کہ دسکتا ہے تمہاری اس کارگردی کی رپورٹ سننے کے بعد تمہارا حشر بھی

وہی ہو جو تم نے اپنے سپر ایجنٹ برکلے کا کیا ہے۔ دیٹس آل“ ــــ عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر احسن بیگ حیرت سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ ظاہر ہے عمران کی اس بات سے اُسے معلوم ہو چکا تھا کہ بلیک تھنڈر نے کسی مہربانی کی وجہ سے اُسے رہا نہیں کیا بلکہ یہ سب کچھ عمران کی وجہ سے ہوا ہے۔

”یہ ـــ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ سپیشل سسٹم آپریٹس بلاسٹ نہ ہوا ہو ــــ میں نے تو خود اسے بلاسٹ کیا تھا اور مجھے اس کا بلاسٹنگ کاشن بھی ریسیو ہو گیا تھا ــــ اور اگر نہ بھی ہوا ہو تو یہ قطعی ناممکن ہے کہ تم اس سے لیبارٹری کو یا ایس۔ ایچ کو کال کر سکو ــــ تمہیں ایس۔ ایچ کے خصوصی کوڈز کا کیسے علم ہو سکتا ہے“ ــــ ؟ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”جہاں تک تمہارے ایس۔ ایچ کے خصوصی کوڈز کا تعلق ہے، مجھے واقعی ان کے بارے میں علم نہیں ہو سکتا تھا لیکن جس ٹاپ کا یہ ٹرانسمیٹر ہے اور جس انداز کا کمپیوٹر اس میں نصب ہے اس سے مجھے معلوم ہے کہ خطرے کے لئے بین الاقوامی کال کوڈ ایس۔ ایس۔ وَن اس میں پہلے ہی فیڈ شدہ ہے اور یہ ٹرانسمیٹر ایم۔ ای یعنی موسٹ ایمرجنسی کال کے الفاظ سن کر بغیر کوڈز کے بھی کال لنک کر دیتا ہے۔ چنانچہ میں نے کوڈز دوہرانے کی بجائے صرف ایس۔ ایس۔ وَن کال کے الفاظ کہے اور پھر موسٹ ایمرجنسی کے کوڈ ایم۔ ای کہہ کر انہیں ڈبل کہتے ہوئے ٹاپ ایم۔ ای یعنی ٹاپ موسٹ ایمرجنسی کے الفاظ کہہ دیئے اور ساتھ ہی تم سے کال لنک کرنے کے لئے کہا۔ اور تم نے دیکھ لیا کہ بغیر خصوصی کوڈز

دوہرائے تمہارے اس سسٹم نے تم تک کال لنک کر دی۔ باقی رہی یہ بات کہ یہ ٹرانسمیٹر بلاسٹ کیوں نہیں ہوا ــــ تو میں اس کی کارکردگی فوری طور پر اس حد تک سمجھ گیا تھا کہ اسے بلاسٹنگ سے بچا لوں۔ چنانچہ میں نے اس کا لنک اٹیمک بیٹری سے کاٹ دیا تھا اس طرح یہ بلاسٹ نہ ہو سکا۔ جب کہ تمہیں بلاسٹنگ کاشن مل گیا ــــ اس کے بعد اس کی تفصیلی چیکنگ ضروری تھی تاکہ لیبارٹری انچارج کے ساتھ اس انداز میں کال لنک کی جا سکے کہ تم اس سے آگاہ نہ ہو سکو۔ چنانچہ میں نے اسے کھول کر اس کی بھرپور چیکنگ کی اور میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ پاکیشیا میں بھی لوگ سائنس پڑھتے ہیں چنانچہ میں اب اس کی کارکردگی کو مکمل طور پر سمجھ چکا ہوں اور اس حد تک سمجھ چکا ہوں کہ شاید تم بھی اس قدر اس کے بارے میں نہ جانتے ہو گے۔ نتیجہ یہ کہ میں نے لیبارٹری کال کیا۔ وہاں لیبارٹری انچارج ڈاکٹر جرگن سے بات ہوئی اور مجھے صرف تمہارے لہجے اور آواز کی نقل کرنا پڑی اور نتیجہ عین میری منشا کے مطابق برآمد ہو گیا۔ اور ڈاکٹر جرگن نے ڈاکٹر احسن بیگ کو اس کے فارمولے سمیت مین ہیڈ کوارٹر کے حکم کی تعمیل میں یہاں کیبن تک پہنچا دیا۔ ڈاکٹر شلٹن اسے خود چھوڑنے آیا تھا ــــ میں چاہتا تو خاموشی سے جہاز میں بیٹھ کر واپس چلا جاتا۔ لیکن میں نے سوچا کہ تم بعد میں شاید ڈاکٹر جرگن کو غدار سمجھنے لگ جاؤ۔ اس لئے تمہیں ساری تفصیل بھی بتا دوں اور تمہارا شکریہ بھی ادا کر دوں کہ تمہاری وجہ سے میرے ہاتھ یہ انتہائی جدید ترین ٹرانسمیٹر لگ گیا ہے۔ دیٹس آل“ ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کے بٹن آف کرنے

شروع کر دیئے۔ بٹن آف کرنے کے بعد اس نے ایٹمک بیٹری سے
اس کی تار کا جوڑ علیحدہ کیا اور اُسے اٹھا کر دوبارہ سیڑھیوں کی طرف
مڑ گیا۔ صفدر نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔
"آپ کی اس بے پناہ ذہانت نے مجھے حیران کر دیا ہے عمران صاحب"۔
ڈاکٹر احسن بیگ نے ساتھ چلتے ہوئے عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔
"ابھی میری ذہانت بھی آپ کی طرح بھاری پتھر کے نیچے دب کر
بے کار نہیں ہوئی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ڈاکٹر
احسن بیگ ایک لمحے تک تو عمران کی بات نہ سمجھ سکا لیکن دوسرے لمحے
وہ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد